﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 05/اپریل 2013ء | 24/جمادی الاول 1434 ہجری قمری ❁ 05/شہادت 1392 ہجری شمسی | شمارہ 14

سفر میں نماز

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کرلیا کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہیں آزمائش میں ڈالیں گے۔ یقیناً کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔ (النساء:102)

ہر مخالفت، ہر آندھی اور ہر طوفان جو آپ کو ختم کرنے کے لئے اُٹھتا ہے، اُٹھ رہا ہے اور اُٹھے گا، یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید قریب کرنے والا بن جانا چاہیئے۔

یاد رکھیں مظلوم کی آہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہے۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے اور قانون کو ہاتھ میں لے کر نہیں لیتے۔ لیکن اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے وعدے پورے کرنے والا ہے۔

ہر احمدی اس یقین سے پُر ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا ہے اور فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے۔ اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی نئی منازل کی طرف اُٹھ رہا ہے۔

اگر ہم نے احمدیت کے غلبہ کے دن اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھنے ہیں۔ تو ہر بچے، بوڑھے، عورت، مرد، نو احمدی اور پرانے احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔

قادیان دارالامان (انڈیا) میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ سے 28 دسمبر 2006ء کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ آج قادیان کا یعنی ہندوستان کی جماعتوں کا 115 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس جلسے کے منعقد کرنے کا مقصد جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اور عموماً جلسہ کے آغاز میں ہی افتتاحی خطاب میں جو بھی صدرِ اجلاس ہو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے کیا مقصد بیان فرمائے ہیں اس کا خلاصہ مَیں دوبارہ پیش کر دیتا ہوں۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ان جلسوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو، اُس کے حقوق ادا کرو، اُس کے احکامات پر عمل کرو اور اسی طرح آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کی فضا بھی پیدا کرو جو مثالی ہو اور پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اس فضا کو اپنے ماحول میں اس طرح پیدا کرو کہ ہمیشہ یہ جاری رہے۔
(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد چہارم صفحہ 394)

اس معیار کو قائم کرنے کے لئے جلسہ کے پروگراموں میں مختلف علمی اور تربیتی اور دینی موضوعات پر مختلف علماء کی تقاریر ہوتی ہیں جن کو اگر ہر سننے والا غور سے سنے اور پھر اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے ہوئے ان باتوں کو اپنے اوپر لاگو کرے تو ہر احمدی جو جلسہ میں شامل ہوتا ہے، اس خاص ماحول کی وجہ سے اپنی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اور ہر سال شامل ہونے والوں کے تو معیارِ روحانیت بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور بلند ہونے چاہئیں۔ تبھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں میں شمولیت کو خاص اہمیت دی تھی اور اس کی خاص تلقین فرمائی تھی۔ اس لئے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ اس جلسہ سالانہ کی تتبع میں دنیا میں جن جن ممالک میں جماعت قائم ہے وہاں بھی یہ جلسے روحانی اور علمی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ لیکن قادیان کے جلسہ کی تو ایک خاص اہمیت ہے۔ یہ تو اُس بستی میں منعقد ہونے والا جلسہ ہے جس سے امام الزمان اور مسیح دوران کی یادیں وابستہ ہیں۔ جہاں کا ایک خاص روحانی ماحول ہے جو وہاں ہر جانے والا محسوس کرتا ہے۔ پس یہاں یعنی قادیان کے جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے پاک تبدیلیاں بھی دوسرے جلسوں سے بہت بڑھ کر روحانیت میں انقلاب برپا کرنے والی ہونی چاہئیں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب شامل ہونے والوں کو اس کی توفیق مل رہی ہوگی۔

ہمیشہ کی طرح اس سال بھی نومبائعین کی ایک خاصی تعداد اس جلسہ میں شامل ہوئی ہے۔ ان کے مطابق تقریباً گیارہ ہزار کے قریب نومبائعین جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی پاکستان سے ایک بڑی تعداد، تقریباً ساڑھے چار ہزار احمدی حکومتِ ہند کے ویزے دینے کی وجہ سے شامل ہوئے۔ حکومتِ ہند نے اس دفعہ ویزے دینے میں بڑا فراخدلانہ اظہار کیا ہے۔ جس کے لئے ہم اس حکومت کے شکرگزار بھی ہیں کہ انہوں نے اُن لوگوں کو جو مجبور ہیں، جلسے منعقد نہیں کر سکتے، اس جلسہ کے روحانی ماحول میں شامل ہونے اور اس سے استفادہ کرنے کی اجازت دی۔ ان شامل ہونے والوں میں یعنی نومبائعین اور پاکستان سے آنے والوں میں بہت بڑی تعداد ایسے احمدیوں کی ہے جن کو پہلی بار جلسہ میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یا قادیان کے جلسہ میں پاکستانی احمدیوں کو پہلی بار شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یقیناً اس ماحول نے آپ کے دلوں میں ایک عجیب کیفیت پیدا کی ہوگی۔ ایک کیف انگیز روحانی حالت ہو گی جس کو ہر محسوس کرنے والا محسوس تو کر سکتا ہے، بیان نہیں کر سکتا۔ بہر حال یہ کیفیت جو کم و بیش ہر ایک پر طاری ہوگی جو دل سے پھوٹتی ہے اور جس پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا لیکن اللہ کا قرب پانے کی خواہش رکھنے والا ایک بندہ جب اس کیفیت کو اللہ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں اور استغفار سے سجاتا ہے تو اس کی حالت ایک اور ہی دنیا میں لے جانے والی ہو جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے اکثر نے دعاؤں کی حالت میں اپنے دلوں کی یہ کیفیت دیکھی ہوگی۔ لیکن اگر یہ کیفیت عارضی ہے اور اس ماحول سے دور جانے کے بعد اس نے بالکل مخالف سمت میں موڑ کاٹ لیا ہے، ایسا یوٹرن (U-Turn) لیا ہے جو دوبارہ پہلی حالت میں لے جانے والا ہے تو اس وقتی جوش کا کوئی فائدہ نہیں۔ کوشش کریں کہ آپ نے اس علمی اور روحانی ماحول سے اب جو استفادہ کیا ہے، اُس کو زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ آپ کی یہ پاک تبدیلیاں ہی ہیں جنہوں نے آپ کی زندگیوں میں آپ کو احمدیت کی ترقی کے نمونے دکھانے ہیں۔ انشاء اللہ۔ ہر مخالفت، ہر آندھی اور ہر طوفان جو آپ کو ختم کرنے کے لئے اُٹھتا ہے، اُٹھ رہا ہے اور اُٹھے گا، یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید قریب کرنے والا بن جانا چاہیئے۔ الٰہی جماعتوں کو مخالفتوں کے سمندروں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے جب آپ دعائیں کرتے ہوئے اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے بغیر گھبرائے یہ سفر جاری رکھیں گے تو ہر منزل پر پہنچ کر آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے عظیم الشان نظارے نظر آئیں گے اور راستے کی کوئی روک آپ کی ترقی کی رفتار کو کم نہیں کر سکے گی۔

دیکھیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے قربانیوں کے کتنے عظیم نمونے دکھائے۔ کیا کیا ظلم تھے جو اُن پر روا نہیں رکھے گئے۔ اُس وقت مکّہ میں حکومت تو کفارِ مکّہ کی تھی اور اُن کے دلوں میں جو آیا انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ اور خاص طور پر غریبوں کے ساتھ، غلاموں کے ساتھ کیا کیونکہ ہمیشہ نیکی کو قبول کرنے والے غریب اور مسکین لوگ ہوتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی القصص حدیث نمبر3666)

اس لئے کہ وہ اپنی غربت، بیچارگی اور مسکینی کے باوجود اَحَد، اَحَد کا نعرہ لگاتے ہوئے وحدہٗ لاشریک خدا کے حکموں پر عمل کرتے اور اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ آج ہندوستان میں بھی احمدیت قبول کرنے والے غریب لوگ ہی ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن میں خدا کا خوف ہے۔ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے حکم کے آگے کسی مولوی، کسی وڈیرے، کسی افسر، کسی مکھیے یا کسی مذہبی لیڈر کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اسی وجہ سے آپ پر جو ایسے غریب علاقوں کے نو مبائعین ہیں ظلم بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں کم از کم قانون تو آپ کے خلاف نہیں ہے۔ اگر کوئی افسر یا کوئی بڑا اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتا ہے تو قانون کا دروازہ کھلا ہے۔ کئی شریف افسران ہیں جو حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے اِکّا دُکّا کے علاوہ آپ پر ہونے والے ظلم انتہائی کیفیت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا اسلام کے ابتدائی زمانے میں ظلموں کی انتہا یہ تھی کہ گرمی میں گرم ریت پر لٹا کر اوپر بڑے بڑے گرم پتھر رکھ دیئے جاتے تھے۔

(شرح العلامۃالزرقانی علی المواهب اللدنیة جلداول صفحہ 499-500 اسلام حمزۃ۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت1996ء)

کوئلوں پر لٹایا جاتا تھا یہاں تک کہ کوئلے جسم کی چربی سے ہی ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ (اسد الغابة فی معرفة الصحابة جلداول صفحہ 675 خباب بن الارت۔ دارالفکر بیروت2003ء)

ایک انسان کی، عورتوں کی بھی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ کر اُن اونٹوں کو مخالف سمت دوڑایا جاتا تھا یہاں تک کہ انسانی جسم چِر کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا تھا۔

(ماخوذ از شرح العلامۃالزرقانی علی المواهب اللدنیة جلد 3 صفحہ 139 سریة زید الیٰ ام قرفة۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت1996ء)

لیکن اس ظلم کے باوجود اُن لوگوں نے اپنا ایمان ضائع کیا نہ ایک خدا کی عبادت چھوڑی۔ ایک دفعہ ایک مسلسل دُکھ سہنے والے مسلمان خاندان کے قریب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس وقت گزر ہوا جب اُس خاندان پر ظلم کی انتہا ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ اے آلِ یاسر! صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر اس ظلم کی وجہ سے یاسر فوت ہو گئے۔ اُن کی والدہ کو بھی ظالمانہ طور پر نیزہ مار کر شہید کیا گیا۔

(شرح العلامۃالزرقانی علی المواهب اللدنیة جلد اول صفحہ 496 اسلام حمزة۔ دارالکتب العلمیة بیروت 1996ء)

جس طرح نیزہ مارا گیا اس واقعہ کے بیان سے ہی شرم آتی ہے۔ پس آج اگر احمدیوں پر ظلم ہوتے ہیں تو ایمان پر کامل ہوتے ہوئے اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اصولی ارشاد یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔ اس انتہائی کسمپرسی کی حالت کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اسلام اللہ کا دین ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نے غالب آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت آپ کو تسلی دی تھی، یہ بتا دیا تھا کہ یہ ظلم مستقل رہنے والا نہیں ہے۔ یہ ظلم جو اُس زمانے میں مسلمانوں پر ہوتے تھے، صرف غریبوں پر نہیں ہو رہے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی ہو رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے مومنوں کو بھی یہ بتا دیا، یہ خبر دی کہ یہ ظلم ایک دن ختم ہونے والے ہیں۔ اللہ کی تقدیر چل رہی ہے اور زمین اُن کے لئے اپنے کناروں سے کم ہونی شروع ہو گئی ہے۔ فتح کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ مخالفت میں بڑھے ہوئے اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ اُن کا خاتمہ کر رہا ہے۔ اگر مخالفین کو کوئی کامیابی نظر بھی آ رہی ہے تو یہ عارضی کامیابی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اُن کی نظر کا دھوکہ ہے کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کی طرف سے آیا ہوا سچا نبی غلبہ نہ حاصل کرے۔ اور پھر یہ تو وہ نبی تھا جس کے لئے زمین آسمان بنے تھے۔ یہ تو وہ نبی تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے کامل اور مکمل شریعت اتاری تھی جس کے بعد کوئی اور نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ جو خاتم الانبیاء تھا، ہے اور رہتی دنیا تک رہے گا۔ ہمارے پیارے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اب سب انبیاء سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (المجادلہ:22)۔ یعنی اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سچا خدا جس سے پیار کرتا ہے اُس کی تائید کرتا ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں، انصاف کی آنکھ سے دیکھنے والا ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، غیر مسلموں سے بھی ہو تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ترقیات اور ترقیات کے جو وعدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے، وہ آپ ؐ کو آپ ؐ کی زندگی میں دکھا دیئے۔

پس یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ دیکھیں جو شخص اپنی قوم کے ظلموں سے تنگ آ کر اپنے وطن سے ہجرت کرتا ہے، پھر بعد کے کئی سال ایسے گزرتے ہیں جس میں کئی دفعہ یہ خوف کی صورت پیدا ہوتی ہے کہ دشمن اب کامیاب ہوا کہ اب کامیاب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ ہر موقع پر اپنا خاص ہاتھ رکھ کر آپ کو اور آپ کی جماعت کو ہر خوف کی حالت سے نکالتا ہے۔ اور پھر وہی شہر جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا تھا وہاں آپ فاتح کی حیثیت سے آتے ہیں تو یہ سب الٰہی تائیدات اور نصرت اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار ہی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسی شاندار فتح اور غلبہ عطا فرمایا کہ دنیا یہ دیکھ کے حیران ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ اُس کو نیست و نابود کر دیں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اُس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ: 22)۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب رہیں گے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 220-221۔ ایڈیشن2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ ہم نے دیکھا۔ ایک وقت مسلمان ظلم کی چکّی میں پس رہے تھے اور ایک وقت ایسا آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تمام عرب آپ کے اشارے پر گردنیں کٹوانے کے لئے تیار تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورا کرنے کے نظارے ہیں۔ ہم بھی اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں، ہم بھی اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو امام الزمان اور مسیح دوران مانتے ہیں، اُس کے ماننے والے ہیں، اُس کی بیعت میں شامل ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ مبعوث ہو گا تو جانا اور اُسے میرا سلام کہنا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 182 مسند ابی هریرة۔ حدیث 7957۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

بلکہ یہاں تک کہ اگر برف کی سِلوں پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو جانا۔ (سنن ابن ماجه۔ کتاب الفتن۔ باب خروج المهدی۔ حدیث نمبر4084) لیکن اس مسیح موعود کے انکار کے بہانے نہ تلاش کرنا۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی جو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا نبی ہے اور اس کے پیارے مسیح و مہدی زمان کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ تمام انبیاء کو کامیابی کی خوشخبریاں دیتا آیا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سے نوازا اور تاریک دور کے بعد اس زمانے کے روشن دور کی فتوحات سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ اور پھر اس بات کی تصدیق کے لئے کہ ہاں یہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی فرمایا کہ فکر نہ کرو، دشمنوں کی مخالفتیں اور ظالمانہ حملے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہارے سے بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22)۔ اور ہم نے دیکھا کہ جماعت پر مختلف دور آئے۔ لوگوں کو ذاتی طور پر بھی ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا گیا لیکن نہ ان لوگوں کے پائے ثبات میں لغزش آئی جنہیں ظلم کا نشانہ بنایا گیا تھا، نہ جماعت کی ترقی کو کوئی روک سکا۔ افغانستان کے بادشاہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں ہی ایک بزرگ شہزادے کو سنگسار کروایا اور سنگساری سے پہلے پوچھتے رہے کہ کیا تم مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کا انکار کرتے ہو؟ لیکن اُس ثابت قدم اور صبر و رضا کے پیکر نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ میں تمہارے دنیاوی خوف کی خاطر اللہ تعالیٰ کی بات کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح زمین پر گڑھے ہوئے سنگسار ہونا منظور کیا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 59)

لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ حکومت بھی اُن کے ہاتھ سے جاتی رہی اور آج تک وہ سرزمین جو ہے بدامنی کا گہوارہ بنی ہوئی ہے۔ پھر، اُس ملک میں، اُس علاقے میں، اور بھی شہادتیں ہوئیں۔ دوسرے ممالک میں بھی ہوئیں۔ جن میں پاکستان میں اس ظلم و بربریت کے سہنے والے جو احمدی ہیں سب سے زیادہ ہیں۔ پھر ہندوستان کے اردگرد کے اور ممالک بھی ہیں، بنگلہ دیش ہے، سری لنکا ہے۔ یہ سب احمدی اس بات پر اپنی جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں کہ وہ اُس مسیح و مہدی پر ایمان لائے ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ احمدیوں کو ان ملکوں میں تنگ بھی کیا جاتا ہے، کیا جاتا رہا ہے، کیا جا رہا ہے۔ نام نہاد علماء کے منہ سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام سنتے ہی جھاگیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی دقیقہ احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کا یہ نہیں چھوڑتے لیکن کیا اس سے جماعت کی ترقی رُک گئی؟ نہیں۔ بلکہ خدائے واحد کے ساتھ تعلق جوڑنے والے اور پیار اور محبت پھیلانے والے ہر روز جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہر دن جماعت کی ترقی کی ایک نئی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔ اور ہر شام ترقی کی خبریں لئے آتی ہے۔

آج جماعت احمدیہ کا 185 ملکوں میں قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے وعدے پورے کرنے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہندوستان میں بھی مخالفت ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ یہاں بھی مجبوروں اور مظلوموں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی بعض شہادتیں ہوئی ہیں۔ چند مہینے پہلے ایک معلم کو شہید کر کے پھر درخت کے ساتھ اُس کی نعش لٹکا دی گئی کہ شاید اس سے دوسرے خوفزدہ ہو جائیں اور احمدیت چھوڑ دیں۔ لیکن کیا اس سے احمدیت اس علاقے میں ختم ہو گئی؟ مجھے یقین ہے کہ دشمنوں کی اس حرکت سے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر وہاں احمدیت پھیلے گی اور پھولے گی اور بڑھے گی لیکن وہاں کی حکومتی انتظامیہ سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ ظالم کے ہاتھ کو نہ روک کر کہیں اس ظلم میں شریک نہ ہو جائیں۔ یاد رکھیں مظلوم کی آہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہے۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے اور قانون کو ہاتھ میں لے کر نہیں لیتے۔ لیکن اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے وعدے پورے کرنے والا ہے۔ ہم اس بات کا اِدراک رکھتے ہیں کہ چند ایک جانوں کی قربانی قوموں کی زندگی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور قربانیاں کرنیوالے اور ظلموں میں پسنے والے بھی خوب جانتے ہیں کہ اُن کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور اجر پانے والی ہیں۔ پس ہماری نظر ہمیشہ آخری منزل کی طرف رہتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’لفظ کَتَبَ سنّت اللہ پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے۔ درمیانی دشواریاں کچھ شئے نہیں ہوتیں۔ اگرچہ وہ ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ (سورۃ التوبہ:118) کا ہی مصداق کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 574۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ) یعنی زمین باوجود فراخی کے اُن پر تنگ ہی کیوں نہ ہو جائے اور وہ انتہائی تکلیف دیئے جائیں۔

پس مخالف اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ اب ہم نے مخالفت کر کے جماعت کی ترقی کے آگے بند باندھ دیئے ہیں اور اب یہ اپنی موت آپ مرنے والے ہیں تو اُس وقت خدا جو اپنے وعدوں کا سچا ہے، اَور اَور راستے نکال دیتا ہے۔ نئے نئے راستے جماعت کی ترقی کے ہمیں دکھا رہا ہوتا ہے۔ یہ لوگ بیوقوف ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ریت کے بند باندھ کر طوفانی پانیوں کو روک دیں گے۔ طوفانی پانیوں کے سامنے تو پتھروں کے بند بلکہ سیسہ پلائی دیواریں بھی ٹکا نہیں کرتیں۔ یہ ہمارے مخالفین کس بیوقوفوں کی جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہاں اُن کی مخالفت کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک احمدی جو ہے وہ اپنے ایمان میں پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ پس ان مخالفتوں سے چاہے وہ ہندوستان میں ہوں یا بنگلہ دیش میں ہوں یا انڈونیشیا میں ہوں یا پاکستان میں ہوں یا کسی بھی اور ملک میں ہوں، ہر احمدی اپنے ایمان کو اور زیادہ صیقل کرے، اَور زیادہ چمکائے اور اَور زیادہ نکھارے تا کہ مخالفین جو ہیں اَور زیادہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے جہنم کی آگ میں گرتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مَیں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور ان کے سجادہ نشین اور ان کے مُلہَم اکٹھے ہو کر الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا اُن سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا۔ کیونکہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ پس ضرور ہے کہ بموجب آیہ کریمہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) میری فتح ہو‘‘۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد11 صفحہ 341-342)

پھر آپ فرماتے ہیں:

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر241

مکرمہ غصون احمدالمعضمانی صاحبہ(4)

گزشتہ تین قسطوں میں ہم نے مکرمہ غصون المعضمانی صاحبہ کے قبولِ احمدیت تک کے حالات کا تذکرہ کیا تھاان کے بارہ میں اس آخری قسط میں ان کی بیعت ،مخالفت ،تبلیغ اورثمرات وغیرہ پر مشتمل مزید کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔

بیعت

مکرمہ غصون المعضمانی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

میں چند کتب کے مطالعہ،استخارے اور اس کے بعد متعدد رؤیائے صالحہ کی بناپر بیعت کرنے کے لئے تیارتھی، بلکہ خودکو احمدی ہی خیال کرتی تھی اوراس بنا پر اپنے عزیز واقارب کی مخالفت بھی برداشت کرتی رہی ،لیکن بعض وجوہات کی بنا پر بیعت فارم پُر کرکے ارسال کرنے میں دیر ہوتی گئی بالآخر یہ کام وسط اپریل2003ءمیں مکمل ہوگیا۔

خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات

میں نے بیعت فارم پرکر کے جماعت کے بعض ذمہ دار احباب کو دے دیا تھا لیکن ان کی طرف سے ابھی خلیفۂ وقت کی خدمت میں ارسال نہ کیا گیا تھا کہ ایک دن مجھے ایک عجیب سا خواب آیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک عدالت کا سربراہ کہیں چلا گیا ہےاوراس کے جانے کے بعد بعض لوگ عدالت میں گھس کر کوئی شرارت کرنا چاہتے ہیں لیکن نہایت چوکس پہریدار اِن شریرلوگوں میں سے کسی کو بھی عدالت کے قریب نہیں پھٹکنے دیتے۔مَیں ان اشرار کو مخاطب کرکے کہتی ہوں کہ کیا تم سمجھتے ہوعدالت کے سربراہ کی غیرموجودگی میں تم عدالتی قوانین کی دھجیاں بکھیرنے میں کامیاب ہوجاؤ گے؟تم کبھی اپنے ان ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

بظاہرتو یہ عام سا خواب تھا لیکن نجانے کیوں اس کا میری طبیعت پر بہت گہرااثر تھالہذا میں نے برادرم ذوالفقار اورفلی صاحب کوفون کیااور کہا کہ میں نے یہ رؤیا دیکھا ہےاور نہ جانے کیوں میرے دل کو دھڑ کا سالگا ہواہے۔

برادرم ذوالفقار صاحب نے کہا کہ تمہاری خواب سچی ہے کیونکہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات ہوگئی ہے۔اس رؤیا میں شاید یہ پیغام مضمر تھا کہ جماعت کا ہرفرد نظام خلافت کی حفاظت کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہےاس لئے بفضلہٖ تعالیٰ اب اس کوکوئی خطرہ نہیں ہے۔

یوں میرا بیعت فارم خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں پُر کیا گیا لیکن اسے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔

اہل خانہ کوتبلیغ

بیعت کے بعد میں نے اپنے اہل خانہ کوتبلیغ شروع کردی۔میرے والدین اور بڑے بھائی غسان اور بھابھی نے تو بہت آسانی کے ساتھ بات کوسمجھ کرقبول کرلیا۔لیکن میرا دوسرا بھائی حسان مجھے بہت پریشان کرنے لگا۔وہ آتے جاتے مجھے طعنے دیتا اورسخت کلامی کر کے چلا جاتا۔ بالآخراللہ تعالیٰ نےفضل فرمایااوراس نے رؤیا میں دیکھا کہ کچھ پرانے زمانے کےلوگ پرانے زمانے کالباس زیب تن کئے ہوئے موجودہ دور کےبعض لوگوں سے برسرِ پیکار ہیں، ان کے مابین جھگڑاایک ''محمدؐ'' نامی شخص کےقتل کے بارہ میں ہورہا ہے۔ایسے میں میرا بھائی یہ آوازسنتا ہے کہ اس شخص کوقتل نہ کرو بلکہ اس کے بارہ میں فیصلہ احمدیوں پر چھوڑ دو۔

اس رؤیا کی بناء پراللہ تعالیٰ نے میرے بھائی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ جماعت احمدیہ حق پر ہے اورآج امّت کےجھگڑوں کا فیصلہ یہی کرسکتے ہیں۔لہٰذااس کے بعداس نے اپنی روش بدل لی اور بفضلہٖ تعالیٰ اب وہ بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

طریق محمدی کی نماز

میرے چھوٹے بھائی عدنان کے ساتھ بھی میری روزانہ بحث ہوتی تھی۔ وہ مجھے تنگ کرتا اورطعنے دیتا کہ تم نے احمدیت قبول کرکے ہمارے خاندان کو بٹہ لگا دیا ہے، اور جب تک میں رونے نہ لگ جاتی وہ میری جان نہ چھوڑتا تھا۔وہ خودشیعہ ازم کی طرف زیادہ میلان رکھتا تھا بلکہ ان میں شامل ہونا چاہتا تھا۔مَیں اس کے لئے دعا ہی کرسکتی تھی سووہ کرتی رہی۔اسی عرصہ میں کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے اس بھائی کوایک بہت معمولی سی بات پرجیل جانا پڑا۔جب انسان کسی مشکل میں گرفتار ہوتا ہےتواس وقت عمومًا اسے اپنے سابقہ حالات اورتصرفات پرغورکرنے کا موقع ملتا ہے۔شاید جیل میں میرے بھائی کوبھی اپنی حالت پرغورکرنے کا موقع ملاایسے میں ایک اور بات نے اس کی سوچ اورفکر کی صحیح سمت میں راہنمائی کی۔اسے جیل میں کسی نے ایک کتاب دی جس کا نام تھا''الدعاءالمستجاب''جب اس نے اس کتاب کی ورق گردانی کی تواسے اس میں دعائے استخارہ بھی نظرآئی۔ میں اس سے بحث کے دوران اکثر کہا کرتی تھی کہ تم حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں استخارہ کرولیکن وہ اس طرف نہ آتا تھا۔لیکن اب دعائے استخارہ دیکھ کراسے میری بات یادآگئی اوراس نے جیل میں ہی استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک مسجد کے دروازے پرکھڑانمازیوں کو دیکھ رہا ہے۔نماز شروع ہونے سے قبل ایک نمازی اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے کہ آؤ ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوجاؤ۔

- ...... عدنان: میں توتمہیں جانتا بھی نہیں ہوں کہ تم کون ہو؟اورکس مسلک پرہو؟
- ...... نمازی شخص: ہم احمدیہ مسلم جماعت سےتعلق رکھتے ہیں۔
- ...... عدنان: لیکن میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چاہنےوالوں میں سے ہوں۔
- ...... نمازی: حضرت علی رضی اللہ عنہ توہمارے بھی امام ہیں۔
- ...... عدنان: اگرتمہاری یہ بات درست بھی ہوتب بھی میں تمہارے ساتھ نمازنہیں پڑھ سکتا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ تمہاری نمازکیسی ہے؟
- ...... نمازی: فکرکرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کےطریق پرنمازاداکرتے ہیں۔

اس رؤیا کے بعد میرا بھائی یکسر بدل گیا اوراس نے دلی اطمینان حاصل کرنے کے بعد بیعت کرلی۔الحمد للہ۔

آپ حق پر ہیں

سب سے زیادہ میری بحث میرے بھائی ''محمدؐ'' کے ساتھ جاری رہی۔اورتقریبًا9سال کے بحث مباحثہ کے بعد بالآخر جولائی 2012ءمیں مَیں نے تنگ آکراسے کہا کہ آپ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ حق کیا ہے اور کہاں پر ہے۔لیکن نہ جانے کیوں آپ حق کوقبول کرنے میں اتنے متردد ہیں۔لہذا اب میں آپ سے آخری بار یہ کہتی ہوں کہ آپ جان چکے ہیں کہ امام مہدی آگئے ہیں اورہم جماعت احمدیہ ہی وہ ناجی فرقہ ہیں جس کی حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی۔اب آپ کے سامنے دوراستے ہیں، یاتو آپ استخارہ کریں اورخدا تعالیٰ سے راہنمائی چاہیں یا پھرمیرے سامنے بآوازِ بلند کہہ دیں کہ آپ نہ استخارہ کرنا چاہتے ہیں نہ ہی جماعت احمدیہ کی سچائی کوتسلیم کرنا چاہتے ہیں۔آپ کے ایسا کہنے پرمیں اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ أَنِّیْ بَلَّغْتُ (یعنی اے اللہ گواہ رہنا کیونکہ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کردیا ہے) کہہ دوں گی۔ان کلمات کا میرے بھائی پرجادو کا سااثر ہوااوراس نےبآواز بلند کہا کہ آپ لوگ حق پر ہیں لیکن میں مزید انشراحِ صدر کے لئے استخارہ کروں گا۔ ایک ہفتہ گزرنے کے بعد میرا یہ بھائی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اب انشراح صدر ہوگیا ہے اورمَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ کہہ کراس نے بیعت فارم پُرکردیا۔

قبولِ بیعت کا خط

میری بیعت کا جواب مجھے ستمبر2003ءمیں ملا۔خط کوکھول کرمیں نے پڑھنا شروع کیا۔ابھی بسم اللہ ہی پڑھ پائی تھی کہ جذبات غالب آگئے۔مَیں ایک ایک سطرکئی مرتبہ پڑھ رہی تھی لیکن حضورانور کی طرف سے خط موصول ہونے کی خوشی اس قدر زیادہ تھی کہ میں نے خط پہنچانے والے سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس وقت آپ کے ساتھ بیٹھنے سے قاصر ہوں کیونکہ میں اس خط کے مندرجات کا بغورمطالعہ کرنا چاہتی ہوں۔

یہی حال میرا آج بھی ہے۔ مجھے حضور انور کی طرف سے خط کابشدت انتظار رہتا ہےاورجب وہ ملتا ہےتو اس کے مطالعہ سے قلب وعقل وروح ایک عجیب روحانی قوت سے معمورہوجاتے ہیں۔

ایک رؤیا۔ایک آرزو

کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک دمشقی گھر کی دوسری منزل پر رہائش پذیر ہوں۔اس کی پہلی منزل پرصدر لجنہ اماءاللہ شام کا گھرہے۔حضورانور پہلے ان کے گھرمیں تشریف لاتے ہیں اورپھروہاں سے ہوکردوسری منزل پر مجھے بھی شرفِ زیارت بخشتے ہیں۔حضور انور کے ساتھ مسجد بیت الفتوح کا مؤذن بھی ہے جو مجھے کہتا ہے کہ حضورانورکےفرمان کےمطابق تم حضورکےساتھ امریکااور چند دیگرملکوں کے دورہ پرجارہی ہولہذا اپنے لئے مناسب لباس وغیرہ کا انتظام کرلوکیونکہ یہ سفرکافی لمبا ہے۔اس نے مجھے براؤن کلرکا کوٹ بھی دیا جسے میں نے پہن لیااورحجاب بھی اوڑھ لیا۔جس کے بعد حضورانورسے گفتگو ہوتی رہی، گو اس گفتگو کا مضمون تو مجھے یادنہیں رہا تاہم خواب میں یہ احساس ضرورتھا کہ حضور انورار دو میں بات کررہے تھے اور مجھے سمجھ آرہی تھی اور میں عربی میں بول رہی تھی اور حضور انوراس کو بخوبی سمجھ رہے تھے اور ہمیں کسی ترجمان کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔

یہ رؤیا تو ختم ہوگیا لیکن اس کی وجہ سے روح کی تسکین کا سامان ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت سے ملاقات کی دلی تمنّا کورؤیاکےذریعہ پورا کردیا۔تاہم اس قادر خدا کی قدرتوں سے بعیدنہیں کہ وہ اسے حقیقت میں بھی پورا فرمادے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔

تبلیغ کے ثمرات

مَیں نے اپنے خاندان کے علاوہ اپنے ملنے والے دوست احباب میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہرجگہ میں نے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر سنا کرآپ کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی، حتی کہ بعض اوقات تو محض ادنیٰ سی جان پہچان والوں کوبھی یہ پیغام پہنچا دیا۔لہذا میرے اپنے گھرانے کے علاوہ میرے مرحوم احمدی چچا کے خاندان کے پانچ افراد نے بھی باری باری بیعت کرلی۔پھرخدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہمسایوں اورمیری سہیلیوں میں سے بھی چھ افراد نے احمدیت قبول کرلی اور بفضلہٖ تعالیٰ سب اخلاص کےساتھ جماعت سے وابستہ ہیں۔

مرحوم مقبول احمدظفرصاحب کاذکرخیر

مرحوم مقبول احمدظفرصاحب مربی سلسلہ شام میں عربی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔انہیں ہومیوپیتھی طریق علاج میں خاصی مہارت حاصل تھی۔انہوں نے میرا علاج شروع کیا تو ایک موقعہ ایسا بھی آگیا تھا کہ مجھے اپنی بے جان ٹانگوں میں جان پڑتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔لیکن ان کے جانے کے بعدیہ علاج جاری نہ رہ سکا۔پھرکچھ ہی عرصہ کے بعدان کی ناگہانی وفات کی خبر ملی جس کا مجھے بہت دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔آمین۔

اخوت ومحبت کی نعمت

جماعت احمدیہ کےذریعہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اخوت ومحبت سے عبارت جماعۃ المؤمنین پیدا فرمائی ہے۔ ایسی بےغرض اورمخلصانہ محبت بےنظیر ہے۔اس کی ایک مثال بغرض دعا یہاں بیان کردیتی ہوں۔ میں انٹرنیٹ وغیرہ کو استعمال کرنے سےقاصرہوں اس لئے اپنی جماعت کی ایک فعال رکن مکرمہ ندی الشندغلی صاحبہ سے اپنا خط حضورانور کی خدمت میں ارسال کرنے کی درخواست کی۔اس خط میں میں نے حضورانور کی خدمت میں لکھا تھا کہ میری دونوں ٹانگیں اوردایاں ہاتھ توپہلے ہی بیکار ہوگئے تھے اب بایاں ہاتھ بھی بتدریج کمزوری کا شکار ہوتا جارہا ہے۔جسمانی درداورنفسیاتی آلام اس کےسوا ہیں۔ جب میرا یہ خط مکرمہ ندی الشندغلی صاحبہ نے بھیجنے سے پہلے پڑھا تو انہوں نے کینیڈا میں مقیم اپنے خاوند سےاس کاذکرکیا۔جس کے بعد ان دونوں میاں بیوی نے میرے علاج کا خرچ ادا کرنے کا فیصلہ کرلیا۔پھراس علاج کے لئے ایک قابل احمدی ڈاکٹربھی مل گئے جنہوں نے مفت میراچیک آپ کیااورمختلف ٹیسٹس اوردوائیں تجویزکیں، پھرایک احمدی ڈائٹیشن مکرمہ امّ ایہم موصللی صاحبہ نے میری صحت کے لحاظ سے مفید اور مناسب حال غذا کے بارہ میں مفید مشورے دیئے۔ایسی محبت، اخوت اوراخلاص کی مثال کسی اورمعاشرے میں کہاں مل سکتی ہے؟فجزاھم اللّٰہ أحسن الجزاء۔

(باقی آئندہ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں پوپ Honorius I اور عیسائی بازنطینی سلطنت کے بادشاہ ھرقل Heraclius توحید پرست اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے پیغام کی طرف میلان رکھنے والے تھے

(انیس احمد ندیم۔ مبلغ انچارج جاپان)

بین المذاہب تعلقات کے فروغ کے لیے قرآن کریم نے ایک ہمہ گیر اور وسیع الجہت تعلیم پیش فرمائی ہے۔خصوصًا اہل کتاب یعنی یہود ومسیحی علماء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ سب ایک جیسے نہیں۔

اہل کتاب میں سے ایک جماعت (اپنے مسلک پر) قائم ہے۔ وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدے کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ پرایمان لاتے ہیں اور یومِ آخر پر اور اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی ہیں وہ جو صالحین میں سے ہیں۔

(سورۃ آل عمران۔114-115)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب کے گردونواح میں مضبوط عیسائی حکومتیں قائم تھیں ۔بہت سارے واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ اس دور میں تثلیث کی بجائے توحید کی طرف میلان رکھنے والوں میں پاپائے روم اور ھرقل جیسے طاقتور بادشاہ بھی شامل تھے۔اسی طرح براعظم افریقہ کے شمال مشرقی علاقہ حبشہ یا ابی سینیا میں بھی ایک مضبوط عیسائی حکومت قائم تھی اور وہاں کے بادشاہ اصحمہ نجاشی کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچتا ہے اور اس میں حضرت عیسیٰ کے مقام کی وضاحت اور واحد ولاشریک خدا کی طرف آنے کا ذکر ملتا ہے تو روایات کے مطابق حضرت اصحمہ اسے ادب سے اسے اپنی آنکھوں سے لگاتے اور احترامًا اپنے تخت سے نیچے اُتر آتے ہیں اور اقرار کر لیتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔

(طبقات ابن سعد وزرقانی جلد3 صفحہ 366۔بحوالہ سیرۃ خاتم النبیّین)

تاریخ اسلام کی مستند کتب کے مطابق حضرت اصحمہؓ ایک جوابی خط بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھتے ہیں اور وہ بھی محبت واحترام کے غیر معمولی جذبات سے معمور اور اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عیسائی سلطنت کے یہ بادشاہ آنحضور صلی اللہ کے دعوی نبوت پر ایمان لے آئے تھے اور سن 9 ہجری میں جب ان کی وفات ہوتی ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ فرماتے ہوئے ان کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں کہ آج تمہارا ایک صالح بھائی نجاشی شاہ حبشہ فوت ہوگیا ہے۔آؤ سب مل کر اس کی روح کے لیے دعا کریں۔(زرقانی جلد3 صفحہ 346 نیز صفحہ 366)

اسی طرح روم سے شام تک پھیلی ہوئی بازنطینی سلطنت کے سربراہ ھرقل تھے جنہیں قیصر روم کہا جاتا ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد ذوالحجہ سن 6 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھرقل کے نام ایک تبلیغی خط لکھا اور اپنے ایک نہایت مخلص اور خوش شکل صحابی حضرت دحیہ کلبیؓ کے ذریعہ ان تک پہنچایا۔

اس خط کی تیاری اور مہر وغیرہ لگانے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کو ہدایت فرمائی کہ پہلے بُصریٰ جائیں اور وہاں کے عیسائی گورنر کے ذریعہ ھرقل تک یہ پیغام پہنچائیں ۔حدیث کی مستند ترین کتاب صحیح بخاری کی روایت کے مطابق:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف اسلام کی دعوت کا خط لکھا اور اپنا یہ خط دحیہ کلبی کے ہاتھ بھجوایا اور آپؐ نے دحیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ آپؐ کے اس خط کو بُصریٰ کے رئیس کے پاس لے جائیں تا کہ وہ اسے آگے قیصر کے پاس بھجوادے۔اس زمانہ میں قیصر روما سلطنت فارس کے خلاف فتح پانے کے شکرانے میں حمص سے ایلیا کی طرف پیدل چل کر آیا تھا اور ایلیا (بیت المقدس) میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خط قیصر کو پہنچا۔قیصر نے جب خط کو پڑھا تو ہدایت دی کہ اگر اس مدعی رسالت کی قوم کا کوئی شخص یہاں موجود ہو تو اسے تلاش کر کے پیش کیا جائے۔ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ان دنوں میں اپنے بعض قریش ساتھیوں کے ساتھ شام کی طرف تجارت کی غرض سے گیا ہوا تھا اور یہ صلح حدیبیہ کے بعد کا زمانہ تھا۔ابوسفیان نے بتایا کہ قیصر کے آدمی ہمیں تلاش کر کے ایلیا میں لے گئے اور قیصر کے سامنے پیش کیا۔اس وقت قیصر اپنی پوری شان کے ساتھ دربار میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سر پر حکومت کا تاج تھا اور اس کے اردگرد روما کے بڑے بڑے درباری موجود تھے۔قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان عرب لوگوں سے پوچھو کہ اس مدعی رسالت کا سب سے قریبی رشتہ دار کون ہے۔ابوسفیان نے عرض کیا میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے قریبی رشتہ دار ہوں اور وہ رشتہ میں میرے چچا کا بیٹا ہے۔ابوسفیان بیان کرتا ہے کہ قیصر نے مجھے اپنے قریب بلایا اور میرے ساتھیوں کو اپنے سامنے مگر میری پیٹھ کی طرف کھڑا کر دیا۔پھر اس نے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ مَیں اس سے اس شخص کے متعلق بعض سوالات کرنا چاہتا ہوں جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔پس اگر ابوسفیان اپنے جواب میں کوئی بات غلط بیان کرے تو تم مجھے فورًا بتادینا (ابوسفیان کہتا ہے کہ خدا کی قسم اگر مجھے یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی یہ محسوس کریں گے کہ مَیں نے کوئی جھوٹ بولا ہے تو میں اس موقع پر ضرور کوئی نہ کوئی غلط بات کہہ جاتا، مگر میں سچی سچی بات کہنے پر مجبور ہوگیا)اس کے بعد قیصر نے ترجمان کے ذریعہ اپنے سوالات شروع کئے۔

ھرقل قیصر روم: اس مُدّعی کا تمہاری قوم میں حسب نسب کیا ہے؟

ابوسفیان: وہ ہم میں اچھے نسب کا ہے اور شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

ھرقل قیصر روم: کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی شخص نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

ھرقل قیصر روم: کیا اس دعویٰ سے پہلے تم نے مدعی کے خلاف کبھی جھوٹ کا الزام لگتے سنا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

ھرقل قیصر روم: کیا اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

ھرقل قیصر روم: کیا اس مدعی کو بڑے بڑے لوگ مان رہے ہیں یا کہ کمزور اور غریب مزاج لوگ؟

ابوسفیان: کمزور اور غریب لوگ۔

ھرقل قیصر روم: کیا اس کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

ابوسفیان: بڑھ رہے ہیں۔

ھرقل قیصر روم: کیا ان میں سے کبھی کوئی شخص اس کے دین کو بُرا سمجھتے ہوئے مرتد ہوا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

ھرقل قیصر روم: کیا یہ شخص کبھی اپنے عہد کو توڑتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔لیکن آج کل ہمارا اور اس کا ایک معاہدہ چل رہا ہے اس کے متعلق ہمیں ڈر ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ آگے چل کر کیا ہوگا۔(ابوسفیان کہتا ہے کہ مجھے اس موقع پر اس فقرہ کے سوا کوئی اور موقع نہیں مل سکا کہ میں اپنی طرف سے آپؐ کے خلاف کوئی بات لگا سکوں)

ھرقل قیصر روم: کیا کبھی اس کے ساتھ تمہاری کوئی جنگ ہوئی ہے؟

ابوسفیان: ہاں جنگ ہوئی ہے۔

ھرقل قیصر روم: پھر اس جنگ کا نتیجہ کیا نکلتا رہا ہے؟

ابوسفیان: یہ جنگ ایک اوپر چڑھنے والے اور نیچے گرنے والے ڈول کی طرح رہی ہے کہ کبھی اسے غلبہ ہو جاتا ہے اور کبھی ہمیں۔

ھرقل قیصر روم: یہ مدعی تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟

ابوسفیان: وہ کہتا ہے کہ خدا کو ایک سمجھو اور شرک نہ کرو۔اور وہ ہمیں اپنے باپ دادوں والی عبادت سے روکتا ہے اور کہتا ہے نماز پڑھو اور صدقہ دو اور برائیوں سے بچ کر رہو اور اپنے عہدوں کو پورا کرو اور امانتوں میں خیانت نہ کیا کرو۔

اس سوال وجواب کے بعد قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہو کہ جب تم سے میں نے اس شخص کے حسب نسب کے متعلق پوچھا تھا تو تم نے جواب دیا تھا کہ وہ شریف خاندان سے ہے اور خدا کے رسول ہمیشہ شریف خاندانوں میں سے مبعوث کئے جاتے ہیں۔پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی شخص نے کبھی ایسا دعویٰ کیا ہے تو تم نے یہ جواب دیا کہ نہیں۔یہ مَیں نے اس لئے پوچھا تھا کہ اگر کسی اور نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ سمجھا جاسکتا تھا کہ شاید یہ اس کی نقل کر رہا ہے۔پھر مَیں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے اس کے دعویٰ سے پہلے کبھی کسی بات میں اس کا جھوٹ دیکھا تو تم نے کہا کہ نہیں۔تو مَیں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ جو شخص انسانوں پر جھوٹ نہیں بول سکتا وہ خدا پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔پھر مَیں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے اور تم نے کہا کہ نہیں۔یہ مَیں نے اس لئے پوچھا تھا کہ اگر اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو یہ خیال کیا جاسکتا تھا کہ شاید وہ اپنے خاندان کی کھوئی ہوئی بادشاہت کو واپس حاصل کرنا چاہتا ہے۔پھر مَیں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اسے بڑے بڑے لوگ مان رہے ہیں یا کہ کمزور اور غریب مزاج لوگ۔اور تم نے جواب دیا کہ کمزور اور غریب مزاج لوگ مان رہے ہیں۔اور حق یہ ہے کہ (شروع شروع میں) خدا کے رسولوں کو کمزور اور غریب مزاج لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔پھر مَیں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے ماننے والے زیادہ ہو رہے ہیں یا کہ کم ہو رہے ہیں؟ اور تم نے یہ جواب دیا کہ زیادہ ہو رہے ہیں۔اور ایمان کا یہی حال ہوا کرتا ہے کہ جب تک کہ وہ اپنے کمال کو نہیں پہنچ جاتا وہ برابر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کبھی کوئی شخص ایمان لانے کے بعد اس کے دین کو ناپسند کرنے کی وجہ سے مرتد ہوتا ہے۔تم نے کہا نہیں۔اور یہی سچے ایمان کا حال ہوتا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ دل میں داخل ہوجائے تو کوئی شخص (خواہ کسی اور وجہ سے مرتد ہوجائے تو ہوجائے مگر) اسے برا سمجھ کر پیچھے نہیں ہٹتا۔پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کبھی یہ شخص بدعہدی کرتا ہے۔اور تم نے کہا کہ نہیں۔اور خدا کے رسولوں کا یہی مقام ہوتا ہے کہ وہ کبھی بدعہدی نہیں کرتے۔پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے اور تمہارے درمیان کبھی کوئی جنگ ہوئی ہے اور تم نے اس کا جواب دیا کہ ہاں ہوئی ہے اور یہ کہ کبھی لڑائی میں اسے غلبہ ہوجاتا ہے اور کبھی ہمیں ہوجاتا ہے۔اور یہی خدا کے رسولوں کا حال ہوتا ہے کہ ان کی جماعتوں پر بھی کبھی کبھی تکلیفیں آتی رہتی ہیں مگر انجام بہرحال ان کے حق میں ہوتا ہے اور آخر کار وہی جیتتے ہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ تمہیں کیا تعلیم دیتا ہے اور تم نے بتایا کہ وہ کہتا ہے کہ خدا کو ایک مانو۔شرک نہ کرو، نماز پڑھو،صدقہ دو، بری باتوں سے پرہیز کرو، اپنے عہدوں کو پورا کرو اور امانتوں میں خیانت نہ کرو۔اور یہی ایک نبی کے اوصاف ہوا کرتے ہیں۔

اس کے بعد قیصر نے کہا:مَیں جانتا تھا کہ عنقریب ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے،لیکن اے عرب کے لوگو! میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔اور اگر وہ باتیں جو تم نے مجھ سے بیان کی ہیں درست ہیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت دُور نہیں کہ یہ شخص اس زمین پر جو اس وقت میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے ضرور قابض ہو کر رہے گا۔اور اگر مجھے توفیق ملے تو میں اس کی ملاقات کے لئے پہنچوں۔اور اگر مَیں اس کے پاس پہنچوں تو اس کے قدموں کو دھو کر راحت پاؤں۔ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس کے بعد قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے دربار میں پڑھے جانے کا حکم دیا۔اس خط میں یہ عبارت لکھی تھی۔

ھرقل کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا متن

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔محمد کی طرف سے جو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے، ھرقل شاہ روم کی طرف۔سلامتی ہواُس پر جو راستی کی پیروی کرتا ہے۔ اس کے بعد مَیں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا۔اللہ تجھے تیرا اجر دہرا دے گا اور اگر تو نے منہ پھیرا تو یقیناً تیری رعایا کے گناہوں کا وبال بھی تجھ پر پڑے گا۔اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔وہ یہ ہے کہ ہم اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کے سوا ایک دوسرے کو رب سمجھیں ۔پس اگر وہ اس سے روگردانی کریں تو تُو انہیں کہہ دے کہ گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کے بارہ میں رومن بادشاہت میں غیر معمولی ہلچل

حضرت ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ جب ہرقل نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اور خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

قرآنِ کریم نے متعدد جگہ جو دعا کے مضمون پر کھل کر روشنی ڈالی ہے اس کو ہمیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم دعا کی حکمت اور فلاسفی اور دعا کرنے کے طریق کو سمجھ کر دعا کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور نہ صرف دعا کی طرف توجہ کرنے والے ہوں بلکہ نتیجہ خیز دعاؤں کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے اگر تعلق جوڑنا ہے، اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کروانی ہے، دشمن کی ناکامی کے نظارے دیکھنے ہیں تو ہمیں عابد بننے کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

ہمیں دشمن کے شور و فغاں میں بڑھنے، بیہودگیوں میں بڑھنے کے بعد یارِ نہاں میں نہاں ہونے کا سبق ملا ہے۔ پس ہمیں اس سبق کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی اہانت کرنے والے ہمیشہ ہی تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بھی اگر اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو جس طرح لیکھو پر دعا کی تلوار چلی تھی، ان پر بھی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے چلے گی۔ پس اپنے دکھ، اپنے درد، اپنی چیخیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسے شریروں کو عبرت کا نشان بنائے۔

ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر صبر اور دعا کے ساتھ زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے دعاؤں کی حقیقت اور فلاسفی اور موجودہ حالات میں خاص طور پر دعاؤں کی پُر اثر تحریک۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 15/ مارچ 2013ء بمطابق 15/امان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَآلِّيْنَ۔ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ۔ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ إِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيّاً حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۔ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (سورۃ المؤمنون: 107 تا 112)

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس کے حوالے سے جو خطبہ کے ابتدا میں ہی مَیں نے پڑھا تھا، یہ بتایا تھا کہ دعا کیا ہے؟ دعا سے کس طرح تسلی اور سکینت ملتی ہے؟ دعا کی فلاسفی کیا ہے اور کس طرح مانگنی چاہئے؟ یعنی دعا مانگنے کا معیار کیا ہے جو ایک مومن کو اختیار کرنا چاہئے۔

اصل میں تو دعا کی یہ روح اور فلاسفی قرآنِ کریم کی ہی بیان فرمودہ ہے، اُس میں بیان ہوئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمائی۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور ارشادات بھی ہیں جو بڑے مختصر ارشادات ہیں لیکن دعا کرنے اور دعا کی حقیقت جاننے کے ایسے طریقے اور اسلوب ہیں جن پر عمل کر کے ایک انسان خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا اور دعا کی حقیقت جاننے والا بن جاتا ہے۔

آپ علیہ السلام اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ:

”دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 21 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لیے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لیے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آ سکتا۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 33 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی فطری جوش ہے جو بندے اور خدا کے تعلق کو قائم کرتا ہے اور اُس کو مضبوط کرتا ہے۔ پس اس فطری جوش اور مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ یہ فطری جوش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے پیدا ہوگا۔

پھر آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

”دعاؤں میں جوڑ و بجذا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد

رکھنا چاہیے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لیے بھی ایک وقت‘‘ (ہوتا ہے) ’’جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت میں خصوصیت ہے وہ دوسرے اوقات میں نہیں۔ اسی طرح پر دعا کے لیے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 309 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہر کام میں صبح کے وقت تازہ دم ہو کر جو کام انسان کرتا ہے اُس کے نتائج بہترین ہوتے ہیں۔ آجکل کے ان لوگوں کی طرح نہیں جو ساری رات یا رات دیر تک یا تو انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں یا ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا اور دنیاوی کاموں میں ملوث رہتے ہیں۔ اُن کی رات کو نیند پوری نہیں ہوتی۔ صبح اُٹھتے ہیں تو ادھ پچدّ ی نیند کے ساتھ، اُس میں نماز کیا ادا ہو گی؟ اور ان کے دوسرے کاموں میں کیا برکت پڑے گی۔ ہر شخص چاہے دنیا دار بھی ہو اپنے بہترین کام کے لئے تازہ دم ہو کر کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ پوری توجہ سے کام ہو۔ اُس کام کے بہترین نتائج ظاہر ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اس طرح تمہیں یہ بھی تلاش کرنا چاہئے کہ تمہارے دعاؤں کے بہترین اوقات کیا ہیں؟ وہ کیفیت کب پیدا ہوتی ہے جب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا اُسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعاؤں میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم‘‘ (یعنی جو حکم خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں اُنہیں پورے عزت و احترام کے ساتھ بجا لانے کی کوشش کرتا ہے) ’’اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے۔ یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 539 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی سعید فطرت کے نیک عمل اُس پھل کی طرح ہیں جو میٹھا ہے اور پُر لذت ہے۔ جس کے پھل کو دیکھ کے سب کہیں، جس کو چکھ کر سب کہیں کہ یہ میٹھا پھل دینے والا درخت ہے۔ شقی وہ بدبخت انسان ہے جس کے عمل نہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے ہیں اور نہ ہی اُس کے بندوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ گویا کڑوا اور بدبودار پھل دینے والا درخت ہے۔

پس یہ چند اقتباسات مَیں نے اس لئے پیش کئے کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق کا مزید ادراک پیدا ہو۔ اس لئے کہ ہمیں دعا کرنے کے اسلوب اور طریقوں کا پتہ چلے۔ اس لئے کہ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اچھے اور برے کے فرق کو دیکھ کر ہم اعمالِ صالحہ کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ ہمیں دعاؤں کے صحیح طریق کو اپناتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ تا کہ ہم اُن لوگوں میں شامل ہوں جو دنیا کی حَسَنَہ سے بھی حصہ لینے والے ہیں اور آخرت کی حَسَنَہ سے بھی حصہ لینے والے ہیں۔ تا کہ ہم ذاتی اور جماعتی مقاصد کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے والے ہوں۔

پس یہ وہ اہم مضمون ہے جسے ایک مسلمان کو، اُس مسلمان کو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا ہے، جس نے زمانے کے امام اور مسیح و مہدی موعود کی بیعت میں آنے کی سعادت پائی ہے۔ اُس کو ان باتوں کو سمجھنے اور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ حقیقی مومن اور جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والا ہے اُس میں فرق پیدا ہو جائے۔ واضح ہو جائے کہ حقیقی مومن کون ہے اور وہ کون ہے جو صرف مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

قرآنِ کریم نے متعدد جگہ جو دعا کے مضمون پر کھل کر روشنی ڈالی ہے اس کو ہمیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم دعا کی حکمت اور فلاسفی اور دعا کرنے کے طریق کو سمجھ کر دعا کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور نہ صرف دعا کی طرف توجہ کرنے والے ہوں بلکہ نتیجہ خیز دعاؤں کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔ ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جن کا نتیجہ نکلتا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر زندگی بے مقصد ہے۔ نتیجہ خیز دعاؤں کی انسانوں کو اپنی زندگیاں سنوارنے کے لئے ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں یا نہیں، اُس سے کچھ مانگتے ہیں یا نہیں۔ دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دعاؤں اور پھل لانے والی دعاؤں کی ہمیں ضرورت ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کو، وہ تو بے نیاز ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ یہ اعلان کر دو کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (سورۃ الفرقان:78) یعنی کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے، اگر تمہاری طرف سے دعا ہی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے، لیکن اس آیت میں اَور بھی صراحت ہے‘‘ (مزید کھول کر بیان کیا ہے) ’’یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم لوگ رب کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 221 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دعائیں کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے۔ اُس کی عبادت، اپنی عبادت کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے اگر تعلق جوڑنا ہے، اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کروانی ہے، دشمن کی ناکامی کے نظارے دیکھنے ہیں تو ہمیں عابد بننے کی طرف توجہ دینی ہو گی، حقیقی عابد بننے کی طرف توجہ کرنے کی کوشش کرنی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو صحیح عابد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں یہ روح پیدا کرے تا کہ ہم دشمنوں کے بد انجام کو دیکھنے والے ہوں۔

آج کل دشمن، وہ لوگ جن کے دل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دشمنی، کینہ اور بغض میں اس قدر بھر چکے ہیں کہ جس کی انتہا کوئی نہیں رہی۔ خاص طور پر پاکستان میں اور پھر ہندوستان کے کچھ علاقوں میں بھی، یا اُن کے زیرِ اثر بعض مسلمان افریقن ممالک کے چھوٹے چھوٹے قصبوں میں ان سے ہر قسم کی کمینگی کے اظہار ہونے لگے ہیں۔ صفِ اول میں گو پاکستان کے مُلّاں اور نام نہاد علماء ہی ہیں۔ کوئی موقع نہیں چھوڑتے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی ذلیل اور مذموم حرکتوں کے مرتکب نہ ہو رہے ہوں۔ احمدیوں کے دلوں کو چھلنی کرنے کے موقعے تلاش کرتے ہیں۔ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس لئے محبت اور وفا کا تعلق رکھتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشقِ صادق ہیں۔ یہ احمدیوں کا جرم ہے۔ احمدیوں کا یہ وفا کا تعلق اس لئے ہے، یہ محبت کا تعلق اس لئے ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر حقیقی عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا تعلق اس لئے رکھتے ہیں کہ حقیقی توحید کا فہم و ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے عطا ہوا۔ پس جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی کی وجہ سے اپنی حدوں کو پھلانگ رہے ہیں، اُن کا مقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی منادی کرنے والے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اُس بندے سے ہے جس کی اللہ تعالیٰ پرواہ کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عابد کی پرواہ کرتا ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا عابد کوئی نہیں۔ ماضی میں بھی ہم دشمنوں کا انجام دیکھتے آئے اور آجکل بھی دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں کہ ان مغلّظات بکنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے طریقے سے پکڑا جو یقیناً بہت سوں کے لئے عبرت کا باعث بنا یا عبرت کا باعث بننے والا تھا اور ہے۔ پاکستان میں بھی دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ مَیں بوجوہ بعض جگہوں کے نام تو نہیں لیتا جہاں ایسے واقعات ہوئے ہیں جہاں ان دریدہ دہنی کرنے والوں کو، بیہودگیاں کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے پکڑا۔ یہ دریدہ دہنی کرنے والے کئی قسم کے ہیں۔ جو بڑے نیک، پارسا تھے۔ ان کو کسی نہ کسی گھناؤنے الزام میں، نہ صرف الزام میں بلکہ جرم میں اُن کے اپنے لوگوں نے جو اُنہیں بہت بڑا بزرگ سمجھتے تھے، ذلیل کر کے اپنے علاقے سے نکلوایا یا نکال دیا۔ یا پھر یہ بھی ایسے لوگوں کے ساتھ ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اَور رنگ میں ان کی ذلت کے نظارے دکھا کر جہاں اُن کے حامیوں کو شرمندہ کیا، وہاں احمدیوں کے ایمان کو بھی مضبوط کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان الزام تراشیاں کرنے والوں نے بعض ایسی ایسی ذلیل حرکات کی ہیں کہ بعض لوگ مجھے واقعات لکھتے ہیں اور بعض دفعہ اخباروں میں بھی آ جاتی ہیں کہ ان کا تو میں یہاں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ کس قسم کی گھٹیا سوچیں ہیں۔ کس قسم کے گھٹیا ان کے عمل ہیں اور دشمنی ہے زمانے کے امام کے ساتھ۔ عوام کی اکثریت یا تو بے حس ہے، (پاکستان کی میں بات کر رہا ہوں) یا خوفزدہ ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر پھر بھی یہ لوگ سبق حاصل نہیں کرتے کہ ان نام نہاد اسلام کا درد رکھنے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

والوں کی جو ذلت ہو رہی ہے یا ہوتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی دشمنی کی وجہ سے ہے اور غور کریں تو یہی چیز ان کے لئے عبرت کا نشان بن جاتی ہے۔ دنیا کے دوسرے ممالک میں جیسا کہ مَیں نے کہا افریقہ میں بھی بعض دفعہ دشمنیاں ہیں لیکن مسلمان اپنے علماء کی جب یہ گھٹیا حالت دیکھتے ہیں تو پھر یہ احمدیت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ افریقہ میں بہت سے علاقوں میں تو احمدیت پھیلی بھی اس وجہ سے ہے۔ اپنے علماء کی حالت دیکھ کر انہوں نے صحیح دین کو پہچانا ہے۔ ان میں یہ جرأت ہے کہ اپنے ان نام نہاد علماء کی حرکتوں سے سبق حاصل کریں اور حق کی تلاش کریں۔ بہرحال مَیں احمدیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مخالفینِ احمدیت کی حرکتوں اور کمینگیوں سے پریشان نہ ہوں۔ گزشتہ دنوں مجھے کسی احمدی نے پاکستان سے لکھا کہ ہمارے علاقے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا زور اس قدر ہے اور اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ دشمن ہر اوچھی حرکت کرنے پر تلا بیٹھا ہے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بگاڑ کر یا تصویر کے ساتھ بڑا توہین آمیز سلوک کر کے ہمارے دلوں کو چھلنی کر رہے ہیں۔ یہ جہالت جو ہم دیکھتے ہیں تو اب برداشت نہیں ہوتا۔ لگتا ہے کہ دل پھٹ جائے گا۔ اتنے غلیظ پوسٹر دیواروں پر لگا رہے ہیں کہ بعض غیر از جماعت جو شرفاء ہیں اُن کی دیواروں پر جو پوسٹر لگے ہوئے تھے، انہوں نے بھی وہ اتار دیئے کہ اب یہ انتہا ہو رہی ہے۔ تو یہ لکھتے ہیں کہ یہ دیکھ کر بے ساختہ روتے ہوئے چیخیں نکل جاتی ہیں۔ میں نے اُن کو بھی لکھا ہے کہ صبر اور دعا سے کام لیں۔ ہمیں دشمن کے شور وفغاں میں بڑھنے، بیہودگیوں میں بڑھنے کے بعد یارِ نہاں میں نہاں ہونے کا سبق ملا ہے۔ پس ہمیں اس سبق کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھا کر اُس میں فنا ہونے کا سبق ہے۔ ایسے لوگ اپنی موت کو خود دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی اہانت کرنے والے ہمیشہ ہی تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بھی اگر اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو جس طرح لیکھو پر دعا کی تلوار چلی تھی، ان پر بھی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے چلے گی۔ پس اپنے دکھ، اپنے درد، اپنی چیخیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسے شریروں کو عبرت کا نشان بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مجلس میں جو 19/اپریل 1904ء کی ہے فرمایا کہ:

''مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔ ''زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے؟ اتنے میں میری نظر اُس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔ يَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَ لَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔''

یعنی ''اے میرے رب! تُو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا۔ اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔''

انکار کرنے والے بہت سارے ہوتے ہیں لیکن بعض انکار کرنے والے شریر ہوتے ہیں جو اپنی شرارتوں میں انتہا کو پہنچے ہوتے ہیں۔ پس یہ دعا اُن کے لئے ہے۔ فرمایا کہ:

''اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے''۔ پھر فرمایا ''ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اُس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح اُن امور کو ظاہر کر رہا ہے۔''

(تذکرہ صفحہ 427-426 مع حاشیہ۔ نظارت اشاعت ربوہ۔ 2004ء)

اور یہ نظارے آج بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو دکھا رہا ہے۔ ایک طرف یہ گالیاں ہیں، دوسری طرف ترقیات ہیں۔ بیشک ملک میں شرفاء بھی ہیں، ایسے بھی ہیں جیسا کہ میں نے کہا، جو پوسٹروں کو اپنے گھروں کی دیواروں پر سے اُتارنے والے ہیں۔ لیکن ان میں جو اکثریت ہے اُن میں گونگی شرافت ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ شرافت تو ہے لیکن گونگی شرافت ہے جو بولتی نہیں۔ (تذکرہ صفحہ 427-426 مع حاشیہ۔ نظارت اشاعت ربوہ۔ 2004ء)

لیکن ایک پڑھا لکھا طبقہ جو انگریزی اخباروں میں لکھتا ہے، انہوں نے اب اس حد سے بڑھے ہوئے ظلم کے خلاف آواز بھی اُٹھانا شروع کر دی ہے۔ بہرحال ملک کو بچانے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ الہامی دعا بھی پڑھنی چاہئے تا کہ شر پسندوں کا خاتمہ ہو۔ ملک کی شریف آبادی اُن شر پسندوں کے شر سے محفوظ رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدی ان شر پسندوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا، ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر صبر اور دعا کے ساتھ زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ مختلف شہروں میں، مختلف علاقوں میں احمدیوں کے خلاف ان شر پسندوں کی منصوبہ بندیاں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ہمارا خدا خیر الماکرین ہے۔ ان کے منصوبوں کو ان پر الٹانے والا ہے اور اُلٹا رہا ہے۔ وہی ہے جس نے اب تک ہمیں اُن کے خوفناک منصوبوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا خدا کے دامن کو کبھی نہ چھوڑیں۔ پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا، مَیں جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

مستقل مزاجی سے دعاؤں کی طرف توجہ دیتے چلے جانے کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

''دعا اور اُس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آ جاتے ہیں کہ کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت، ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہیں چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 708-707 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اگر انسان اس قسم کی باتیں سوچے تو پھر وہ لاشعوری طور پر اللہ تعالیٰ کی جو دعائیں قبول فرمانے کی صفت ہے، اس کا انکار کر رہا ہوتا ہے۔

پس ہمارا کام اپنے اندر استقلال پیدا کرنا ہے۔ ہمیں اُن شرائط کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جن میں سے چند ایک میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول کبھی غلط نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (سورۃ البقرۃ:187)۔ کہ دعا کو اُس کی شرائط کے ساتھ مانگو، میں قبول کروں گا تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم مایوس ہوں۔ ہاں قبولیت کا وقت خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ ہر ابتلا ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والا بنائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ قبولیت بھی ہم دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور ارشاد بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اُس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اُسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اُس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اُس قانون کو اُس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا؟ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا''...... فرمایا ''دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے اُن سے الگ ہو گیا تو آپ چالیس برس تک اُس کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف کو لے ہی آئیں۔ اسی عرصہ دراز میں بعض ملامت کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ تُو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے مگر انہوں نے یہی کہا کہ مَیں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ بیشک اُن کو کچھ خبر نہ تھی مگر یہ کہا۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ۔ (سورۃ یوسف:95) پہلے تو اتنا ہی معلوم تھا کہ دعاؤں کا سلسلہ لمبا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر دعاؤں سے محروم رکھنا ہوتا تو وہ جلد جواب دے دیتا۔ مگر اس سلسلہ کا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کرتا۔ بلکہ بخیل سے بخیل بھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ بھی سائل کو اگر زیادہ دیر تک دروازہ پر بٹھائے تو آخر اُس کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 152-151 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر ہماری دعائیں تو ہمارے دل کی تڑپ، ہمارے دلوں کا چھلنی ہونا اپنی ذات پر ظلم کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ہم اُن ظلموں کا نشانہ ہیں۔ ہم ان ظلموں کا نشانہ اس لئے بن رہے ہیں کہ اس زمانے میں ہم نے خدا تعالیٰ کے فرستادے اور پیارے کو مانا ہے۔ پس یقیناً ہم خدا تعالیٰ کے لئے یہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ اگر اُس کی خاطر برداشت کر رہے ہیں تو وہ ضرور ہماری دعائیں سنے گا اور سن رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ دشمن کے منصوبے تو بڑے شدید تھے اور ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہیں اور ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ یہ نظارے دکھا رہا ہے کہ کئی جگہ دشمن کے منصوبوں کے توڑ کر رہا ہے اور صرف پاکستان میں نہیں، دنیا کے مختلف ممالک میں بھی مخالفت ہے لیکن جماعت کی ترقی رُک نہیں رہی۔

یورپین پارلیمنٹ مَیں جب میں گیا تو ایک اخباری نمائندے نے کہا کہ تمہاری دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے یا تعداد کتنی ہے؟ تم لوگ اپنے آپ کو کہاں رکھتے ہو؟ تو مجھے یہ خیال آیا کہ اُس نے تعداد کی حقیقت پوچھنے کے بعد یہ سوال کرنا ہے کہ پھر تم جو تعلیم دیتے ہو، امن پسندی کی باتیں کرتے ہو، جس کو تم دنیا میں پھیلانا چاہتے ہو تو تمہاری تعداد اتنی تھوڑی ہے کہ تمہاری حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔ تو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ جواب فوراً ذہن میں آیا جو انہوں نے یہاں یورپ کے ایک پریس نمائندے کو اس کے سوال پر دیا تھا کہ آپ کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ آج سے ترانوے سال پہلے جو ایک تھا وہ اب ایک کروڑ کے قریب ہے تو حساب کر لو کہ آئندہ اتنے عرصے میں ہم کتنے ہوں گے؟ (ماخوذ از دورۂ مغرب 1400ھ صفحہ 211 تا 213)

تو میں نے بھی اُسے کہا کہ جماعت احمدیہ کو اب 123 سال تو گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کروڑوں میں ہیں اور وہ وقت بھی انشاء اللہ تعالیٰ قریب ہے جب ہم ایک اثر رکھنے والی جماعت کے طور پر دنیا کو نظر آئیں گے۔ جب میں نے یہ جواب دیا اور اس سے کہا کہ لگتا ہے کہ تمہارا سوال یہی تھا تو تسلی ہوگئی؟ اُس نے کہا ہاں میرے ذہن میں یہی تھا۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا اثر دنیا کے مقاصد کے حصول کے لئے نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے، محبت اور پیار کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہوگا۔ پس ہمیں کسی طرح بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ مخالفین کے ظلم ہمیں اپنے کام سے ہٹا سکتے ہیں یا ترقی میں روک بن سکتے ہیں۔ ترقی تو ہمیں خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے اور نہ صرف ہمیں ترقی کے نظارے دکھا رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آئندہ آنے والی زندگی میں اپنے پیاروں کے ساتھ جڑنے والوں اور اُن کی مخالفت کرنے والوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر ہمارے لئے تسلی اور سکینت کے سامان بھی فرما دیئے ہیں۔ جو آیات میں نے شروع میں تلاوت کی ہیں، وہ اس حالت کا نقشہ کھینچتی ہیں۔

فرمایا: قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَآلِّيْنَ (سورۃ المؤمنون:107) وہ یعنی مخالفین یہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آ گئی اور ہم ایک گمراہ قوم تھے۔ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ۔ (سورۃ المؤمنون:108)

اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال لے، یعنی اس دوزخ سے، جہنم سے ہمیں نکال دے۔ پس اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ظلم کرنے والے ہوں گے۔ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ (سورۃ المؤمنون:109)

وہ کہے گا، اسی میں تم واپس لوٹ جاؤ۔ وہیں رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (سورۃ المؤمنون:110) یقیناً میرے بندوں میں سے ایک ایسا فریق بھی تھا جو کہا کرتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۔ (سورۃ المؤمنون:111) پس تم نے اُنہیں تمسخر کا نشانہ بنا لیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا۔ اور تم اُن سے ٹھٹھا کرتے رہے۔ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (سورۃ المؤمنون:112) یقیناً آج میں نے اُن کو اُس کی جو وہ صبر کیا کرتے تھے یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پس یہ دشمنی کرنے والوں کا، زندگی کے فیشن سے دور جا پڑنے والوں کا انجام ہے کہ جب اگلے جہان میں جا کر ان پر حقیقت واضح ہوگی تو پھر کہیں گے کہ ہماری بدبختی ہمیں گھیر کر یہاں تک لے آئی ہے۔

پس اے اللہ! ہمیں ایک دفعہ لوٹا دے۔ ہم کبھی نافرمانی نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ظلم کرنے والے ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرا قانون نہیں ہے۔ اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ میرے سامنے سے دور ہو جاؤ اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے۔ اسی میں داخل ہو جاؤ۔ اب میں تمہاری کوئی بات، کوئی چیخ و پکار نہیں سنوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو چیخ و پکار یا باتیں سننی تھیں وہ اس دنیا میں اُن کی سنتا ہے جو نیکوں کا عمل ہے، نہ کہ ان لوگوں کی جو یہاں ظلم کرنے کے بعد اگلے جہان میں جا کے (چیخ و پکار) کریں۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ ایسے لوگوں سے سلوک کا ذکر فرمایا ہے جو اُس کے فرستادوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ خدا جو ہر وقت اپنے بندے کی معافی مانگنے کے انتظار میں ہے وہ اب انکار کر دے گا کہ اب وقت گزر گیا۔ جب تم یہاں آ گئے تو یہاں اعمال کی جزا ملنی ہے۔ جو اعمال تم اُس دنیا میں کر آئے ہو، جو حرکتیں تم اُس دنیا میں میرے بندوں کے دل چھلنی کر کے کر آئے ہو، میرے آگے جھکنے والے اور میرے دین کی عظمت قائم کرنے کی کوشش کرنے والوں سے جو سلوک تم نے روا رکھا، جس طرح وہ میرے کام کو آگے بڑھانا چاہتے تھے تم نے اُن کے کام میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی، نہ صرف دوسروں کو اُن کی باتیں سننے سے روکا بلکہ اُن پر ظلم کی بھی انتہا کی۔ میرے نام کا کلمہ پڑھنے والوں کو تم نے ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بنایا بلکہ اُن کے خون سے بھی کھیلتے رہے۔ پس اب معافی کس چیز کی؟ آج تمہاری کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔ جاؤ اور اپنے ٹھکانے جہنم میں جا کر رہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج یقیناً میرے وہ بندے جو میرے حکم کے مطابق، میرے وعدے کے مطابق آنے والے فرستادے پر ایمان لائے، وہی اس قابل ہیں کہ اُن پر میں رحم کروں، اُن کی باتیں سنوں، اُن کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دوں۔ دنیا میں اُن پر کئے گئے ظلموں کی جزا اُن پر پیار کی نظر ڈال کر دوں۔ اس دنیا میں اُن کی جزا کئی گنا بڑھا کر دوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے وہ لوگو! جو میرے بندوں پر ظلم کرتے رہے، ان پر ظلموں اور ان پر تمسخر نے تمہیں اس حد تک اندھا کر دیا کہ تم میری ذات سے بھی غافل ہو گئے۔ میرے اس حکم کو بھول گئے کہ عمداً مومنوں کی دل آزاری کرنا اور اُن کا قتل کرنا تمہیں جہنم کی آگ میں لے جائے گا۔ تو اپنے اس عہد کو بھول گئے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرو گے۔ تم نے یہ عہد کیا ہے لیکن تم بھول گئے۔ پس جب تم خدا تعالیٰ کے احکامات کو بھلا بیٹھے ہو، اُس کی یاد سے غافل ہو گئے ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی مرضی کے مطابق توڑنے مروڑنے لگ گئے ہو تو میرا اب تمہارے سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تم نے مظلوموں کی جائیدادوں کو لوٹا، اُنہیں آگیں لگائیں، اُن کی جائیدادوں پر قبضے کئے۔ اُن کے کاروباروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اگر مشترکہ کاروبار تھے تو اُن کے پیسے کھا گئے۔ غرض جرموں کی ایک لمبی فہرست ہے جو تم کرتے رہے۔ پس اب یہ جہنم کی سزا ہی تمہارا مقدّر رہے۔ یہ قرآنِ کریم کہہ رہا ہے۔ کسی قسم کی نرمی اور معافی کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرو اور پھر ایمان لانے والوں اور رحم اور بخشش مانگنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یقیناً آج تمہارے صبر اور استقلال اور ایمان میں مضبوطی اور میرے سے تعلق کی وجہ سے، میرے آگے جھکنے کی وجہ سے، میرا عبد بننے کی وجہ سے تم اُن لوگوں میں شمار کئے جاتے ہو جو کامیاب لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے مورد بننے والے ہیں یا اللہ تعالیٰ کا رحم اور بخشش حاصل کرنے والے ہیں۔

پس ان آیات کی رو سے یہ مومن اور غیر مومن کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کا رحم اور بخشش حاصل کرنے والے ہیں۔ ہماری ہر قسم کی کوتاہیوں اور کمیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں کی طرف ہماری توجہ رہے اور ''فَائِزُوْن'' میں ہمارا شمار ہو۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کے 23ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پیغام۔ اخبارات میں تشہیر۔ علماء سلسلہ کی تقاریر۔

متعدد غیر مسلموں کی شرکت اور چار افراد کا قبول اسلام۔

(رپورٹ: عبدالستار خان۔ امیر جماعت گوئٹے مالا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا (سنٹرل امریکہ) کا 23واں جلسہ سالانہ مورخہ 30 نومبر تا 2 دسمبر 2012ء مسجد بیت الاوّل میں منعقد ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکاء جلسہ کے لئے محبت بھرا پیغام بھجوانے کے علاوہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔

جلسہ سے ایک روز قبل ہوٹل ہالیڈے اِن میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس کی رپورٹ یہاں کے نیشنل اخبار "Prensa Libre" نے اپنی 30 نومبر کی اشاعت میں بمع تصاویر شائع کی۔ نیز اخبار "Terra" نے بھی نمایاں طور پر کوریج دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ پُرامن جماعت ہے اور گوئٹے مالا کے علاوہ لاطینی امریکہ کے ممالک پانامہ، سالواڈور، ایکواڈور اور چلّی وغیرہ میں بھی احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اور کہ بھی یہ جماعت احمدیہ گوئٹے مالا اس ہفتہ کے آخر پر مسجد بیت الاوّل میں اپنا 23واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔

جلسہ کا پہلا دن

30 نومبر کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کی ادائیگی کے ساتھ خاکسار نے درس قرآن دیا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد ساڑھے گیارہ بجے نومبائعین کو نماز اور اس کے بنیادی مسائل سکھلانے کا پروگرام تھا جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں صداقت مسیح موعودؑ بیان کی۔ نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ تھا۔

ساڑھے تین بجے سہ پہر تقریب پرچم کشائی منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب نے لوائے احمدیت اور خاکسار نے گوئٹے مالا کا قومی پرچم لہرایا۔ جس کے بعد دعا کی گئی۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ پھر آیات کریمہ کا سپینش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم داؤد گونسالس صاحب جنرل سیکرٹری نے جملہ حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام انگریزی میں پڑھ کر سنایا جس کا سپینش ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام کا اردو ترجمہ

"پیارے احباب جماعت احمدیہ مسلمہ گوئٹے مالا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ لوگ مورخہ 30 نومبر اور یکم و 2 دسمبر 2012ء کو 23واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شرکاء جلسہ اس پاک اجتماع کی روحانی برکات سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

جماعت احمدیہ کے تمام اجتماعات روحانی کیفیات سے معمور ہونے چاہئیں۔ جلسہ کے دوران کوئی لغو اور فضول گفتگو نہ ہونی چاہئے بلکہ سب احباب کو دعاؤں اور استغفار میں وقت گزارنا چاہئے۔ جماعت کے علماء کی تقاریر کو پوری توجہ اور غور سے سنیں تا کہ آپ کے دینی علم اور معرفت میں اضافہ ہو۔ اسلام اور احمدیت کی تعلیمات سے آگاہ ہوں۔ اس سے ایمان مضبوط ہوگا۔

بطور احمدی مسلمان آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ نیکی، ایمانداری اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات کو بجالانے والے ہوں اور کسی بھی حکم کو معمولی نہ سمجھیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سعی کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے جو اعلیٰ معیار بیان فرمائے ہیں ان کو قائم کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقتہ نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شرّ اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 47-46)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآن کو قبول کریں گے اور ہر قسم کی ملاوٹ جماعت سے دُور کر دی جائے گی اور مخلصین کی جماعت بنائی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ وہ قادر و کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

جیسا کہ مَیں نے ابتدا میں بیان کیا ہے کہ یہ جلسہ کوئی معمولی تقریب نہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس اجتماع کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت دینی برکات حاصل کریں۔ علم و معرفت میں ترقی ہو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہو جائے۔ اور ان جلسوں کا ایک یہ بھی فائدہ ہوگا کہ جماعت میں داخل ہونے والے نئے بھائی اپنے پہلے بھائیوں سے تعارف حاصل کر کے رشتۂ محبت و اخوت میں ترقی کریں گے۔ (نشان آسمانی)

اب مَیں آپ کی توجہ ان ناپاک حملوں کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر کئے جا رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ بکثرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجیں۔ آپؐ محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین اور محبوب خدا تھے جو انسانیت کی بقا کے لئے ساری ساری رات اپنے ربّ کے حضور آہ و زاری اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ آپؐ اپنے دکھ اور غم کا خدا کے حضور اس طرح اظہار کیا کرتے تھے کہ ربّ العرش نے قرآن کریم میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

کیا تُو اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کر لے گا کہ کیوں یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزّتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے ان کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے اُن کو یاد کرتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے"۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 386-385)

درود شریف صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے جن کے لئے دنیا کی فتح مقدّر رہے۔ ایک احمدی اپنے عمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت دنیا کو پیش کرتا ہے اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش اور حسین پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پس ہر احمدی مرد، عورت، بچے اور بوڑھے کو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام پڑھنا چاہئے۔ اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی اس سے پُر کرنا چاہئے۔ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اعمال کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالے۔ یہ ہے وہ خوبصورت جواب جو ہمیں دینا چاہئے۔

مَیں آپ کو یہ بھی تلقین کرنا چاہتا ہوں کہ خلافت کے پاک نظام سے منسلک اور اس کے حقیقی وفادار رہیں۔ آج اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ ہمیشہ اس بابرکت نظام سے مستفیض ہوں اور اس سے جُڑے رہیں اور آنے والی نسلیں بھی خلافت سے وابستہ رہیں۔

مَیں آپ کو تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتا ہوں۔ تبلیغ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس کی ادائیگی حُسنِ عمل سے کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احمدیت کی خوبصورت اور روشن تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کے دل جیتنے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر قسم کی کامیابیوں اور برکات سے نوازے۔ آپ کے اندر حقیقی ایمان اور تقویٰ پیدا ہو۔ اور خلافت احمدیہ کے لئے سچی محبت اور وفاداری کا جذبہ ترقی کرے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو جوش و جذبہ کے ساتھ احمدیت اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس"

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سپینش اور انگریزی زبانوں میں سنائے جانے کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اور احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔

جلسہ کا دوسرا دن

اس روز بھی نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کے بعد نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد درس حدیث سپینش و انگلش زبان میں دیا گیا۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس اجلاس میں درج ذیل موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔

= دعوت الی اللہ کی اہمیت: مکرم Dario Samayoa ایڈووکیٹ۔ انچارج مشن Xela۔

= صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام: مکرم David Gonzalez جنرل سیکرٹری گوئٹے مالا۔

= سیرۃ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام: خاکسار عبدالستار خان امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا۔

= مَیں احمدی کیونکر ہوا!

1۔ مکرم Eulalio صاحب

2۔ مکرم Dario Samayoa صاحب

بعد ازاں حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب، داؤد گونسالس صاحب اور خاکسار نے جوابات دیئے۔ اس سیشن کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور دوپہر کے کھانے سے احباب کی تواضع کی گئی۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

بعد ازاں ساڑھے تین بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے تیسرے اجلاس کا آغاز خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم جنرل سیکرٹری داؤد گونسالس صاحب نے شرائط بیعت کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے خلافت، اس کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر جامع تقریر کی۔ اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں جس کے بعد احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی۔

جلسہ کا تیسرا اور آخری دن

جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس ملفوظات دیا گیا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد چوتھے اور آخری سیشن کا آغاز خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فضل قریشی صاحب آف امریکہ نے کی۔ آیات کریمہ کا سپینش ترجمہ پیش کیا گیا۔

بعد ازاں خاکسار نے ’’اسلام ۔ محبت اور امن کا مذہب‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر ہیومینیٹی فرسٹ کے ڈائریکٹر مکرم داؤد گونسالس صاحب نے خدمتِ انسانیت کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کی مساعی کا تذکرہ کیا۔

آج کے اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نمائندہ حضور ایدہ اللہ کی تھی۔ آپ نے نہایت مدلّل اور جامع انداز میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ رحمۃ للعالمین بن کر آئے اور آپ کی رحمت کے فیض سے صرف دوستوں ہی نے نہیں بلکہ جانی دشمنوں نے بھی استفادہ کیا۔ اور آپؐ نے حسن واحسان کی ایسی مثال قائم کی جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ جملہ سامعین نے مکرم مولانا موصوف کی تقریر کو بہت سراہا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آپؐ واقعی امن کے شہزادہ تھے جن کے اسوۂ حسنہ پر چل کر آج بھی دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

بعد ازاں سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا اور ان سوالات کے جوابات مکرم مولانا موصوف، خاکسار اور مکرم داؤد گونسالس صاحب نے دیئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

اس اجلاس کی حاضری 120 تھی۔ اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل تھی جن میں وکلاء، ڈاکٹرز، پروفیسرز، حکومت کے اعلیٰ افسران، اساتذہ اور زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ بعد ازاں کھانے کے دوران بھی ان مہمانوں سے گفتگو جاری رہی اور ان کی غلط فہمیاں دُور کرنے کی کوشش کی گئی۔

جلسہ سالانہ میں مقامی افراد کے علاوہ پانامہ سے تین، امریکہ سے تین اور کینیڈا سے دو افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کے دوران 35 مہمانوں کا قیام مشن ہاؤس میں رہا جہاں اُن کو رہائش اور طعام کی سہولیات میسر تھیں۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چار زیر تبلیغ نوجوانوں کو بیعت کر کے اسلام احمدیت میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

4 دسمبر 2012ء کو مکرم مولانا مبارک نذیر صاحب کے ہمراہ گوئٹے مالا شہر کے میئر Mr. Arzu (جو کہ سابق صدر مملکت بھی ہیں) سے ملاقات کر کے انہیں جماعتی کتب تحفۂ پیش کی گئیں۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ جاری رہی جس کے دوران موصوف کو ہیومینیٹی فرسٹ کے حوالہ سے کی جانے والی خدماتِ انسانیت سے متعلق امور سے آگاہ کیا۔ انہوں نے جماعت کے موٹو ’’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ کو بہت سراہا۔

5/دسمبر 2012ء کو Antigua Guatemala شہر کے میئر سے جماعت کے وفد نے ملاقات کی اور انہیں جماعت کا پیغام پہنچاتے ہوئے کتب سلسلہ تحفۃً پیش کی گئیں۔

جلسہ سالانہ کی تیاری میں جنرل سیکرٹری مکرم داؤد گونسالس، مکرمہ Martita صاحبہ صدر لجنہ اور مکرم فائز احمد صاحب نے متعدد خدام وانصار اور خواتین کے ہمراہ خدمت کی بھرپور سعادت حاصل کی۔ اسی دوران ڈومینکن ریپبلک سے تعلق رکھنے والی ایک نومبائع خاتون (جو آجکل امریکہ میں رہائش پذیر ہیں) ایک ماہ کے وقف عارضی پر تشریف لائیں۔ انہوں نے ہیومینیٹی فرسٹ کے پراجیکٹس کے سلسلہ میں بہت تعاون کیا نیز جلسہ سالانہ کے دوران انگریزی میں کی جانے والی تقاریر کا سپینش زبان میں ترجمہ کی سعادت بھی پائی۔

اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان کو اپنے افضال وبرکات سے نوازے اور گوئٹے مالا اور لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک میں بھی احمدیت کو نمایاں ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

۞......۞......۞......۞

سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھنے کی افضلیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اپنے نفسوں کی اصلاح کی غرض سے نیز جماعت کے خلاف برپا ہونے والے غیر معمولی طوفان مخالفت کا مقابلہ راتوں کے تیروں اور دن کی عبادتوں کے ذریعہ کرنے کی خاطر ہر ہفتہ ایک روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ سوموار یا جمعرات کو یہ نفلی روزے رکھے جائیں تو بہتر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے ثابت ہے کہ آپ بڑے اہتمام کے ساتھ سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھا کرتے تھے اور ان دو دنوں میں خصوصاً نفلی روزے رکھنے پسند فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں بعض احادیث احباب کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

(مرتبہ: مقبول احمد ظفر)

۞...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے اور ان دو دنوں میں روزہ رکھنے کو افضلیت دیتے تھے۔ یہی روایت حضرت حفصہ، حضرت ابوقتادہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم الاثنین والخمیس۔ سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب صیام یوم الاثنین والخمیس)

۞...... حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ کبھی اس طرح مسلسل روزے رکھتے ہیں کہ لگتا ہے کہ آپ کبھی ان میں وقفہ نہیں کریں گے اور پھر کبھی آپ اس طرح روزے رکھنے چھوڑ دیتے ہیں کہ لگتا ہے کہ اب آپ مسلسل روزے نہیں رکھیں گے سوائے دو ایام کے جن میں روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کون سے دو ایام؟ تو میں نے عرض کی ’’پیر اور جمعرات کے ایام‘‘ تو آپ نے فرمایا کہ ان دو ایام میں انسان کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرا اچھا عمل پیش ہو۔

(السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الصوم باب من صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 2679)

۞...... حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ کے حضور اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب پیش ہو تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس)

۞...... حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا:۔ سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے سوائے ان دو اشخاص کے جنہوں نے آپس میں قطع تعلق کیا ہوا ہوتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصوم باب صیام یوم الاثنین والخمیس)

۞...... حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرو کیوں کہ ان دو دنوں میں اعمال اللہ کے حضور لے جائے جاتے ہیں اور اس بندے کو جس نے شرک نہ کیا ہو بخش دیا جاتا ہے سوائے اس کے جس کے دل میں اپنے بھائی کے لئے عداوت ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ توبہ کرلے۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الصیام باب صیام یوم الاثنین)

۞...... حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو اس کی ان دونوں ایام میں مغفرت کی جاتی ہے سوائے ان دو اشخاص کے جنہوں نے آپس میں قطع تعلق کیا ہوا ہوتا ہے اور ان کے بارے میں (دربار ایزدی سے) یہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو تا کہ یہ آپس میں صلح کرلیں اور پھر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو تا کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب النھی عن الشحناء والتھاجر۔ سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی المتھاجرین)

۞...... حضرت اسامہ بن زیدؓ کے غلام کہتے ہیں کہ وہ آپؓ کے ساتھ ایک قصبہ کی طرف گئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر اس غلام نے آپؓ سے یہ پوچھا کہ آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں جبکہ اب آپ کافی بوڑھے بھی ہو چکے ہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب آپؐ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: (اس لئے کہ) لوگوں کے اعمال سوموار اور جمعرات کو اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔

(سنن أبی داؤد کتاب الصوم باب فی صوم الاثنین والخمیس)

۞...... حضرت ابوھریرہؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھنا ترک نہیں کرتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ بھی سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق کتاب الصوم باب صیام یوم الاثنین)

۞...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر مہینے تین ایام روزے رکھا کرتے تھے۔ ایک مہینے کے شروع میں سوموار کے روز پھر جمعرات کو اور پھر اس کے بعد والی جمعرات کے روز۔

(السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الصیام باب کیف یصوم ثلاثۃ أیام من کل شھر حدیث نمبر 2735)

۞...... حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ سوموار کو میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھے مبعوث کیا گیا۔ یا یہ فرمایا کہ اسی روز مجھ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب استحباب صیام ثلاثۃ أیام من کل شھر۔ سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم الدھر تطوعا)

۞...... حضرت ابوقتادہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمرؓ تشریف لائے اور آپؐ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی آپ سوموار کو روزہ کس لئے رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ اس روز میں پیدا ہوا اور اسی روز میں وفات پاؤں گا۔

(صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام باب استحباب صوم الاثنین جلد 3 ص 298 حدیث نمبر 2117 الناشر المکتب الاسلامی بیروت)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفۂ وقت کی اس تحریک پر بطریق احسن لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞......۞......۞......۞

جائیداد برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسطی علاقہ بالمقابل ایوان محمود، جائیداد (مکان اور دکانیں) برائے فروخت ہے۔ (ڈیلر حضرات سے معذرت)

رابطہ: انس احمد۔ حال لندن

فون: +44-7917275766

بقیہ: بازنطینی بادشاہ ھرقل از صفحہ نمبر 4

وہاں بہت شور ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ جب ہم نکال دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اور مجھے اس وقت سے یقین ہو گیا تھا کہ آپؐ ضرور غالب ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ (یہ وقت آیا جب) خود اللہ نے اسلام کو مجھ میں لا داخل کیا۔(الجامع الصحیح للبخاری۔ کتاب بدء الوحی ۔ حدیث نمبر 6)

بیت المقدس کے بشپ اور کارڈینل کی تصدیق

اس روایت کے مطابق ابن ناطور جو کہ بیت المقدس کا حاکم اور ہرقل کا دوست تھا، شام کے عیسائیوں کا بشپ تھا۔ وہ بیان کرتا تھا کہ ہرقل بیت المقدس میں آیا تو ایک دن جو صبح اُٹھا؛ اُس کی طبیعت نہایت اداس تھی۔ اس کے کسی بطریق نے کہا: ہم آپ کے چہرہ کو متغیر پاتے ہیں۔ ابن ناطور کہتا تھا: ہرقل علم نجوم کا بہت ماہر تھا۔ ستاروں کو دیکھ کر حوادث کا پتہ لگایا کرتا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے اس سے پوچھا: تو اُس نے اُن سے کہا کہ آج رات جب میں نے ستاروں میں غور کیا تو میں نے ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کو (خواب میں) دیکھا کہ وہ ظاہر ہو گیا ہے۔ سو اس ملک کے لوگوں میں سے کون ختنہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا: سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا اور ان کی حالت آپ کو فکر میں نہ ڈالے۔ آپ اپنے علاقہ میں احکام جاری کریں کہ اس میں جو یہودی ہیں ان کو مار ڈالیں۔ ابھی وہ اسی مشورے میں ہی تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا تا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بتلائے۔ جب ہرقل اس سے دریافت کر چکا تو اس نے کہا: جاؤ دیکھو آیا وہ مختون ہے یا نہیں۔ اس پر انہوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتلایا کہ وہ مختون ہے اور اس سے عربوں کے متعلق پوچھا تو اُس نے کہا: وہ لوگ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا: تو پھر وہ بادشاہ جو میں نے خواب میں دیکھا ہے اسی قوم کا ہے۔ وہ تو ظاہر ہو چکا۔ (الجامع الصحیح للبخاری۔ کتاب بدء الوحی ۔ حدیث نمبر 6)

ھرقل کے دوست اور روم کے عیسائی عالم کی تصدیق

اس کے بعد ہرقل نے اپنے ایک دوست کو جو روم میں تھا اور علم میں اس کا ہم پایہ تھا، اس کے متعلق لکھا اور ہرقل نے حمص کی طرف کوچ کیا اور ابھی حمص سے گیا نہیں تھا کہ اس کو اس کے دوست کا خط ملا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہو جانے کے متعلق اس سے متفق ہے اور یہ کہ وہ یقیناً نبی ہیں۔(الجامع الصحیح للبخاری۔ کتاب بدء الوحی ۔ حدیث نمبر 6)

قیصر روم ھرقل کا اسلام کی طرف میلان

اس پر ہرقل نے سردارانِ روم کو حمص میں اپنے ایک محل میں اکٹھا ہونے کے لئے فرمان جاری کیا (اور جب وہ آ گئے) تو حکم دیا کہ دروازے مقفل کر دیئے جاویں۔ چنانچہ وہ مقفل کئے گئے۔ اس کے بعد وہ اوپر سے جھانکا اور کہا: اے رومی لوگو! کیا تمہیں اپنی بہبودی اور بھلائی کی خواہش ہے؟ اور کیا تم چاہتے ہو کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے تو پھر تم اس نبی کی بیعت کر لو۔ اس پر وہ دروازوں کی طرف جس طرح جنگلی گدھے بھاگتے ہیں بھاگے مگر انہوں نے دروازوں کو بند پایا۔ جب ہرقل نے ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان سے مایوس ہو گیا تو اس نے کہا: انہیں میرے پاس واپس بھیج دو۔ اور کہا: میں نے جو بات ابھی کہی تھی وہ تو اس لیے کہی تھی کہ تا میں آزمائش کر لوں کہ تم اپنے دین میں کہاں تک مضبوط ہو۔ سو میں نے یہ بات دیکھ لی۔ تب وہ اس کے سامنے سجدہ بجا لائے اور اس سے راضی ہو گئے اور یہ ہرقل کی آخری حالت تھی۔ (الجامع الصحیح للبخاری۔ کتاب بدء الوحی ۔ حدیث نمبر 6)

حضرت ابوسفیان کی مذکورہ بالا روایات اسلامی تاریخ میں مستند حیثیت رکھتی ہیں۔ حدیث و تاریخ دونوں جگہ اس کی تفصیلات مذکور ہیں اور دونوں سے یہ بات عیاں ہیں کہ ھرقل توحید کی طرف میلان رکھتا تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو پا کر قبولِ اسلام کے لیے تیار تھا لیکن مخالفت کا سامنا نہ کر سکا اور اس سعادت سے محروم رہا۔

ایلیاء کے بشپ اور روم کے کسی بڑے عالم کی تصدیق بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس زمانہ میں ایسے اہل اللہ عیسائیوں کا ایک طبقہ موجود تھا جو توحید کی طرف میلان رکھتا تھا؛ اس کی دیگر وجوہات کے علاوہ ایک ممکنہ وجہ یہ بھی ہے کہ اس وقت کے پاپائے روم Pope Honorius بذات خود بھی ایک خدا کے قائل تھے۔ اور اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا کہ ھرقل نے روم میں اپنے جس دوست سے مشورہ کیا اور راہنمائی لی وہ اس زمانہ کے پوپ Honorius ہی ہوں۔ ان کا زمانہ پاپائیت 625-638ء ہے اور یہ وقت ہجرت مدینہ اور اس کے بعد تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے پھیلنے کا زمانہ ہے۔

Pope Honorius کی توحید پر مبنی تعلیمات اور نظریات ان گزشتہ ڈیڑھ ہزار سال سے چرچ کی مجالس میں موضوع بحث ہیں اور اس بارہ میں بہت ساری متفرق آراء پائی جاتی ہیں اور ان کے بعد آنے والے پوپ اور اس وقت کی کونسل ان نظریات کی تردید بھی کر چکی ہے۔ لیکن بہت ساری تاریخی کتب اس بات پر شاہد ہیں کہ Pope Honorius عیسائیت کی روایتی تعلیمات سے متنفر تھے اور توحید پر مبنی حقیقی عیسائیت کے علمبردار تھے اور عیسائی پادریوں اور مؤرخین کی تحقیق کے مطابق اس بات کے قائل تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب پر وفات کا عقیدہ درست نہیں بلکہ یہ ایک symbolic چیز تھی۔

Pope Honorius I رومن عیسائیت کے ایوانوں میں ہمیشہ زیر بحث رہے ہیں۔ کبھی ان کے عقائد کو عیسائیت کی توہین قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے اور کبھی ان کی وفات کے کئی صدیوں بعد بھی اس پر بحثیں جاری رہیں اور ایسے لوگوں کو عیسائیت سے خارج کرنے کی مثالیں بھی تاریخ میں ملتی ہیں جو Pope Honorius کے ہم خیال سمجھے جاتے ہیں۔

لیکن اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت اصحمہ نجاشیؓ کا قبول اسلام، ھرقل کا اسلام کی طرف میلان اور پاپائے روم کے توحید پرست خیالات میں باہم تعلق ہو سکتا ہے اور اس وقت کے رومن عیسائی ان امور سے ناواقف نہیں ہو سکتے جو تاریخ میں مستند حوالوں کے ساتھ محفوظ ہیں۔

(Lecture given to live audience, available on CD from: Oltyn Library Services ،Papal Infallibility: Fact Vs. Falsehood by Father Gregory Hesse, S.T.D., J.C.D. page 22. Eternity by Dr Thomas E Berry)

برطانیہ میں مساجد کا قیام

(نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

برطانیہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے 1913ء میں پہلے مبلغ اسلام حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کو بھجوایا۔ اسی وقت سے مسجد کے حصول کے لئے کوشش شروع ہو گئی۔ چنانچہ 1924ء میں مسجد فضل کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعودؓ نے ہندوستان سے انگلستان تشریف لا کر خصوصی دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے رکھا اور یہ اتنی بڑی خبر تھی کہ سارے انگلستان اور یورپ کے بڑے بڑے سب اخبارات نے اسے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا کیونکہ اس ذریعہ سے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی ایک بہت مؤثر مہم کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اس قدر برکت دی کہ آج برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی 33 مساجد میں نمازیں ادا ہو رہی ہیں اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ ان مقامات کے نام درج ذیل ہیں۔ بریکٹ میں وہ سال ہے جب جگہ حاصل کی گئی:

1۔ مسجد فضل لندن۔1924ء
2۔ مشن ہاؤس و مرکز نماز گلاسگو ایسٹ۔ 1987ء
3۔ دارالسلام ساؤتھال۔1980ء
4۔ بیت الحمد بریڈفورڈ۔1980ء
5۔ بیت الصمد ہڈرزفیلڈ۔1980ء
6۔ ناصر ہال جلنگھم۔1982ء
7۔ بیت الاسلام اسلام آباد ٹلفورڈ۔1984ء
8۔ بیت الاحد والتھم سٹو۔1984ء
9۔ بیت الشکور آکسفورڈ۔1988ء
10۔ بیت الرحمٰن گلاسگو۔1988ء
11۔ بیت النور ہنسلو۔1989ء
12۔ دارالامان مانچسٹر۔1991ء
13۔ بیت السبحان کرائیڈن۔1993ء
14۔ بیت الاکرام لیسٹر۔1993ء
15۔ بیت الفتوح مورڈن (مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد۔1996ء۔ باقاعدہ افتتاح 2003ء
16۔ بیت المعید کیمبرج۔1997ء
17۔ دارالبرکات برمنگھم۔ 1998ء۔ باقاعدہ افتتاح 2004ء
18۔ بیت النور ٹوٹنگ۔1998ء
19۔ مسجد المہدی بریڈفورڈ۔ 2000ء۔ باقاعدہ افتتاح 2008ء
20۔ بیت الاسلام سکنتھورپ۔ 2002ء۔ باقاعدہ افتتاح 2004ء
21۔ مسجد ناصر ہارٹلے پول۔2003ء۔ باقاعدہ افتتاح 2005ء
22۔ بیت الکریم جامعہ احمدیہ کولیرزوڈ۔2004ء
23۔ بیت العافیت شیفیلڈ۔ 2006ء۔ باقاعدہ افتتاح 2008ء
24۔ بیت الھادی واٹفورڈ۔2007ء
25۔ بیت الاحسان لیمنگٹن سپا۔ 2007ء۔ باقاعدہ افتتاح 2008ء
26۔ بیت التوحید ہڈرزفیلڈ۔2008ء
27۔ بیت الحلیم کیتھلے۔2009ء
28۔ بیت الاحد ایسٹ ہیم۔2009ء
29۔ بیت الامن ہیز۔2009ء۔ باقاعدہ افتتاح 2012ء
30۔ بیت العطاء ولورہیمپٹن۔ 2010ء۔ باقاعدہ افتتاح 2012ء
31۔ بیت المقیت والسال۔ 2011ء۔ باقاعدہ سنگ بنیاد 2012ء
32۔ مسجد طاہر کیٹفورڈ۔ 2011ء ۔ باقاعدہ افتتاح 2012ء
33۔ بیت الواحد فیلتھم۔ 2011ء ۔ باقاعدہ افتتاح 2012ء
34۔ بیت الغفور ہیلزاوون برمنگھم۔ 2011ء۔ باقاعدہ افتتاح 2012ء

(معلومات بشکریہ شعبہ جائیداد یوکے جماعت)

مندرجہ بالا مساجد میں سے 15 مساجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک اور خصوصی دعاؤں کے ساتھ فرمایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

عشق میں جو فنا نہیں ہوتے　　صاحبانِ بقا نہیں ہوتے
تحفۂ فقر دین ہے اس کی　　مرتبے یوں عطا نہیں ہوتے
عملِ صالح کلید ہے یارو　　ورنہ دَر اُس کے وا نہیں ہوتے
دل ہو یک سُو تو کر ادا سجدے　　ورنہ آنسو رسا نہیں ہوتے
مانگتے ہیں تجھی سے تیری رضا　　غیر کے ہم گدا نہیں ہوتے
جن کے دل میں ہوں صاحبِ لولاکؐ　　تیر اُن کے خطا نہیں ہوتے
کیسے آدم وہ پھول کِھل جائیں　　جن پہ دستِ صبا نہیں ہوتے

(آدم چغتائی۔ برمنگھم)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

(بقیہ از صفحہ نمبر 2)

"خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے، ایسا ہی اَب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا"۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 381-380)

پس ہر احمدی اس یقین سے پُر ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا ہے اور فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے۔ اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی نئی منازل کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اس لئے مایوسی کی اور پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ جلسہ کے دنوں میں تو دعاؤں کی توفیق ملتی رہی، جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا۔ دعاؤں پر توجہ دیتے ہوئے گھروں میں جائیں۔ عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ رہے۔ ثابت قدمی دکھاتے رہیں۔ ان تمام نومبائعین سے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے ثباتِ قدم کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ مخالفتوں کے باوجود زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے والے بنیں تو اب اس امام کی بیعت میں آکر اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں اور کبھی اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دیں۔ دنیا کا کوئی خوف اور کوئی لالچ آپ کو اپنے عہدِ بیعت سے ہٹانے والا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں نومبائعین کی تعداد اب پرانے احمدیوں کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اس حاضری سے بھی ظاہر ہے۔ پچیس ہزار کی تعداد میں سے گیارہ ہزار نومبائعین ہیں۔ ساڑھے چار ہزار پاکستانی اور غریب الگ ہیں۔ سارے آ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے ان نومبائعین سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ پر ذمہ داری بھی بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ ان مخالفتوں میں قربانیاں دیتے ہوئے احمدیت کا پیغام خدا کے حکم کے مطابق اُس کی تسبیح، تحمید اور استغفار کرتے ہوئے پہنچاتے رہیں گے اور اپنی اصلاح بھی کرتے رہیں گے۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرتے چلے جائیں گے، مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے اور دوسروں کے لئے بھی نمونہ بنیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی جنہوں نے ابھی تک احمدیت قبول نہیں کی، اُنہیں بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کا باعث بنیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جوبلی سال کے جلسہ میں آپ کی حاضری ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہوگی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت شاملِ حال ہو تو دشمن کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اس لئے آپ پورے یقین سے اس وعدے کے پورا ہونے پر ایمان رکھیں کہ اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ یہ تھوڑی سی تکلیفیں یا کچھ نقصان ضرور رنگ لائیں گے۔ جو وہاں شہید ہوئے ہیں، اُن کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کی سو سال سے زائد تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر شہادت ہمیشہ رنگ لائی ہے بلکہ مَیں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ صرف احمدی کا خون ہی نہیں رنگ لاتا بلکہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی تکلیف بھی جس کا بعض دفعہ احساس بھی نہیں ہوتا، اس معمولی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ سلوک فرما رہا ہو تو پھر آپ کو فکر کرنے اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر تکلیف کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفتیں ہوا میں اُڑ جائیں گی اور مخالفتیں کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گے۔

ایک کہانی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک دیو تھا کوئی، جب وہ زخمی ہوتا تھا یا اُس کا خون نیچے گرتا تھا تو جہاں اُس کے خون کا قطرہ گرتا تھا وہاں سے اور دیو پیدا ہو جاتے تھے۔ یہ تو خیر کہانی ہوئی لیکن جماعت کی تاریخ میں ہم دیکھتے آ رہے ہیں کہ خون نکلنا تو دُور کی بات ہے، احمدیوں کو معمولی تکلیفیں پہنچنے پر ہی اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے کہ ایک کی جگہ دس دس دیتا ہے۔ اگر ایک مسجد بند کی تو دس مسجدیں نئی مل گئیں۔ اگر ایک جماعت کو بعض پابندیاں برداشت کرنی پڑیں تو دس آزادی سے اپنے فرائض ادا کرنے والی نئی جماعتیں پیدا ہو گئیں۔ پس ضرورت ہے تو ہمیں اپنی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی۔

پیدائشی اور پرانے احمدی جو ہیں اُن سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ جہاں مَیں گزشتہ سالوں میں ہونے والے احمدیوں کو توجہ دلا رہا ہوں، وہاں آپ بھی اس طرف توجہ رکھیں۔ ان نئے آنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے آپ سے نمونے پکڑنے ہیں۔ پس آپ لوگ میری ان باتوں سے باہر نہیں ہیں۔ آپ لوگ بھی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ حقوق العباد کے معیار بلند کریں۔ ایمان اور ایقان میں ترقی کریں۔ تسبیح و استغفار کی طرف بہت توجہ دیں۔ ورنہ آپ کے کسی فعل سے ٹھوکر کھانے والے نومبائع کی ٹھوکر کھانے کے آپ بھی ذمہ دار ہوں گے اور ذمہ دار ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اُس کے آگے جھکے رہنے والے اور استغفار کرنے والے بنے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل جس امام سے نوازا ہے اور ہمیں اُس کو ماننے والا بنایا ہے، اُس کے ساتھ جو فضل مقدر ہیں اُن سے ہم فیضیاب ہونے والے ہوں۔ ہمارا کوئی فعل ہمیں جماعتی ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھنے سے محروم نہ کر دے۔ پس اگر ہم نے احمدیت کے غلبہ کے دن اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھنے ہیں تو ہر بچے، بوڑھے، عورت، مرد، نو احمدی اور پرانے احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ ایک انقلاب اپنی زندگیوں میں لانا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنا ہوگا۔ آپ نے مختلف جگہوں پر اپنی بعثت کے مقصد کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے جس کا خلاصۃً میں نے شروع میں ذکر کر دیا تھا کہ ان جلسوں کا مقصد کیا ہے؟ وہی آپ کی بعثت کا مقصد ہے تا کہ لوگ جلسوں پر آ کر آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھ سکیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اُس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اُس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں"۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

پس اس اہم نکتہ کو سمجھ لیں کہ خدا سے تعلق جوڑنا ہے۔ ہر احمدی کی زندگی کا مقصد یہی ہے اور جب اپنے پیدا کرنے والے سے سچّا اور پکّا تعلق قائم ہو جائے گا تو پھر دنیا ہزار کوششیں کرے، ہماری ترقی میں ذرا سا بھی روک نہیں پیدا کر سکتی، کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدائے تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ نہ ہو، کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا"۔

(ازالۂ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 547)

اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ آپ کی حمایت میں کھڑا ہوگا۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 632 مع حاشیہ۔ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء)

مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو 1906ء کے ہیں جن میں بڑی خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں جو ہم ماضی میں پورا ہوتے دیکھتے رہے ہیں، جو صرف ایک وقت کے لئے نہیں ہیں بلکہ آپ کے زمانے پر محیط ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا "صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا"۔

(تذکرہ صفحہ 566 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پھر اکتوبر 1906ء کا ایک الہام ہے۔ "فَوْقٌ حَمِیْدٌ" یعنی قابلِ تعریف غلبہ۔ پھر ساتھ ہے "کاذب کا خدا دشمن ہے، وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا"۔

(تذکرہ صفحہ 571 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پھر نومبر 1906ء کا ایک الہام ہے "لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ہی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں "گویا مَیں کسی دوسرے کو تسلّی دیتا ہوں کہ تُو مت ڈر، خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

(تذکرہ صفحہ 575 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تسلّی کے الفاظ مختلف الہاموں میں جہاں آپ کے لئے تھے وہاں جماعت کے لئے بھی تھے اور ہیں۔ ان سے اگر حصہ لینا ہے تو ہمیں اپنے اعمال کی درستی کرنی ہوگی تا کہ اُن فضلوں کے اور اُن انعاموں کے وارث بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمائے ہیں۔

پس مَیں آخر میں پھر آپ لوگوں سے کہتا ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے روحانی ماحول میں شامل ہونے کا موقع دیا ہے کہ اس نعمت کے شکرانے کے طور پر اپنی زندگیوں میں مستقل پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بن جائیں۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اس دفعہ بڑی بھاری تعداد میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ قادیان کے جلسہ میں شامل ہوں اور حکومتِ ہند نے اُن کو بڑی فراخی سے ویزے دیئے۔ اللہ اُن کو بھی جزا دے۔ تو پاکستان کے یہ احمدی جو شامل ہونے والے ہیں ان میں سے بہت سوں کی قادیان جلسہ پر جانے اور روحانی ماحول سے فیض اُٹھانے کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں کو خوب دعائیں کرنے کا موقع ملا ہوگا اور جب تک آپ وہاں رہیں گے یہ موقع ملتا رہے گا۔ پس بقیہ دنوں سے بھی خوب فائدہ اُٹھائیں۔ مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، بیت الفکر، بیت الدعا وغیرہ اور جو دوسری جگہیں ہیں، ہر جگہ کو اپنے آنسوؤں سے تر کر دیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدے کئے ہیں اُن جگہوں پر جا کر سجدے کریں اور گڑگڑائیں اور روئیں۔ آپ لوگ جن پر پاکستان میں پابندیاں ہیں۔ جن پر اللہ کا نام بلند آواز سے پکارنے پر پابندیاں ہیں۔ اسلامی شعائر کو اختیار کرنے پر، اپنے جلسے منعقد کرنے پر پابندیاں ہیں۔ یقیناً آپ کے جذبات کی کیفیت ناقابلِ بیان ہوگی۔ اس کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنسوؤں ہچکیوں کی صورت میں اس عجز کے ساتھ پیش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے وہ قبولیت کا درجہ پا کر لوٹیں اور ہم اُن خوشخبریوں کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھیں جو مسیح الزمان نے ان سجدہ گاہوں میں دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے پائی تھیں۔ جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں کہ اس یقین پر تو ہم قائم ہیں کہ احمدیت نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق غلبہ پانا ہے۔ لیکن ہم اللہ کے حضور یہ عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرماتے ہوئے محض اور محض اپنے رحم اور فضل سے ان فتوحات کے نظارے ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھا دے۔ ہمارے راستوں کی روکیں دور ہو جائیں۔ پاکستان میں بھی وہ دن جلد آئیں جب یہ کھوئی ہوئی رونقیں دوبارہ لوٹیں اور پاکستانی احمدی بھی آزادی سے اپنی روح کی تسکین کے سامان کر سکیں۔ احمدی کی اپنے وطن کے لئے دعا ہی ہے جس نے ملک کی تقدیر بدلنی ہے۔ وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے دعا کریں۔ اور پھر انسانیت سے محبت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ دنیا کی تقدیر بدلنے کے لئے دعائیں کریں اور اپنے عمل سے پاک نمونے قائم کریں۔ یہ دعا کریں اور تڑپ تڑپ کر دعا کریں کہ خلافت سے دُوری کا جو درد پاکستانی احمدیوں کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرما کر اُسے راحت میں بدل دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے۔ آمین۔

اب مَیں آخر میں چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعائیہ الفاظ دہراتا ہوں۔

اے اللہ! ہر وہ شخص جس نے تیری رضا حاصل کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کے لئے سفر اختیار کیا، تُو اُن کے ساتھ ہو اور اُنہیں اجرِ عظیم بخش۔ اور ان پر رحم کر اور ان کے مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کر۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُنہیں اُٹھا جن پر تیرا فضل اور رحم ہوا۔ اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک طاقت اور قوت تجھی کو ہے۔ آمین، ثم آمین۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

قادیان کی جو حاضری آئی ہے، پہلے مَیں مختصراً بتا چکا ہوں۔ تقریباً پچیس ہزار لوگ اس وقت جلسہ میں شامل ہیں اور اچھی خبریں وغیرہ دی جا رہی ہیں۔ اب ہم دعا کریں گے۔ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم نشانات پر مشتمل

چالیس اجتماعات

تحریر: مکرم مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی (مرحوم)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''انجام آتھم'' مطبوعہ 1896ء میں جب یہ اعلان کر دیا کہ مَیں نے تہیّہ کر لیا ہے کہ اب مولویوں سے بحث مناظرہ ان توضیحات کے بعد بند کردوں گا تو پیر مہر علی صاحب گولڑوی نے لاہور سے اشتہار میں حضور کو مباحثہ کی دعوت دے دی۔ مطلب یہ تھا کہ اگر آپ مباحثہ کریں گے تو وعدہ خلافی کے مرتکب قرار پائیں گے۔ اگر نہ کریں گے تو ہم کہہ سکیں گے کہ مرزا صاحب مباحثہ سے گریز کر گئے اور بھاگ گئے۔ تب حضرت اقدس نے پیر صاحب کو مخاطب کر کے ایک اشتہار دیا کہ اولیاء اللہ کو خدا تعالیٰ علم قرآن سے مشرف کرتا ہے۔ مَیں اور آپ دونوں اپنی اپنی جگہ سورۃ فاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی تفسیر لکھ کر 70 دن کے اندر اندر شائع کریں اس سے میرا وعدہ بھی قائم رہے گا اور دنیا کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ خدا کا مقرب کون ہے جس کو اس نے علم قرآن سے مزیّن کیا ہے۔ آپ نے 15/دسمبر 1900ء کو ایک تفصیلی اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اور دیگر تمام علماء خواہ الگ الگ یا مِل کر 15/دسمبر 1900ء سے ستّر دن (70) دن تک یعنی 25/فروری 1901ء تک سورۃ فاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی تفسیر شائع کریں تو مَیں پانسو روپیہ نقد بلا توقف ان کی نذر کروں گا۔

(اشتہار 15دسمبر 1900ء)

اس عربی تفسیر کی تالیف میں حضرت اقدس کو دن رات بڑی محنت سے کام کرنا پڑا اور متواتر دو ماہ نمازیں جمع کرنا پڑیں تو بعض مخالفوں نے اعتراض کیا۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ:

''یہ لوگ جمع بین الصلوٰتین پر روتے ہیں حالانکہ مسیح کی قسمت میں بہت سے اجتماعات رکھے ہیں''۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 79 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے مجھے ایسے اجتماعات کے جمع کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ کیونکہ یہ حضور کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہیں۔ چنانچہ مَیں نے اس رسالہ کو مرتب کرنا شروع کیا تا کہ سعید فطرت اصحاب کو ہدایت حاصل ہو اور ماننے والوں کا ایمان ترقی کرے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

1۔ جمع بین الصلوٰتین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی مسیح موعودؑ کے زمانہ کے لئے یہ بھی ایک پیشگوئی فرما رکھی ہے کہ ان کے وقت میں بعض دینی ضروریات کے مواقع پر نمازیں جمع کی جائیں گی۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

''تُجْمَعُ لَهُ الصَّلوٰةُ''، ''جُمِعَ لَهُ الصَّلَوَاتُ'' کہ ان کے لئے نمازیں جمع کی جائیں گی۔

(آثار القیامة فی حجج الکرامة از نواب محمد صدیق حسن خان فصل 2 دربیان وقت نزول عیسیٰ...... صفحہ 429 مطبع شاہجہانی واقع بھوپال)

یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی بار اس وقت پورا ہوا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی صاحب کو سورۃ فاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی میں تفسیر 70 دن میں لکھ کر شائع کرنے کا اشتہار دیا کہ 15/دسمبر 1900ء سے لے کر 25/فروری 1901ء تک وہ بھی تفسیر عربی میں لکھ کر شائع کریں اور میں بھی۔ اگر وہ سارے علماء مل کر یا الگ الگ ایسی تفسیر شائع کر دیں تو مَیں ان کو 500 روپیہ نذرانہ پیش کروں گا۔ حضور کو دن رات اس تفسیر کے کام کی وجہ سے دو ماہ تک نمازیں جمع کر کے پڑھنا پڑیں۔ اس سلسلہ میں کسی دوست کے سفر میں قصر نماز کا ذکر آ گیا تو حضور نے فرمایا:

''جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔ اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔ دیکھو ہم بھی رخصتوں پر عمل کرتے ہیں۔ نمازوں کو جمع کرتے ہوئے کوئی دو ماہ سے زیادہ ہوگئے ہیں۔ بہ سبب بیماری کے اور تفسیر سورۂ فاتحہ کے لکھنے میں بہت مصروفیت کے ایسا ہو رہا ہے اور ان نمازوں کے جمع کرنے میں تُجْمَعُ لَهُ الصَّلوٰة کی حدیث بھی پوری ہو رہی ہے کہ مسیح کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعودؑ نماز کے وقت پیش امام نہ ہوگا بلکہ کوئی اَور ہوگا اور وہ پیش امام مسیح کی خاطر نمازیں جمع کرائے گا۔ سو اب ایسا ہی ہوتا ہے...... خدا تعالیٰ نے ایسے ہی اسباب پیدا کر دیئے کہ اتنے عرصہ سے نمازیں جمع ہو رہی ہیں ورنہ ایک دو دن کے لئے یہ بات ہوتی تو کوئی نشان نہ ہوتا۔ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ لفظ اور حرف حرف کی تعظیم کرتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 446 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت جو ہم نمازیں جمع کرتے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی تفہیم، القا اور الہام کے بدُوں نہیں کرتا۔ بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ میں ظاہر نہیں کرتا مگر اکثر ظاہر ہوتے ہیں۔ جہاں تک خدا تعالیٰ نے مجھ پر اس جمع صلوٰتین کے متعلق ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے تُجْمَعُ لَهُ الصَّلوٰةُ کی بھی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تھی جو اب پوری ہو رہی ہے۔...... یہ پیشگوئی جو اس حدیث تُجْمَعُ لَهُ الصَّلوٰةُ میں کی گئی ہے یہ مسیح موعود اور مہدی کی ایک علامت ہے۔ یعنی وہ ایسی دینی خدمات اور کاموں میں مصروف ہوگا کہ اس کے لئے نماز جمع کی جاوے گی۔ اب یہ علامت جبکہ پوری ہوگئی اور ایسے واقعات پیش آ گئے پھر اس کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 46-45 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح فرماتے ہیں کہ: ''یہ دوہرا نشان ہے۔ ایک طرف ہماری صداقت کے لئے کیونکہ ہمارے لئے یہ نشان رکھا گیا تھا۔ دوسری طرف خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ آپ کی فرمائی ہوئی پیشگوئی پوری ہوئی۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 274 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

2۔ مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز و خاکہ ہیں

سورۃ الجمعة میں خدا نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ ''الْاُمِّيّٖن'' میں یعنی اُمّیوں میں مبعوث فرمایا گیا اور دوسری بار ''آخَرِيْنَ مِنْهُمْ'' میں حضور کو مبعوث کیا جائے گا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی طور پر دوبارہ ''آخَرِيْنَ'' میں تشریف فرما ہوں گے جبکہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو آنے والا ان فارسیوں (سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا) میں سے آئے گا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعة باب قولہ وآخرین منہم ......حدیث نمبر 4897)

اور ایک اور حدیث میں فرمایا ''كَاَنَّنَا وَاحِدٌ'' کہ مَیں اور مسیح موعود گویا ایک ہی ہیں۔''

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری از علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی کتاب بدء الخلق باب واذکر فی الکتاب مریم جلد5 صفحہ 335 مطبع منشی نول کشور لکھنؤ)

اسی لئے حضرت شاہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ: مسیح موعود کا نزول اسم جامع محمدی کی شرح اور تفصیل ہے اور اس کی نقل اور خاکہ ہے۔

(ماخوذ از الخیر الکثیر از شاہ ولی اللہ مترجم عبید اللہ سندھی صفحہ 99 مکی دارالکتب لاہور 1997ء)

پس یہ بھی ایک اجتماع ہے کہ امام مہدی مسیح موعودؑ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا گیا جیسا کہ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ:

''هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لَاوُجُوْدُ عَبْدِالْقَادِر۔'' یعنی یہ وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے نہ کہ عبد القادر کا۔ اس کلام فیض التیام سے ثابت ہوا کہ غوث الاعظم کی ذات رسول کی ذات میں فنا تھی۔''

(گلدستہ کرامت از غلام سرور صفحہ 9 مطبع مفید عام سیالکوٹ)

مصنّف کتاب آگے جا کر لکھتے ہیں۔

جناب محی الدین کو جس نے دیکھا مصطفیٰ دیکھا
زیارت مصطفیٰ کی جس نے کی اس نے خدا دیکھا

(گلدستہ کرامت از غلام سرور صفحہ 16 مطبع مفید عام سیالکوٹ)

سو بعینہٖ حضرت مسیح موعود کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں فنا تھی۔ اسی لئے فرمایا۔

''وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے''

(قادیان کے آریہ اور ہم روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 456)

اور فرمایا: ''مَنْ فَرَّقَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰى'' یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔'

(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

اور فرمایا کہ: ''وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) بھی ایک جمع ہی ہے۔ کیونکہ اول اور آخر کو ملایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان جمع ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض کی زندگی پر دلیل اور گواہ ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 49 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی بذریعہ الہام الٰہی ایک پیشگوئی کا ذکر بالفاظ ذیل فرماتے ہیں:

''مَیں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں (رسائی پا کر اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا اور وہ ذات ''احد'' جلّ سلطانہ کا مظہر بن جائے گی۔''

(مبدا و معاد از حضرت مجدد الف ثانی صفحہ 205 مترجم سید زوار حسین شاہ ادارہ مجددیہ کراچی 1984ء)

3۔ مسیح موعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور طرح روحانی اتحاد

''يُدْفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ'' (حدیث)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے حق میں فرماتے ہیں ''فَيُدْفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ''۔ کہ مسیح موعود میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الثالث صفحہ 480 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

یہ ظاہری لحاظ سے تو ممکن نہیں کیونکہ:

اوّل: حضرت مسیح ناصریؑ بموجب حدیث 120 سال کی عمر میں فوت ہو چکے ہیں۔

(جامع البیان از ابوجعفر محمد بن جریر طبری جلد3 صفحہ 309 تفسیر سورۃ آل عمران آیت نمبر 43 دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

اور قرآن کریم بھی حضرت مریم اور ابن مریم علیہما السلام کے لئے فرماتا ہے كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَام (المائدہ:76) کہ دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے۔ یعنی اب نہیں کھاتے کیونکہ وفات پا چکے ہیں۔

دوم: کوئی باغیرت مسلمان یہ بے ادبی نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کھودے اور اس میں حضرت مسیح ناصری کو دفن کرے۔

سوم: الفاظ حدیث ظاہری یہ بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان مدفون ہیں ''فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الثالث صفحہ 480 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

کہ مَیں اور عیسیٰ بن مریم قیامت کو ایک ہی قبر سے ابوبکر و عمر کے درمیان سے کھڑے ہوں گے۔ حالانکہ یہ ترتیب واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ روضہ نبویؐ میں 1۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 2۔ حضرت ابوبکرؓ 3۔ حضرت عمرؓ اس ترتیب سے دفن ہیں ملاحظہ ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین الفصل الثانی صفحہ 515 حاشیہ نمبر1، باب دفن المیت الفصل الاول صفحہ 148 حاشیہ نمبر3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

(ماثبت بالسنة فی ایام السنة از شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ذکر دفنہ وکیفیة قبرہ ﷺ صفحہ 58 مطبع محمدی لاہور)

یعنی درمیان میں حضرت ابوبکر ہیں نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اصل بات یہ ہے جس کی طرف حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے توجہ دلائی ہے کہ:

''اگر اس حدیث کو جو نصوص بیّنہ کے مخالف صریح پڑی ہوئی ہے صحیح بھی مان لیں...... اور نیز قرائن قویہ کی وجہ سے بفرض صحت اس کو ایک استعارہ تسلیم کر کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ ایک اشارہ معیّت اور اتحاد کی طرف ہے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 352-351)

پھر فرمایا کہ: ''لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ مسیح وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا۔ لیکن وہ اس بے ادبی کو نہیں سمجھتے تھے کہ ایسے نالائق اور بے ادب کون آدمی ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھودیں گے اور یہ کس قدر لغو حرکت ہے کہ رسول مقبول کی قبر کھودی جاوے اور پاک نبی کی ہڈیاں لوگوں کو دکھائی جاویں۔ بلکہ یہ معیّت روحانی کی طرف اشارہ ہے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 478)

پس ''يُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ'' کی حدیث میں بھی مسیح موعود کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی معیّت اور اجتماع کے نشان کا ذکر ہے۔

4۔سب رسولوں کا اجتماع

قرآن کریم میں ہے وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (المرسلت:12) کہ جب سب رسول ایک وقت جمع کئے جائیں گے۔اور حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب نبیوں کو نماز پڑھانا بھی اس طرف اشارہ ہے کہ سب نبیوں کا قائمقام آپ کا مطیع اور اُمّتی نبی آئے گا۔ سو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ اجتماع بھی کر دیا ہے۔جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’میری نسبت براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں یہ بھی فرمایا جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ۔یعنی رسول خدا تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے پیرائیوں میں۔اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اِس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 116)

پس یہ اجتماع بھی غیر معمولی ہے۔

5۔کسوف وخسوف کا اجتماع

قرآن کریم نے ’’وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیامۃ:10) میں چاند سورج کو بذریعہ گرہن جمع کئے جانے کی خبر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل یوں فرمائی کہ: (1) جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ (2) لوگ ان کی مخالفت میں کفر کے فتوے صادر کریں گے۔(3) تب ماہ رمضان میں (4) بطور گواہ خدا تعالیٰ چاند کو اس کے گرہن کی راتوں (13-14-15) میں سے پہلی یعنی 13 تاریخ کو گرہن لگائے گا اور (5) سورج کو اس کے گرہن کی تواریخ (27-28-29) میں سے درمیانی تاریخ یعنی 28 کو گرہن لگائے گا کہ سچا مہدی آ گیا ہے۔

(سنن الدار قطنی جلد اول جزو ثانی صفحہ 51 کتاب العیدین باب صفۃ صلاۃ الخسوف والکسوف وھیئتھما حدیث 1777 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003)

اس پیشگوئی کی تفصیل لاہور کی ممتاز کمپنی اُردو بازار کشمیری کی شائع کردہ کتاب ’’احوال الآخرت‘‘ مطبوعہ 1316ھ صفحہ 50-51 سے ملاحظہ فرماویں جو مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب بھیروی نے لکھی اور وہ پنجابی شعروں میں یوں ہے ؎

چن سورج نوں گرہن لگے گا وچہ رمضان مہینے
ظاہر جدوں محمد مہدی ہوسی وچہ زمینے
ایہہ خاص علامت مہدی والی پاک نبی فرمائی
وچہ حدیثاں سرور عالم پہلوں خبر سنائی
تیراں سو یاراں سنہ وچہ ایہہ بھی ہو گئی پوری
گرہن لگا چن سورج تائیں جیونکر امر حضوری
جس دن تھیں چن سورج تائیں خالق پاک اوپایا
ایسا واقعہ ڈیکھن اندر اگے کدی نہ آیا
واہ سبحان اللہ کیا رتبہ پاک حبیب خدائی
تیراں سو برساں جس اگدوں پیشگوئی فرمائی
تیرھویں چن اٹھیویں سورج لگن گرہن دوہاں نوں
ایہہ تاریخاں سرور عالم خود کہہ گئے اساں نوں
ماہ رمضان مہینے اندر ایہہ سب واقعہ ہوسی
جدوں امام محمد مہدی ظاہر اوٹھ کھلوسی

(احوال الآخرت از حاجی دلپذیر صفحہ 50-51 ابتداء آثار قیامت کبریٰ......مطبوعہ لاہور)

یہ چاند اور سورج کے ماہ رمضان میں 13 اور 28 تاریخ کو 1311ھ یعنی 1894ء میں گرہن کے اجتماع اور نبوی پیشگوئی کا ذکر کر کے حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ:

’کسوف وخسوف کا اجتماع ہوا۔یہ بھی میرا ہی نشان تھا۔‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 49 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

سچ فرمایا ؎

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 127)

6۔حضرت آدمؑ کی طرح جلال اور جمال میں اجتماع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’میرا نام اس نے آدم بھی رکھا ہے اور آدم کے لئے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کو مَیں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا یعنی جلالی اور جمالی رنگ دونوں اس میں رکھے۔اس لئے اس جگہ بھی جلال اور جمال کا اجتماع کر کے دکھا دیا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 50 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

7۔حضرت آدمؑ سے بروز جمعہ پیدائش میں اجتماع

لکھا ہے ’’یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ‘‘۔

(مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ 381 زیر مادہ ’جمع‘ مکتبۃ دار الایمان سعودی عرب 1994ء)

کہ حضرت آدمؑ بروز جمعہ پیدا ہوئے تھے۔حضرت مسیح موعودؑ کا حضرت آدمؑ سے یہ بھی اجتماع ہے جیسا کہ فرماتے ہیں:

’’یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد17 صفحہ 281 حاشیہ)

8۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہؓ سے توام پیدائش میں اجتماع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہؓ اور پھوپھی حضرت اُمیمہ توام پیدا ہوئے تھے۔’’اُمَیْمَۃُ وَھِیَ تَوَامَۃُ وَالِدِ الرَّسُوْلِ اَیْ کَانَتْ مَعَہٗ فِیْ بَطْنٍ وَاحِدٍ۔‘‘

(لُباب الخیار فی سیرۃ المختار از شیخ مصطفی غلاینی مصری صفحہ 120 ذکر عمامۃ بنات عبد المطلب مطبع المصباح بیروت 1929ء)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ اور حضور کی پھوپھی حضرت اُمیمہ دونوں بہن بھائی توام پیدا ہوئے تھے۔ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش توام ہوئی اور آپ کے ساتھ بھی لڑکی پیدا ہوئی۔آپ خود فرماتے ہیں کہ:

’’اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام مَیں پیدا ہوا۔اول لڑکی اور بعدہٗ مَیں پیدا ہوا۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 35)

کیا یہ اجتماع نشان الٰہی نہیں؟

9۔توام پیدائش کی پیشگوئی در پیشگوئی کا اجتماع

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے ایک پیشگوئی ”فصوص الحکم“ قص شیث میں یہ کی ہے جس کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی حجج الکرامۃ صفحہ 459-458 میں نقل کیا ہے۔ان دونوں میں عربی اور فارسی عبارت کا بیان یوں ہے کہ:

’’کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا (یعنی وہ عجم میں سے ہوگا نہ کہ عرب میں سے) اور اس کو وہ علوم اور اسرار دئے جائیں گے جو شیثؑ کو دیئے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا یعنی دختر پہلے پیدا ہوگی پھر وہ پیدا ہوگا۔‘‘

(آثار القیامۃ فی حجج الکرامۃ از نواب محمد صدیق حسن خان باب یازدہم در بیان دخان وریح......فصل اول صفحہ 459-458 مطبع شاہجہانی واقع بھوپال)

سو اس میں دو پیشگوئیاں اور اجتماع بتائے گئے ہیں۔ اوّل کہ وہ موعود توام پیدا ہوگا اور ویسا کامل انسان اس کے بعد میں پیدا نہ ہوگا۔اور دوم یہ کہ بہن ساتھ پیدا ہوگی جو پہلے ہوگی اور وہ بعد میں پیدا ہوگا۔سو یہاں ایسا ہی خدا نے پورا کر دکھایا۔جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

1۔’’حضرت محی الدین ابن عربیؒ لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء سینی الاصل ہوگا یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام مَیں پیدا ہوا۔اول لڑکی اور بعدہٗ مَیں پیدا ہوا۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 35)

2۔’’میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی۔‘‘

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 483)

3۔’’اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ایک اور جمع کی بھی خبر رکھی ہے جس کی خدا نے مجھے اطلاع دی اور وہ یہ ہے کہ میری پیدائش میں میرے ساتھ ایک لڑکی بھی اس نے رکھی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 50 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ اجتماع بھی اہل بصیرت کے لئے بڑا نشان ہے۔

10۔قومیت اور نسب میں جمع

پھر حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ:

’’قومیت اور نسب میں بھی ایک جمع رکھی اور وہ یہ کہ ہماری ایک دادی سیدہ تھی اور دادا صاحب اہل فارس تھے۔اب بھی خدا نے اس قسم کی جمع ہمارے گھر میں رکھی کہ ایک صحیح النسب سیدہ میرے نکاح میں آئی......اب غور تو کرو کہ خدا نے کس قدر اجتماع یہاں رکھے ہوئے ہیں۔ان تمام جمعوں کو خدا نے مصلحتِ عظیمہ کے لئے جمع کیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 50 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

11۔ذوالقرنین۔یعنی کئی صدیوں کا اجتماع

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مسیح موعود بھی ذوالقرنین ہے کیونکہ قَرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں...... چنانچہ میرا وجود اسی طرح پر ہے۔میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ ہجری ہیں خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی اس طور پر اپنا ظہور کیا ہے کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے۔صرف کسی ایک صدی تک میری پیدائش اور ظہور ختم نہیں ہوئے۔غرض جہاں تک مجھے علم ہے میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔پس ان معنوں سے مَیں ذوالقرنین ہوں۔‘‘

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد20 صفحہ 199 حاشیہ)

حدیث کے لئے دیکھیں ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ 36۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا کہ اللہ تعالیٰ چودھویں رات کے چاند کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے...... میں بھی مسیح موعود کا نام ذوالقرنین ہوا۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم الفصل الثانی صفحہ 36 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے ایک کتاب ’’نورالدین‘‘ نام میں صفحہ 202 پر اس وقت کے 32 سمت درج کر کے ثابت کیا کہ حضور نے ان تمام صدیوں (سمتوں) کی دو دو صدیاں پائی ہیں۔سو یہ اجتماع بھی جو ’’ذوالقرنین‘‘ ثابت کرتا ہے بڑا خدائی نشان ہے ؎

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم۔روحانی خزائن جلد20 صفحہ 449)

12۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سولہ مشابہتوں کا اجتماع

چونکہ خدا نے پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل بنا کر مبعوث کیا اس لئے ان دونوں میں خدا نے تقریباً سولہ امور میں مشابہت رکھ دی جن کی تفصیل حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ’’تذکرۃ الشہادتین‘‘ صفحہ 31 تا 35 میں موجود ہے اس لئے آپ نے ان کا مفصّل ذکر کر کے فرمایا کہ:

’’یہ سولہ مشابہتیں ہیں جو مجھ میں اور مسیح میں ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو مجھ میں اور مسیح ابن مریم میں اس قدر مشابہت ہرگز نہ ہوتی‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 35)

سو یہ اجتماع بھی دونوں میں ایمان افزا نشان ہے۔

13۔مسیح اور مہدی دو نہیں ایک ہی وجود ہے

عوام میں یہ غلط خیال مروّج تھا کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے امام مہدی تو امت میں سے ہوں گے مگر مسیحؑ آسمان سے نازل ہوں گے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے فرمایا تھا کہ جب مسلمان یہود صفت ہوں گے (مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ 38 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی) تو ان میں سے مسیح صفت امام مہدی ہو کر آ جائے گا۔’’اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ‘‘ اور ’’فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام حدیث نمبر 3449)

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی ابن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا......حدیث نمبر 394)

یعنی نہ یہودی باہر سے آئیں گے نہ مسیحؑ باہر سے آئے گا۔کیونکہ از روئے قرآن مسیح ناصریؑ اور ان کی والدہ مریم خدا نہ تھے کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَام (المائدہ:76)۔اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔اب نہیں کھاتے کیونکہ فوت ہو گئے ہیں اور بموجب حدیث ’’اگر موسیٰ وعیسیٰ دونوں زندہ ہوتے تو میری پیروی کے سوا چارہ نہ تھا۔‘‘

(تفسیر ابن کثیر جلد2 صفحہ 59 تفسیر سورۃ آل عمران زیر آیت 83 دار لکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

اور یہ بھی صاف مسلمانوں کی ہی غلطی کے ازالہ کے لئے فرمایا کہ ’’لَا مَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی۔‘‘

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن باب شدۃ الزمان حدیث نمبر 4039)

کہ مہدی بجز عیسیٰ کے کوئی نہیں۔

اور فرمایا ’’ یُوْشَکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی

(المکتوبات الربانیہ جلد دوم صفحہ 81 المکتوب الثامن والستون والمائتان..........دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

کہ میری امت کے نیک علماء اسرائیلی نبیوں کا سا مقام رکھیں گے۔ تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام موسیٰ وعیسیٰ جیسا مقام رکھتے ہیں تو مسیح کی آمد کی یہاں کیا ضرورت باقی رہ گئی؟۔ کیا حضرت بایزید بسطامی ولی نے خود کو موسیٰ وعیسیٰ نہیں فرمایا۔ (تذکرۃ الاولیاء (فارسی) ذکر بایزید بسطامی صفحہ 160 چاپ احمدی نابستان 1370 ہجری) اور حضرت فضیل بن عیاضؒ نے بھی موسیٰ وعیسیٰ کا مقام نہیں پایا۔ (فوائد فریدیہ اردو ترجمہ از فقیر معینی شاہ جمالی صفحہ 72 مکتبہ معین الادب ڈیرہ غازیخان) اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے ''عیسیٰ ثانی'' ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ (دیوان خواجہ اجمیری صفحہ 49)۔ اسی لئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے حدیث ''لَا مَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی'' کی بابت فرمایا کہ:

''مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ میرا مذہب میرا ہی ایجاد کردہ مذہب نہیں بلکہ خود یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ اہل کشف یا اہل الہام لوگ محدثین کی تنقید حدیث کے محتاج اور پابند نہیں ہوتے۔ خود مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ میں اس مضمون پر بڑی بحث کی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 45 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

14۔ مسیح ومہدی کا مجدّد اور اُمّتی نبی کا اجتماع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح مہدی ومسیح کا ایک وجود ہونا فرمایا۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے کو ''نَبِیُّ اللّٰہ'' چار بار فرما کر اس کا نبی ہونا۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ حدیث 7373)

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی ابن مریم......حدیث نمبر 4075)

(مشکوٰۃ المصابیح باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال الفصل الاول صفحہ 474 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

اور چودھویں صدی کے چاند کی طرح بڑا مجدّد (بدر) بھی فرمایا۔ چنانچہ صدیق حسن خان صاحب نے امام مہدی کو اپنی صدی کا مجدد لکھا ہے۔

(غنیۃ القاری ترجمہ ثلاثیات بخاری از نواب محمد صدیق حسن خان صفحہ 41 مطبع صدیقی لاہور)

اور محدثین نے بھی مسیح آنے والے کو ''مجدّد'' تسلیم کیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الفتن باب فی ذکر المہدی جلد دوم صفحہ 238 حاشیہ نمبر 2۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علاوہ ازیں حدیث میں ان کو ''خلیفۃ اللّٰہ'' کے لفظوں سے بھی یاد فرمایا گیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر 4084)

خلاصہ یہ کہ امام مہدی کو مجدد آخر الزمان، مسیح موعود، خلیفۃ اللہ اور ''نبی اللہ'' یعنی اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسی ابن مریم علیہما السلام حدیث نمبر 3449، صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی ابن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا...... حدیث نمبر 394) کہہ کر ان کو نبی بھی بنا دیا گیا ہے۔

یہ اجتماع بھی شاندار اجتماع ہے۔

15۔ جلسوں کا اجتماع

جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ ماموریت کے بعد اپنی جماعت کی تعلیم وتربیت اور علمی ترقی اور باہمی میل ملاپ کے لئے سالانہ جلسہ کی دسمبر 1891ء میں بنیاد رکھی تو بعض غیر از جماعت لوگوں نے ایک مولوی رحیم بخش نامی سے جو لاہور میں چینیانوالی مسجد کے امام تھے فتویٰ پوچھا کہ اس قسم کے جلسے میں روز معین پر دور سے سفر کر کے جانے میں کیا حکم ہے؟ تو مولوی رحیم بخش موصوف نے جواب دیا کہ ایسے جلسہ میں جانا بدعت بلکہ معصیت ہے۔ اور ایسے جلسوں کا تجویز کرنا محدثات میں سے ہے جس کے لئے کتاب اور سنّت میں کوئی شہادت نہیں۔ اور جو شخص اسلام میں ایسا امر پیدا کرے وہ مردود ہے۔

(ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 606 اشتہار 'قیامت کی نشانی')

مگر اس کے بعد تمام مسلمان فرقے کیا مرد اور کیا عورتیں اور حکومت کے ارکان وغیرہ سب آئے دن جلسے کرتے رہتے ہیں۔ یہ اجتماعات بھی حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان ہیں۔

16۔ جمعہ کا اجتماع

ایک وقت تھا جبکہ حنفی مسلمان نماز جمعہ کی شرائط پائی نہ جانے کی وجہ سے جمعہ نہ ادا کرتے تھے۔ جیسا کہ ''ردّ مختار علی الدرّ المختار فی شرح تنویر الابصار میں لکھا ہے:

''ویشترط لصحتھا سبعۃ اشیاء الاول المصر...... کل موضع لہ امیر و قاض یقدر علی اقامۃ الحدود...... والثانی السطان۔''

(ردّ المختار علی الدرّ المختار فی شرح تنویر الابصار از محمد امین باب الجمعۃ صفحہ 589 تا 591 حاشیہ، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، طبع اولیٰ 1399ہجری)

کہ جمعہ کے لئے سات شرائط میں سے اوّل بڑے شہر کا ہونا ہے جہاں امیر اور قاضی ہو جو حدود کا قیام کرنے پر قادر ہو اور دوسرے وہاں بادشاہ ہو۔ یہی مضمون فتاویٰ قاضی خان صفحہ 84 پر بھی ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان جلد اول باب صلاۃ الجمعۃ صفحہ 84 مطبع منشی نول کشور لکھنو)

مگر یہ درست نہ تھا کیونکہ دار قطنی میں ہے: اَلْجُمُعَۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ قَرْیَۃٍ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْھَا اِلَّا اَرْبَعَۃ۔ کہ ہر بستی پر جمعہ واجب ہے خواہ وہاں چار کس افراد ہوں۔

(سنن الدار قطنی جزو 2 صفحہ 7 کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ علیٰ اہل القریۃ حدیث نمبر 1576 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

اس لئے بانی جماعت احمدیہ نے تعلیم اسلام پر عمل کے لئے جمعہ کی نماز لازمی قرار دی اور اب سب چھوٹے بڑے شہروں اور دیہات میں دوسرے مسلمان بھی نماز جمعہ ادا کرتے ہیں بلکہ ایک ایک شہر میں کئی کئی جگہ ہر فرقہ کے لوگ جمعہ پڑھتے ہیں۔ سو یہ اجتماع عظیم بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان ہے۔

17۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (التکویر:6)

یہ قرآنی پیشگوئی کہ وحشی جانوروں کو اکٹھا کیا جائے گا کس طرح اس کا پورا ہونا سب دیکھ رہے ہیں۔ کہیں سرکس کا تماشا اس کا ثبوت پیش کر رہا ہے اور کہیں چڑیا گھروں میں شیر، بکری اور بھیڑیا اور بھیڑیں اکٹھے نظر آتے ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ غیر مہذب قوموں کو مہذب بنایا جا رہا ہے۔ اور طرح طرح کے اجتماع نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''پھر یہ بھی کہ وہ امن کا زمانہ ہوگا کہ بھیڑیا اور بھیڑ ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے جیسا کہ اس وقت نظر آتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 50۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ بھی ایک اجتماع ہے۔

18۔ وفات مسیح ناصری پر صحابہ کرام کا اجماع

صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبیؐ باب 34 حدیث نمبر 3667,3668 وغیرہ کتب احادیث میں یہ واقعہ تفصیل سے موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر جب صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ یہ کہتے تھے کہ جو کہے گا کہ حضورؐ فوت ہوگئے ہیں مَیں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے منبر رسولؐ پر کھڑے ہوکر سب صحابہ کے سامنے خطبہ پڑھا اور یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران:145) پڑھ کر سب کو یقین دلایا کہ تمام گزشتہ نبیوں کی طرح آنحضورؐ بھی وفات پا گئے ہیں۔ تو حضرت عمرؓ اس آیت کو سنتے ہی لڑکھڑا کر گر پڑے اور فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا یہ آیت پہلے کبھی نہیں پڑھی تھی اور حضرت عمرؓ کی طرح سب صحابہ کرام نے یقین کر لیا کہ واقعی سنت انبیاء کے مطابق آنحضورؐ فوت ہوگئے ہیں۔ اس آیت کے الفاظ ''مِنْ قَبْلِہِ'' اور ''الرُّسُلُ'' کے باوجود اگر کوئی ایک نبی بھی زندہ موجود ہوتا تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا تھا اور صحابہ کرامؓ عموماً اور حضرت عمرؓ خصوصاً یہ کہہ سکتے تھے کہ اے ابوبکرؓ جس طرح مسیح زندہ ہیں ہمارے محبوب آقا کیوں زندہ نہیں مانے جا سکتے۔ مگر سب صحابہ کی خاموشی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر تمام صحابہ کا اجماع ثابت کرتی ہے۔ اور یہ وہ اجماع عظیم ہے جو اس زمانہ میں نمایاں طور پر ظاہر ہوا اور جو کسر صلیب کا بڑا ذریعہ ہے۔

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

19۔ صحابہ کرام اور تابعین کا وفات مسیح ناصریؑ پر اجماع

جب حضرت علیؓ کا انتقال ہوا تو وہاں موجود اصحاب کے سامنے حضرت امام حسنؓ نے خطبہ میں بیان فرمایا کہ:

''لَقَدْ قُبِضَ فِی اللَّیْلَۃِ الَّتِی عُرِجَ فِیْھَا بِرُوْحِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لَیْلَۃَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ''۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 23 ذکر عبد الرحمٰن بن ملجم۔ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

کہ میرے باپ حضرت علیؓ نے اسی رات وفات پائی جس رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اٹھائی گئی تھی اور وہ 27 رمضان ہے۔

صحابہ کرام اور تابعین کا وفات حضرت مسیح ناصری پر یہ اجماع بھی اس زمانہ میں نمایاں طور پر ظاہر ہوا جس سے عیسائیت کے عقائد کی بیخ کنی ہوئی اور کسر صلیب ثابت ہوگئی۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنّت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 513)

(باقی آئندہ)

بقیہ: **الفضل ڈائجسٹ** از صفحہ 18

نے فلاں موقع پر آپؐ کے بارہ میں ناپسندیدہ بات کہی تھی اس لئے اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس کا جنازہ ضرور پڑھاؤں گا۔ حضرت عمرؓ دلیل دیتے ہوئے عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپؐ ستّر بار بھی ان کے لئے بخشش مانگیں تو مَیں نہیں بخشوں گا۔ اس پر رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا کہ مَیں ستّر سے زیادہ بار اس کے لئے بخشش مانگوں گا۔

غزوۂ خیبر میں حضرت عمرؓ کو مال غنیمت میں زمین کا ایک بڑا ٹکڑا ملا تو آپؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے پیش کر کے عرض کیا کہ اس سے بہترین اور قیمتی مال مجھے آج تک نصیب نہیں ہوا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر پسند کرو تو اسے وقف کردو کہ اصل محفوظ رہے اور اس کی آمد صدقہ میں خرچ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ اسلام کا پہلا وقف تھا۔

ایک بار آپؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ ایک چٹائی پر لیٹے تھے اور بدن پر چٹائی کے نشان تھے۔ آپؓ نے بیقرار ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! قیصر وکسریٰ تو کیسی شان اور آرام میں ہیں اور خدا کا رسول جس کے لئے یہ دنیا بنائی گئی ہے اس حال میں ہے کہ چٹائی پر لیٹنے سے جسم پر بدھیاں پڑ گئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! یہ دنیا اُن لوگوں کو مبارک ہو جو اس کی فکر کرتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں ایک بار حضرت حفصہؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اب بہت کچھ عطا فرما دیا ہے اب تو آپ عمدہ لباس سے پرہیز نہ کریں۔ آپؓ فرمانے لگے کہ مَیں تو اپنے آقا کے نقش قدم پر ہی چلوں گا تا مجھے آخرت کی خوشحالی نصیب ہو۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایسا دلگداز ذکر کیا کہ حضرت حفصہؓ بھی رونے لگیں۔

آپؓ کی دیانت کا یہ عالم تھا کہ بیماری میں اطباء نے آپؓ کے لئے شہد کا علاج تجویز کیا۔ بیت المال میں شہد موجود تھا لیکن آپؓ نے پہلے لوگوں کو مسجد نبویؐ میں جمع کیا اور اُن سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ: مَیں بیماری کی حالت میں بیت المال سے شہد ذاتی استعمال میں لانا چاہتا ہوں۔ اگر تم اجازت دوگے تو مَیں استعمال کروں گا ورنہ یہ مجھ پر حرام ہے۔

ایک بار آپؓ نے کسی شخص کو نشہ میں پاکر سزا دینے کے لئے پکڑا تو اُس نے آپؓ کو گالی دیدی۔ اس پر آپؓ نے اُسے چھوڑ دیا۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے غصہ آگیا تھا اور اگر اب سزا دیتا تو اس میں میرے نفس کا بھی دخل ہوتا اور مجھے اپنے نفس کی خاطر کسی مسلمان کو سزا دینا پسند نہیں۔

بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ صدقہ کے اونٹوں کے بدن پر خود اپنے ہاتھ سے تیل مل رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یہ کام کسی خادم سے لیا ہوتا تو فرمایا کہ مجھ سے بڑھ کر غلام اَور کون ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں کا والی اُن کا خادم ہی ہے۔

حضرت عمرؓ کی انگوٹھی پر یہ جملہ کندہ تھا کہ اے عمر! موت نصیحت کے لئے کافی ہے۔

ایک حدیث ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر وعمر اہل جنت میں بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں کے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حق یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ اور عمرؓ فاروق بزرگ صحابہ میں سے تھے اور انہوں نے اپنے حقوق ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنا راستہ اور عدل کو اپنا طریق بنایا...... مَیں نے شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ کثرت فیض اور دین اسلام کی تائید کرنے والا کوئی نہیں دیکھا''۔

(سرّ الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 345)

جماعت احمدیہ دی گیمبیا کے چھتیسویں جلسہ سالانہ 2012ء کا انعقاد

مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر۔ اہم شخصیات کی شمولیت اور جماعت کی تعلیم وصحت کے میدان میں خدمات پر خراج تحسین۔ نمائش کا انعقاد۔ ملکی ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں وسیع کوریج۔

(سید سعید الحسن شاہ۔ نائب امیر اول و مبلغ انچارج دی گیمبیا)

گیمبیا مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی پندرہ لاکھ کے قریب ہے اس کے تین اطراف میں سینیگال اور چوتھی طرف بحر اوقیانوس واقع ہے یہاں احمدیت کا پودا حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک عہد میں ساٹھ کی دہائی میں لگا۔ اور اب اللہ کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اسی ملک کو یہ عظیم سعادت نصیب ہوئی کہ تاریخ عالم میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے والے سربراہ مملکت گورنر جنرل سر ایف ایم سنگھاٹے کا تعلق بھی اسی ملک سے تھا۔ اب احمدیہ ہسپتال اور سکول اللہ کے فضل وکرم سے سارے ملک میں عزت کا نشان ہیں۔ جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔

2012ء میں 36 واں جلسہ سالانہ مورخہ 6 تا 8 اپریل کو بڑی کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والے پہلے ہائی سکول ''نصرت سینئر سیکنڈری سکول (بنڈونگ)'' بانجل میں عرصہ دراز سے منعقد ہو رہا تھا لیکن بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جگہ کو بدلا جائے۔ بہت سے مشوروں کے بعد طے پایا کہ وسیع وعریض رقبے پر مشتمل مسرور سینئر سیکنڈری سکول آئندہ سے جلسہ گاہ ہو یہاں مسرور سکول کا تعارف بھی ضروری ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے زیر انتظام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام پر ساری دنیا میں جاری ہونے والا یہ پہلا ہائی سکول ہے جس کا سنگ بنیاد وائس پریذیڈنٹ نے 2005ء میں رکھا اور تب سے ہی تدریس کا باقاعدہ آغاز ہوا اور حضور ایدہ اللہ کے بابرکت نام کے طفیل بہت تھوڑے عرصے میں اب اس کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہو رہا ہے۔ اس کا رقبہ اٹھاون ایکڑ سے زائد ہے۔ بانجل ائیر پورٹ سے قریب ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیوں سے نوازے۔

جلسہ کی تیاری حسب روایت کئی ماہ پہلے سے شروع ہو چکی تھی لیکن اس دفعہ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے تمام احباب زیادہ متحرک نظر آ رہے تھے جلسہ سالانہ کمیٹی ہفتہ وار اپنے اجلاس منعقد کر رہی تھی اور انتظامات کو حتمی شکل دے رہی تھی۔ وقار عمل جماعت کی امتیازی شان ہے اللہ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے مہینوں پہلے وقار عمل شروع کر دیئے اور وقار عمل کے ذریعے جلسہ گاہ کو تیار کرنا شروع کیا۔ ظاہر ہے جھاڑیوں سے پُر جگہ کو جلسہ گاہ بنانا آسان کام نہ تھا۔ لیکن جماعت کے جذبوں کے آگے ہر رکاوٹ چھوٹی پڑ گئی۔ رہائش کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ تمام کلاس رومز لجنہ کو دے دیئے جائیں اور مردوں کے لئے مارکیز کا بندوبست کیا جائے۔ جب خیمہ جات کا پتہ کیا جو چار ہزار افراد کو رہائش دے سکیں تو کرایہ بہت زیادہ اور میٹریل انتہائی ناقص تھا۔ اس کا حل جماعت کے انجینئر مکرم امین چھینہ صاحب نے نکالا اور اپنی ٹیم کو ساتھ لگایا اور دن رات ایک کر کے انتہائی کم قیمت پر چار مارکیاں تیار کر دیں۔ دفاتر کے لئے چھوٹے سائز کے خیمہ جات کا بندوبست کیا گیا۔ بعض مہمانوں کو گھروں میں ٹھہرانے کا بندوبست کیا گیا اور تمام میزبانوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کے قیام و طعام کا بڑے اخلاص سے انتظام فرمایا۔ اللہ سب کو جزا دے۔ جماعت کے جلسہ میں شرکت کے دعوت نامے اخبارات ریڈیو اور ٹی وی پر کئی دن پہلے سے انگریزی عربی اور مقامی زبانوں میں مشتہر ہو رہے تھے اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز در و دیوار پر آویزاں کئے گئے تھے۔ جماعت کی ایک ٹیم نے بھی ملک کی اہم شخصیات سے رابطے کیے اور جلسے کی دعوت دی۔ ملک کے دیگر حصوں میں ایریا مشنریز نے احمدی و غیر احمدی تمام احباب کو بھرپور طریقے سے جلسہ کی دعوت دی۔ بدھ کو مکرم امیر صاحب نے انتظامات کا معائنہ کیا۔ جمعرات کو جلسہ گاہ کو بینرز اور سٹیج کو انتہائی دیدہ زیب پس منظر سے سجا دیا گیا آرائشی دروازوں نے بھی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا۔ کھلے میدان میں لگے سفید خیمہ جات جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد تازہ کر رہے تھے۔

مہمانوں کی آمد بدھ سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق وشوق قابل دید تھا۔ ہمسایہ ملکوں گنی بساؤ اور سینیگال سے بہت بڑی تعداد میں وفود شامل ہوئے۔ ملک کے دور دراز علاقوں سے بھی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ رات گئے سے جاری ہو گیا۔ مختلف قوموں کے افراد کا ایک دوسرے سے بغلگیر ہونا اور سلام کا تبادلہ احمدیت کا ایک جماعت ہونے کی خوبصورتی کو اجاگر کر رہا تھا۔ (گیمبیا ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن لوگ ایک دوسرے کی زبان کو نہیں سمجھ سکتے)۔

جمعۃ المبارک کے لئے جلسہ گاہ میں ہی اہتمام کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے کا انتظام مرکزی جلسہ گاہ اور لجنہ جلسہ گاہ میں بھی کیا گیا تھا تاکہ دُور دراز علاقوں سے آنے والے احمدی حضور ایدہ اللہ کے دیدار سے بہرہ مند ہو سکیں اور غیر احمدی بھی امام وقت کو پہچان سکیں۔ الحمد للہ بہت بڑی تعداد میں احباب نے براہ راست خطبہ جمعہ سنا۔

خطبہ جمعہ میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کیا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا آغاز فرمایا اور اسے تربیت کا اہم ذریعہ فرمایا نیز روحانی ترقی کا زینہ قرار دیا۔ اسی لئے آپ اس کا اہتمام فرماتے رہے اور پھر اب تو یہ جماعت کی امتیازی شان بن گئے ہیں۔ اس لئے یہ تین دن ذکر الٰہی میں گزاریں۔ اور جلسے کے سارے پروگرام دیکھیں اور سنیں۔

جماعت ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نمائش کا بندوبست کرتی ہے جس میں جماعت کی تاریخ، شہداء کا تعارف کتب سلسلہ اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، اسی طرح ملک کی ترقی میں جماعت کا کردار اور مختلف جماعتی اداروں کی کارکردگی شامل ہوتے ہیں۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد جماعتی نمائش کا افتتاح ہوا جو لارڈ ایوبری لائبریری میں لگائی گئی (لارڈ ایوبری برطانیہ کی مشہور شخصیت ہیں جو انسانی حقوق کے حوالے سے جانی پہچانی جاتی ہے مکرم لارڈ ایوبری حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے پیس ایوارڈ لے چکے ہیں انہی کے نام پر مسرور سکول میں سائنسی کتب پر مشتمل لائبریری موجود ہے۔) مکرم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں عمائدین سمیت نمائش دیکھی۔ جماعت گیمبیا کے ماہنامہ ''الاسلام'' کے شمارے بھی نمائش کا حصہ تھے اور انہیں خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

دوپہر کے کھانے کے کچھ دیر بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے جماعتی جبکہ گورنر NBR کے خصوصی نمائندے نے ملکی پرچم لہرائے۔ پانچ بجے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں تقویٰ پر زور دیا۔ آپ نے مسلمان ملکوں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے سارے مسائل کا حل اُسوہ رسول ﷺ کی اتباع میں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے محبت، بھائی چارے صلح وآشتی کا پیغام دیا اس لئے نفرت، خود بینی اور مکر وفریب کے راستوں کو چھوڑ کر ہی ہدایت مل سکتی ہے۔

امیر صاحب کے خطاب کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اپنے خیالات کا اظہار کرنے والوں میں Minister of Local Government and Lands, Hon. Hon. رکن قومی اسمبلی، Lamin Waa Juwara نمائندہ خصوصی گورنر NBR، Buba A. Bojang، سینیگال وفد کے نمائندہ، گنی بساؤ وفد کے نمائندہ، بعض علاقوں کے سربراہ جو ڈسٹرکٹ چیف، گاؤں کے سربراہ جو الکالی کہلاتے ہیں نیز سرکاری افسران وغیرہ وغیرہ شامل تھے۔ لوکل گورنمنٹ کے وزیر صاحب نے جماعت کے کردار کو زبردست خراج تحسین پیش کیا بالخصوص صحت، تعلیم اور خدمت انسانی کے لئے گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں انہوں نے پرانی یادوں کو زندہ کرتے ہوئے بتایا کہ جب جماعت کے چوتھے خلیفہ گیمبیا آئے تو وہ اپنے علاقے کے گورنر تھے وہ لمحہ ان کی زندگی کا یادگار لمحہ تھا جب انہوں نے ان سے ہاتھ ملانے کا شرف حاصل کیا۔ اسی لئے وہ جماعت کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں اور گو وہ احمدی نہیں لیکن احمدیت کی اسلامی خدمات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے جلسہ میں دوبارہ شرکت کے لئے مدعو کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ یاد رہے کے گزشتہ سال موصوف نے جلسے میں شرکت کی تھی اس وقت وہ گورنر تھے۔

قومی اسمبلی کے نومنتخب ممبر جو اللہ کے فضل سے احمدی ہیں نے جلسہ کو ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیا اور کہا تاریخ بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی وفود بلایا کرتے تھے اور ان کی تربیت فرمایا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ جماعت جسمانی و روحانی ترقی کے مدارج طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ دیگر مقررین نے بھی اس سے ملتے جلتے جذبات کا اظہار کیا۔ مسرور سکول کے علاقے کے الکالی نے بتایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں لیکن وہ بہت خوش ہیں اور جماعت کو بھی اس نئی جگہ پر خوش آمدید کہتے ہیں اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

رات کا سیشن جو خاکسار کی زیر صدارت تھا نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے فوراً بعد شروع ہوا۔ یہ سوال وجواب پر مشتمل تھا۔ اس سیشن میں احمدی و غیر احمدی احباب نے مختلف سوالات کئے جن کے علمائے سلسلہ نے سیر حاصل جواب دیئے۔ رات گئے تک یہ سیشن چلتا رہا۔

جلسہ کے دوسرے دن مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسول ﷺ پر روشنی ڈالی خاکسار نے تحریرات و واقعات کو بیان کیا جو آپ کے عشق رسول کو اجاگر کرتے تھے۔ یہ تقریر اس لحاظ سے اہم تھی کہ جلسے میں شریک غیر احمدی مہمانوں کی بہت ساری غلط فہمیوں کو دور کرنے کا باعث تھی جو مُلّاں ان کے ذہنوں میں ڈالتے ہیں کہ احمدیہ جماعت بانی جماعت کو (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر مقام دیتی ہے اور یہ کہ احمدی رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے۔ پرنسپل مسرور سکول مکرم Ebrima Bayo نے اسلام اور ملت کی ترقی پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے بتایا کہ صرف اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ترقی کی جا سکتی ہے۔ اور وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے جو اسلام کو دستور عمل بنائے۔ یہی پیغام اسلامی دنیا کو ہے کہ اپنے عملوں کو اسلام کی روشنی میں جانچیں پھر ہی ملت کا تصور ابھر سکتا ہے۔ دوسری اہم تقاریر میں وفات مسیح جدید نظریات کی روشنی میں، خلافت اور اس کی ضرورت، جہاد کے حقیقی معانی، شامل تھیں۔

دوسرے دن لجنہ کی علیحدہ تقاریر میں جلسہ سالانہ کے مقاصد، ماڈرن سوسائٹی اور ہماری ذمہ داریاں اور خاندانی زندگی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے لجنہ کو نصائح کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے عورت کو عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو ہر روپ میں عزت و وقار عطا فرمایا ہے اس لیے ان اقدار کی حفاظت کریں۔ بچوں کی تربیت میں سب سے اہم کردار ماں کا ہے اس لئے آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں انہوں نے کہا کہ اب صرف وہی معاشرہ زندہ رہ سکتا ہے جو اسلامی اقدار کی حفاظت کرے گا۔ ہفتے کی رات جلسے کا آخری سیشن ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام ہوتا رہا اسی طرح درس القران و درس الحدیث کا بھی التزام رہا۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ نیشنل ٹی وی اور ریڈیو نے جلسہ کے دونوں دنوں میں اپنے خبرناموں میں جلسہ کی خبر سنائی اور جلسہ کی کارروائی کے مناظر بھی دکھائے۔ دیگر پرائیوٹ ریڈیو سٹیشنز نے بھی جلسہ کی خبر کو نشر کیا۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ کی باتصویر خبریں شائع کیں۔ بعض نے سرورق پر جلسہ کی تصاویر کو شائع کیا گویا جلسہ تبلیغ وتربیت کا بہترین ذریعہ بنا اور یوں ہمارے جلسے کے ذریعے بلاشبہ لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام بھی پہنچا۔

نئی جلسہ گاہ کے متعلق بعض نے دلچسپ تبصرے بھی کئے۔ لوکل گورنمنٹ کے وزیر جب جلسہ گاہ سے جانے لگے تو امیر صاحب کو کہا کہ کھلے میدان میں سفید خیموں کا منظر منیٰ اور عرفات کی یاد دلا رہا ہے۔ یاد رہے کہ موصوف حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ڈسٹرکٹ چیف مکرم نیانی جاہ نے بھی جلسہ کے روحانی ماحول کا خاص طور پر اظہار کیا۔ اسی طرح جلسے میں شامل کئی غیر احمدی مہمانوں نے کہا کہ سارے دوست اتنے پیار ومحبت سے مل رہے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ سب اپنے بھائی ہیں اور کوئی غیر نہیں اور ماحول پر ایک پیار ومحبت کا رنگ نمایاں رہا۔ اسی طرح عمومی طور پر باوجود کچھ مشکلات کے جلسہ گاہ کے کھلی اور پُر فضا مقام پر منتقل ہونے کو لوگوں نے سراہا۔ اللہ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ کی حاضری نئی جگہ ہونے کے باوجود غیر معمولی تھی اور اللہ کے فضل سے سات ہزار سے زائد تھی۔ یاد رہے کہ 1975ء میں پہلے جلسہ سالانہ کی تعداد جو فرافینی شہر میں ہوا تھا صرف دو تین سو کے لگ بھگ تھی اور اب اللہ کے فضل وکرم سے ہزاروں تک پہنچ گئی ہے اللہ اس کو بڑھاتا چلا جائے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد پیاسی روحوں کو احمدیت کی آغوش میں لائے اور ہمارے جلسوں میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہزاروں کی بجائے لاکھوں میں پہنچ جائے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11و13؍جنوری 2010ء میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

آپ کا نام عمر تھا۔ قد لمبا، رنگ گندمی، داڑھی گھنی، جسم مضبوط، آنکھیں سرخی مائل تھیں۔ والد خطاب بن نفیل اور والدہ حنتمہ بنت ہاشم مخزومیہ، ابوجہل کی عم زاد تھیں۔ نسب آٹھویں پشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ آپ کے خاندان بنوعدی کے سپرد جھگڑوں کے فیصلے اور سفارت کا منصب تھا۔

حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں تیرہ سال چھوٹے تھے۔ فنون تیر اندازی اور شہسواری سے خوب واقف تھے۔ مکّہ کے قریب عکاظ کے میلے میں کشتی جیتا کرتے تھے۔ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ پیشہ تجارت اپنایا اور اس سلسلہ میں کئی ممالک کے سفر کیے۔ 27 برس کے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ رسالت فرمایا تو آپ مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ پھر سات سال بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیتِ دعا کا نشان بن کر اسلام قبول کیا۔

حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کی خبر نے ایک ہنگامہ برپا کردیا۔ مشرکین آپ کے گھر کے باہر جمع ہوکر نعرے لگانے لگے کہ عمر بے دین ہوگیا، عمر صابی ہوگیا۔ حضرت عمرؓ کہتے: ’’نہیں، میں مسلمان ہوا ہوں‘‘ اور پھر بلند آواز میں کلمہ پڑھتے۔ کئی دفعہ مشرک سردار آپؓ پر حملہ آور بھی ہوئے۔ ایک دفعہ عتبہ آپؓ سے گتھم گتھا ہوگیا۔ کفار کے پورے مجمع کا حضرت عمرؓ نے بسااوقات پورا پورا دن ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپؓ اعلانیہ کہتے کہ ’’اگر ہم مسلمان تین سو افراد ہوگئے تو اے مشرکو! یا تمہیں مکّہ کو چھوڑنا ہوگا یا ہم اسے تمہارے لئے چھوڑ دیں گے‘‘۔ حضرت عمرؓ کے رشتے کے ماموں عاص بن وائل کو اس شدید مخالفت کا پتہ چلا تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو اپنی پناہ میں لینا چاہا۔ لیکن حضرت عمرؓ جیسے بہادر انسان نے گوارا نہ کیا کہ ان کے کمزور مسلمان بھائی تو ماریں کھائیں اور صبر کریں اور آپ اپنے طاقتور رشتہ داروں کی پناہ لے لیں۔ آپؓ نے حالات کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ خانہ کعبہ میں جاکر اعلانیہ نماز ادا کی جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور یہ پہلا موقع تھا جب مسلمانوں نے اعلانیہ اسلام کا اظہار کیا۔ آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ کو ’’فاروق‘‘ کا لقب عطا فرمایا یعنی حق وباطل میں فرق کرنے والا وجود۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کہا کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے بعد ہم اپنے آپ کو طاقتور محسوس کرنے لگے تھے۔

جب مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت عمرؓ نے ہجرت بھی بڑی شان سے کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر چند ساتھیوں کے ہمراہ پہلے خانہ کعبہ پہنچے۔ طواف کرکے مشرکین کو مخاطب کرکے کہا: ’’آج جس نے بھی میرا مقابلہ کرنا ہے حرم سے باہر آکر کرلے‘‘۔ لیکن کسی کو اس کی ہمت نہ ہوئی۔

مدینہ پہنچ کر حضرت عمرؓ نے نواحی بستی قبا میں قیام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو مؤاخات کا سلسلہ قائم ہوا اور قطبہؓ بن مالک انصاری حضرت عمرؓ کے بھائی قرار پائے۔ مدینہ میں حضرت عمرؓ کو بہت عمدہ اور صائب مشورے پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اذان کے الفاظ آپؓ کو رؤیا میں سکھائے گئے۔ غزوات میں ہمیشہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست و بازو بن کر رہے۔ غزوۂ اُحد میں جب خالد بن ولید کے دستے نے اچانک دوبارہ حملہ کرکے مسلمانوں کو تتّر بتّر کردیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک مختصر جماعت کے ہمراہ پہاڑ کے دامن میں تشریف لائے۔ خالد نے ادھر کا رخ کرنا چاہا تو رسول اللہ نے دعا کی: خدایا! یہ لوگ یہاں نہ پہنچ پائیں۔ اُس وقت حضرت عمرؓ نے چند مجاہدین کو ساتھ لے کر دشمن کو پسپا کردیا۔

6 ہجری کے سفر حدیبیہ میں بھی حضرت عمرؓ شریک تھے۔ اس موقع پر معاہدہ صلح کی بظاہر مسلمانوں کے مخالف شرائط دیکھ کر آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یارسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں حق پر ہیں۔ عرض کیا پھر ہم باطل سے دب کر صلح کیوں کررہے ہیں؟ پھر کئی سوال کئے جن کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور آپؓ کو تسلی دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ ’’مَیں خدا کا رسول ہوں اور خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتا اور وہی میرا ساتھی اور مددگار ہے‘‘۔ حضرت عمرؓ کو بعد میں اپنے ان سوالات کی وجہ سے بہت ندامت ہوتی تھی۔ اس کی تلافی کے طور پر انہوں نے بہت صدقہ بھی کیا۔

بہرحال معاہدہ صلح حدیبیہ ہوا جس پر حضرت عمرؓ کے بھی دستخط ہوئے اور واپسی کے سفر میں سورۃ فتح نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے سب سے پہلے حضرت عمرؓ کو یاد فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں سخت خوفزدہ تھا کہ کہیں میرے بارہ میں ہی کوئی وحی نہ اتری ہو۔ جب آپؓ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے۔ اور پھر رسول اکرمؐ نے سورۃ فتح کی ابتدائی آیات سنائیں جن میں یہ اشارہ تھا کہ حدیبیہ کی یہ صلح آئندہ عظیم الشان فتوحات کا پیش خیمہ بننے والی ہے اور اپنی ذات میں ’’فتح مبین‘‘ ہے۔ صلح حدیبیہ کے معاً بعد اس کی برکت سے خیبر فتح ہوا۔

فتح خیبر کے موقع پر جن جرنیلوں کو باری باری سپہ سالاری سونپی گئی اُن میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ اگرچہ خیبر کی آخری فتح حضرت علیؓ کی سالاری میں مقدّر تھی مگر اس میں حضرت عمرؓ کی ایک خاص خدمت کا بھی دخل ہے۔ کیونکہ فتح سے ایک رات قبل حفاظتی گشت کے دوران آپؓ نے کچھ یہودی جاسوس گرفتار کئے جو قلعہ سے مسلمانوں کا حال معلوم کرنے نکلے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اُن سے قلعہ کے کمزور مقامات کے متعلق معلومات حاصل کرلیں جو اگلے روز فتح خیبر میں بہت ہی ممد ثابت ہوئیں۔

غزوہ تبوک میں بھی حضرت عمرؓ شریک ہوئے اور اس موقع پر غیرمعمولی مالی قربانی کی توفیق پائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہؓ غم کے مارے دیوانے ہوگئے تھے۔ حضرت عمرؓ جیسے عاشق رسولؐ نے اس موقع پر مسجد نبوی میں یہ اعلان کردیا کہ جو یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں میں اُس کا سرتن سے جدا کردوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس موقع پر نہایت جرأت سے آل عمران: 145 تلاوت کرکے اعلان کیا کہ محمدؐ تو ایک رسول ہی تھے اور آپ سے پہلے تمام رسول وفات پاچکے ہیں۔ لہٰذا آپؐ کا وفات پانا کوئی اوپری بات نہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ قرآن تو میں پہلے بھی پڑھتا تھا مگر اُس وقت مجھے ایسے لگا جیسے یہ آیت اسی وقت نازل ہوئی ہو۔ جب یہ احساس ہوا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں تو حالت سکتہ میں لگا جیسے کسی نے میری ٹانگیں کاٹ دی ہیں اور میں زمین پر ڈھیر ہوگیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر انصار اپنے سردار سعدؓ بن عبادہ کے ڈیرہ پر جمع ہوئے جہاں بعض نے کہا کہ انصار اور مہاجرین کا الگ الگ امیر مقرر ہو۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بھی وہاں پہنچے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ’ہم مہاجرین اور انصار مل کر یہ نظام چلائیں گے۔ ہم امراء ہوں گے تو تم ہمارے وزیر ہوگے، بیشک عمر کی بیعت کرلو یا ابوعبیدہ کی‘۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا ’نہیں، بلکہ اے ابوبکر! ہم آپؓ کی بیعت کریں گے کہ آپ اور صرف آپ ہی ہمارے سردار اور ہمیں سب سے پیارے ہیں‘۔ پھر آپؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی درخواست کی۔

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کے بعد حضرت عمرؓ اُن کے دست راست اور مشیر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کی مصروفیات کے باعث قضا کے معاملات آپؓ کے سپرد فرمادیئے تھے۔ اس لحاظ سے آپؓ اسلام کے پہلے باقاعدہ قاضی تھے۔

حضرت ابوبکرؓ نے آخری بیماری میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد فرمایا۔ آپؓ کی سخت طبیعت کی وجہ سے بعض لوگوں کو پریشانی ہوئی۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ آپؓ نے کسے جانشین مقرر کیا ہے؟ فرمایا ’’عمرؓ کو‘‘۔ عرض کیا: خدا کے حضور کیا جواب دیں گے۔ فرمایا ’’میں عمر کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں خدا کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ میں نے موجود لوگوں میں سے بہترین کو جانشین مقرر کیا‘‘۔

حضرت عمرؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپؓ نے اپنی پہلی تقریر میں اپنے لئے یہ بھی دعا کی کہ ’’اے اللہ! مَیں سخت ہوں مجھے نرم کردے، مَیں کمزور ہوں مجھے طاقتور کردے، مَیں بخیل ہوں مجھے سخی بنادے‘‘۔

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو عراق میں اسلامی فوجیں برسرپیکار تھیں۔ ایران سے بھی جنگ شروع ہوچکی تھی۔ آپؓ خود اس کی قیادت کرنے کے لئے مدینہ سے روانہ بھی ہوئے مگر بعض صحابہؓ کے مشورہ پر واپس تشریف لائے۔ تاہم اپنی ذاتی نگرانی میں یہ مہمات مکمل کروائیں۔ آپؓ کے دس سالہ دورِ خلافت میں عراق وشام اور ایران ومصر میں اسلامی جھنڈا لہرانے لگا۔ آرمینیا، آذربائیجان اور جزائر بھی اسی دَور میں فتح ہوئے۔

عراق وشام کی فتوحات حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں ہوئیں، جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے انہیں کئی معرکوں کا قائد مقرر فرمایا لیکن جب محسوس کیا کہ خلافت کے ادنیٰ اور مخلص غلام خالدؓ کے بارہ میں لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہورہی ہے تو ان کی جگہ حضرت ابوعبیدہؓ کو سالارِ لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت خالدؓ اطاعت کا بے مثال مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سپاہی کی حیثیت سے بدستور بہادری کے جوہر دکھاتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں فرمایا کہ ’’میں نے تمہیں کسی شبہ کی بنا پر امارت سے معزول نہیں کیا بلکہ تمہارے بارہ میں لوگوں کی رائے میں خوش فہمی غالب ہونے سے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردے اور تا معلوم ہو کہ اللہ اپنے دین کی خود مدد فرماتا ہے‘‘۔

فتح بیت المقدس کے موقع پر عیسائیوں کے مذہبی سربراہ اعلیٰ کی خواہش پر حضرت عمرؓ نے سن 16 ہجری میں بیت المقدس کا سفر اختیار کیا۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگی خبر دیدی تھی۔ جب احد پہاڑ پر آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ تھے آپؐ نے فرمایا تھا: اے اُحد تھم جا کہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت عمرؓ کا شاندار محل دیکھ کر رشک کا ذکر فرمایا اور ان کے نیک انجام کی خبر دی تھی۔ حضرت عمرؓ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے رسولؐ کے شہر میں موت دینا۔

حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت سے کچھ روز پہلے کہا کہ مَیں نے ایک خواب دیکھی ہے جس سے مَیں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے۔ مَیں نے ایک سرخ مرغ دیکھا جس نے مجھے دو دفعہ چونچیں ماریں۔ مَیں نے یہ خواب اسماءؓ بنت عمیس سے بیان کی تو انہوں نے یہ تعبیر کی کہ مجھے کوئی عجمی شخص قتل کرے گا۔

حضرت عمرؓ پر نماز فجر پڑھاتے ہوئے حملہ کیا گیا تھا۔ ظالم قاتل دودھاری چھرا لے کر حملہ آور ہوا اور حضرت عمرؓ کے کندھے اور پہلو میں حملہ کیا۔ پھر دائیں بائیں لوگوں پر بھی وار کرتا گیا جس سے 13 نمازی زخمی ہوئے جن میں سے 7 شہید ہوگئے۔ بالآخر قاتل پر کمبل پھینک کر اسے پکڑلیا گیا۔ حملہ آور نے خودکشی کرلی۔ حملہ کے بعد حضرت عمرؓ نے خود عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر انہیں امام کی جگہ کھڑا کردیا تھا جنہوں نے سورۃ کافرون اور اخلاص کے ساتھ مختصر نماز پڑھائی۔ حضرت عمرؓ کو اُٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ آپؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ حملہ آور مغیرہؓ کا غلام ابولؤلؤ مجوسی تھا۔ آپؓ نے خوش ہوکر فرمایا: ’’اللہ کا شکر ہے کہ میری موت کسی مسلمان کہلانے والے کے ہاتھ سے نہیں ہورہی‘‘۔

آخری وقت میں حضرت عبداللہؓ بن عباس آپؓ کی تعریف کرنے لگے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ابن عباس تم جو کہہ رہے ہو کیا اس کی گواہی دو گے؟ حضرت ابن

عباسؓ نے کہا: جی حضور! تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''تم اور تمہارے ساتھی مجھے کسی دھوکہ میں مبتلا نہیں کر سکتے۔'' پھر آپؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عمر سے فرمایا: ''میرا سر تکیہ سے اٹھا کر مٹی پہ رکھ دو شاید کہ خدا مجھ پر نظر کرم کرے اور رحم فرمادے''۔

بوقت وفات حضرت ابن عمرؓ سے فرمایا کہ امّ المومنین عائشہؓ سے جا کر میرا سلام عرض کرو اور امیرالمومنین کے الفاظ میرے لئے استعمال نہ کرنا کیونکہ آج کے بعد میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہوں گا۔ ان سے کہنا 'عمر بن الخطابؓ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ حجرہ عائشہؓ میں زمین کی اجازت چاہتے ہیں'۔ حضرت ابن عمرؓ گئے تو حضرت عائشہؓ بیٹھی رو رہی تھیں۔ اِنہوں نے پیغام پہنچایا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''میں نے یہ جگہ اپنی قبر کے لئے رکھی ہوئی تھی مگر آج حضرت عمرؓ کی خاطر انہیں اپنے اوپر ترجیح دیتے ہوئے قربانی کرتی ہوں''۔

حضرت ابن عمرؓ نے واپس آ کر اطلاع کی تو فرمایا ''الحمدللہ! میری ذات کے لئے اس سے اہم کوئی چیز نہیں تھی۔ جب میری وفات ہو جائے تو میرا جنازہ اُٹھا کر وہاں لے جانا اور ایک دفعہ پھر حضرت عائشہؓ سے اس طرح اجازت طلب کرنا کہ عمرؓ بن خطاب آپ کے حجرہ میں تدفین کی اجازت چاہتے ہیں اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے عام مقبرہ میں تدفین کرنا''۔ چنانچہ اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس حجرۂ عائشہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اس وقت حضرت علیؓ نے کہا ''اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا کر دے گا کیونکہ مَیں اکثر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنتا تھا 'میں تھا اور ابوبکرؓ و عمرؓ تھے'۔ 'میں نے اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے فلاں کام کیا'۔ 'میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ فلاں جگہ گئے'۔ اس بِنا پر مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے ساتھ ہی جگہ دے گا۔

حضرت عمرؓ 23 ذوالحجہ سن 23 ہجری کو قریباً 60 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ آپؓ کا زمانہ خلافت ساڑھے دس برس تھا۔ اپنے ایک خطبہ میں حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''میری وفات کے بعد خلافت کا فیصلہ چھ افراد کی یہ کمیٹی کرے گی جن میں علیؓ بن ابی طالب، عثمانؓ بن عفان، طلحہؓ بن عبداللہ، سعدؓ بن مالک بھی شامل ہوں گے۔ یہ وہ بزرگ صحابہ ہیں کہ رسول اللہ بوقت وفات ان سے راضی تھے۔ اور سنو میں تمہیں حکومت، عدل اور تقسیم مال کے بارے میں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں''۔ نیز فرمایا: ''اگر دو طرف آراء تین تین ہو جائیں تو عبدالرحمانؓ کی رائے جس طرف ہوگی وہ قبول کرنا''۔ نیز کمیٹی کو تین دن میں فیصلہ کا پابند کیا۔ انتخاب خلافت کی درمیانی مدّت کے لئے آپ نے حضرت صہیبؓ رومی کو نمازوں کے لئے امام مقرر فرمایا۔ شوریٰ کے آخری فیصلہ کا انکار یا مخالفت کرنے والے کے لئے سخت احکامات جاری فرمائے۔ خلافت کمیٹی کے اراکین قدیم مہاجرین صحابہ تھے۔ اس کے اجلاس کو پُرامن اور یقینی بنانے کے لئے مزید یہ اہتمام فرمایا کہ اپنی وفات سے چند لمحے قبل ایک وفا شعار عاشقِ رسولؐ انصاری حضرت ابوطلحہؓ کو (جو مدینہ کے سرداروں میں سب سے صاحب اثر و ثروت تھے) پیغام بھجوایا کہ 'اے ابوطلحہ! آپ اپنی قوم کے پچاس انصار ساتھیوں کے ساتھ ان اصحاب شوریٰ کے ساتھ حفاظت کی ڈیوٹی دینا اور ان پر تیسرا دن گزرنے نہ دینا یہاں تک کہ وہ ارکان شوریٰ میں سے کسی ایک کو اپنا خلیفہ مقرر کرلیں'۔ پھر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے اللہ! اب تُو ان پر میری طرف سے جانشین اور نگہبان ہو جا۔ حضرت عمرؓ نے شوریٰ کمیٹی برائے خلافت میں اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو بھی نامزد فرمایا تھا مگر یہ بھی فرمایا تھا کہ ان کا نام خلافت کے لئے پیش نہ ہو سکے گا۔

اسلام کی خاطر حضرت عمرؓ نے ہر قسم کی قربانی دی۔ اپنا گھر بار اور ازواج کو خدا کی خاطر چھوڑ دیا۔ دو بیویوں کو مشرک ہونے اور مکّہ میں رہ جانے کے باعث طلاق دینا پڑی۔ ایک مکّہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں فوت ہو گئیں۔ ایک اور بیوی کو بھی طلاق کی نوبت آئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر ازواج عطا فرمائیں۔ ایک شادی عاتکہؓ بنت زید سے ہوئی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ کا حضرت حفصہؓ کے ذریعہ مصاہرت کا رشتہ تھا۔ خاندان نبوت سے مزید تعلق کی خاطر سن 17 ہجری میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کی صاحبزادی امّ کلثومؓ سے حضرت عمرؓ نے عقد کیا اور فرمایا کہ ''مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن سبب اور نسب منقطع ہوگا سوائے میرے سبب اور نسب کے۔ مَیں پسند کرتا ہوں کہ رسول اللہ سے میرا تعلق سببی و نسبی پختہ ہو''۔

حضرت عمرؓ کے مختلف بیویوں سے نو بیٹے تھے۔ جن میں عبداللہؓ کے علاوہ عبیداللہ اور عاصم علم و فضل میں خاص مشہور ہوئے۔

حضرت عمرؓ کو اللہ تعالیٰ نے خاص علم اور فضل سے نوازا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ آپؐ نے اتنا سیر ہو کر دودھ پیا کہ وہ آپؐ کے ناخنوں سے باہر نکلنے لگا۔ پھر آپؐ نے یہ برتن حضرت عمرؓ کو دے دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔ عمر نے میرے علم سے وافر حصہ پایا ہے۔

ایک دوسری رؤیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو قمیصیں پہنے دیکھا۔ بعض نے تو بہت چھوٹے قمیص پہنے ہوئے تھے اور بعض کے قمیص پیٹ تک لمبے تھے، مگر عمر کا قمیص اتنا لمبا تھا کہ وہ اسے ٹخنوں سے نیچے زمین پر گھسیٹتے ہوئے آ رہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر دین سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کو دین میں خاص دسترس عطا فرمائی ہے اور دین کا وافر حصہ ان کو بخشا ہے۔

حضرت عبداللہ مسعودؓ کہتے تھے کہ ''اگر حضرت عمرؓ کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے اور باقی لوگوں کا علم دوسرے پلڑے میں تو عمرؓ کا پلڑا بھاری ہو جائے''۔

حضرت عمرؓ کو آئندہ جن عظیم الشان خدمات کی توفیق ملنے والی تھی، ان کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان رؤیا میں ملتا ہے۔ فرمایا: ''مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک ڈول کے ذریعہ سے کنوئیں سے پانی نکال رہا ہوں۔ پھر ابوبکر ایک دو ڈول نکالتے ہیں مگر کمزوری سے۔ ان کے بعد عمر کے آتے ہی اچانک ڈول کی جسامت بڑھ جاتی ہے۔ مَیں نے کبھی ایسا جوان مرد نہیں دیکھا جو اس شان کے ساتھ پانی کھینچے جیسے عمر نے یہ کام کیا اور اس ڈول سے اتنا پانی نکالا کہ تمام لوگوں نے خوب پیا اور سیر ہو گئے اور تمام جانوروں نے بھی پیا اور سیر ہو گئے'۔

حضرت عمرؓ کی ایک اہم خدمت نظام خلافت کا استحکام ہے۔ اس کے علاوہ نظام شوریٰ، محکمہ احتساب اور بیت المال کا باقاعدہ انتظام، ملکی نظم و ضبط، عدل وانصاف کا اہتمام، قاضیوں کی عدالتوں کا باقاعدہ نظام اور نظامِ فوج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنی فوج کے امراء کو تاکید فرماتے کہ علم دین میں کمال پیدا کریں اور اسے رواج دیں کیونکہ باطل کو حق سمجھ کر اس کی پیروی کرنے والے یا حق کو باطل سمجھ کر اسے ترک کرنے والے کی بہرحال پرسش ہوگی اور جہالت کا عذر کام نہ آئے گا۔

حضرت عمرؓ اہل علم اور قدیمی خدام دین کی قدردانی فرماتے۔ نوجوان عالم حضرت ابن عباسؓ کو ان کے دربار میں خاص مرتبہ تھا۔ حضرت بلالؓ کو ان کی خدمات کی وجہ سے سیّدنا بلال کہہ کر بلاتے اور خاص مقام دیتے۔ غریب مہاجرین کو نومسلم رؤسا پر بھی اپنے دربار میں ترجیح دیتے۔ امور سلطنت مشورہ سے طے کرتے حتیٰ کہ بعض دفعہ اپنی رائے چھوڑ کر صحابہ کے مشورہ پر عمل فرمایا۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے نور الہام و وحی کے ذریعہ روحانی علوم کے ساتھ بھی گہری مناسبت عطا فرمائی ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: ''پہلی قوموں میں محدّث ہوا کرتے تھے جو نبی تو نہیں ہوتے تھے مگر اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اگر میری اُمت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے''۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا: جس نے عمر کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے عمر سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور عمر میری امّت کا محدّث ہے۔ پوچھا گیا کیسا محدّث؟ فرمایا: جس کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہیں۔

ایک اور موقع پر فرمایا کہ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا''۔ دوسری روایت میں ہے کہ ''اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر مبعوث کئے جاتے''۔

حضرت عمرؓ کو ایسے غیر معمولی دماغی قویٰ عطا کئے گئے تھے جو الٰہی پیغام والہام سے گہری مناسبت رکھتے تھے۔ متعدد مواقع پر آپؓ نے ایک رائے کا اظہار کیا اور اُسی کے موافق قرآن مجید میں وحی نازل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں: ''مجھے اپنے ربّ سے تین مواقع پر بطور خاص موافقت عطا کی گئی۔ ایک مقام ابراہیمؑ کو جائے نماز بنانے کے بارہ میں دوسرے پردہ کے متعلق، تیسرے بدر کے قیدیوں کے بارہ میں''۔

حدیث ہے: ''اللہ تعالیٰ نے حق عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے''۔ ابن عمرؓ کہتے تھے: ''کبھی لوگوں پر کوئی مشکل وقت نہیں آیا جس میں انہوں نے کوئی رائے دی ہو اور حضرت عمرؓ نے بھی رائے دی ہو۔ مگر قرآن حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اترا''۔

اخلاق فاضلہ کی جڑ دراصل خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کا ڈر ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ کو عظیم الشان اخلاق فاضلہ نصیب ہوئے تھے۔ آپؓ کی ایک بیوی آپ کی رات کی عبادت کا حال یوں بیان کرتی تھیں: ''عشاء کی نماز کے بعد آپ سو جاتے اور پانی کا ایک برتن سرہانے رکھ لیتے۔ رات جب آنکھ کھلتی پانی میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیر لیتے اور بیدار ہو کر اللہ کی عبادت کرتے اور رات کو کئی مرتبہ اُٹھ کر عبادت کرتے۔ یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا''۔

حضرت عمرؓ کو مجاہدات و ریاضت سے خاص شغف تھا۔ فتح مکّہ سے واپسی پر آپؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے خانہ کعبہ میں ایک رات اعتکاف کی منّت پوری کی۔ ایک دفعہ مدینہ سے عمرہ پر جانے کی اجازت چاہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بھیا! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا''۔

حجۃ الوداع میں رسول اللہ کی دعائیہ کیفیات اپنانے کی خاطر حضرت عمرؓ آپؐ کے ساتھ ساتھ رہنے کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر حجۃ الوداع کا یہ خوبصورت منظر بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف منہ کیا۔ پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیئے اور دیر تک روتے رہے۔ اچانک توجہ فرمائی تو حضرت عمرؓ کو (پہلو میں کھڑے) روتے دیکھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اے عمر! یہ وہ جگہ ہے جہاں (اللہ کی محبت اور خوف سے) آنسو بہائے جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کامل موحّد انسان تھے۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے تو کہتے: اے حجر اسود! تُو محض ایک پتھر ہے اور خدا کی قسم اگر مَیں نے رسولؐ اللہ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت عمرؓ کو دیکھ کر مسکرائے اور پوچھا: اے عمرؓ! جانتے ہو مَیں تمہیں دیکھ کر کیوں مسکرایا ہوں؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عرفہ کی شام اپنے عبادتگزار بندوں پر نظر کر کے فرشتوں کے سامنے فخریہ رنگ میں اُن کا ذکر کیا اور اے عمرؓ! تمہارا ذکر بطور خاص ہوا۔

حضرت عمرؓ کا دعا پر بہت ایمان تھا۔ بعض اوقات حضرت عمرؓ کسی بچے کو پکڑتے اور اسے کہتے میرے لئے دعا کرو کیونکہ تم نے ابھی تک کوئی گناہ نہیں کیا۔

ایک دفعہ قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے ربّ کے حضور عرض کرنے لگے: ''اے میرے مولیٰ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ابر رحمت کی امید رکھتے ہیں''۔ ابھی اپنی جگہ ہی کھڑے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ اسی دوران آپ کے پاس کچھ بدّو آئے اور عرض کی کہ امیر المومنین ہم فلاں وقت فلاں جگہ تھے کہ ہم نے ایک بادل دیکھا جس سے نداء آ رہی تھی: ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے! ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے!۔

حضرت عمرؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف تھا کہ ایک بار ایک تنکا اٹھا کر کہنے لگے: ''کاش مَیں اس تنکے کی طرح خس و خاشاک ہوتا۔ کاش مَیں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا''۔ لیکن خدا کے خوف سے لرزاں رہنے کے باوجود آپ اُس کی رحمت سے پُرامید بھی رہتے۔ چنانچہ فرمایا کرتے: ''اگر آسمان سے آواز آئے کہ صرف ایک آدمی جہنم میں جائے گا تو مجھے ڈر ہوتا کہ کہیں وہ مَیں ہی تو نہیں ہوں اور اگر کسی ایک آدمی کے جنت میں جانے کی آواز آئے تو مَیں خدا تعالیٰ سے امید اور توقع رکھوں گا کہ شاید وہ مَیں ہی ہوں''۔

آپؓ خدا کی خاطر شمشیر برہنہ تھے۔ جب حضرت حاطبؓ نے قریش کے نام ایک مخفی چٹھی لکھی جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی اطلاع ہونے پر پکڑ لیا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ شخص منافق ہے مجھے اجازت دیں کہ اسے قتل کر دوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، یہ بدر میں شامل تھا اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کو بخش دیا ہے۔

اسی طرح جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول کا جنازہ پڑھانا چاہا تو حضرت عمرؓ نے آپؐ کا دامن پکڑ لیا کہ اس شخص

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

12th April 2013 – 18th April 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 12th April 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:25 Huzoor's Tour Of West Africa: Programme 15, recorded on 24th March 2004.
02:30 Japanese Service
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: rec. 5th August 1996.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 18th January 1996
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, including departure from Ghana, arrival in Burkina Faso and inspection of Jalsa Gah.
07:50 Siraiki Service
08:30 Rah-e-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Fiq'ahi Masa'il
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
13:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:10 Yassarnal Qur'an
14:35 Bengali Reply to Allegations
15:50 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:15 Real Talk
20:15 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 13th April 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40 Yassarnal Qur'an
01:10 Huzoor's Tours Of West Africa
02:15 Friday Sermon: recorded on 12th April 2013.
03:25 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: recorded on 4th January 1996.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al Tarteel
07:00 Ansarullah Ijtema UK: A concluding address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
09:00 Question And Answer Session: recorded on 20th May 1995, part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on 12th April 2013
12:15 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30 Al Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 An Introduction Of Ahmadiyyat: A series of programmes taking a year by year introduction to the history of the Ahmadiyya Muslim Community.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 MTA World News
18:30 Ansarullah Ijtema UK [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 14th April 2013

00:15 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al Tarteel
01:35 Ansarullah Ijtema UK
02:30 Story Time
03:00 Friday Sermon: recorded on 12th April 2013
04:05 An Introduction of Ahmadiyyat
04:55 Liqa Maal Arab: recorded on 27th February 1996.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. 16th January 2011
08:00 Faith Matters
09:05 Question and Answer Session: Recorded on 31st May 1998, Part 1.
10:05 Indonesian Service
11:10 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 4th May 2012.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:55 Friday Sermon: Recorded on 12th April 2013.
14:00 Bengali Reply To Allegation
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:00 Live Press Point
17:00 Kids Time
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:25 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
19:30 Real Talk
20:30 Abdus Salam Science Fair: A programme documenting various exhibits at the Dr. Abdus Salam Science Fair.
21:00 Press Point [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:10 Question and Answer Session [R]

Monday 15th April 2013

00:10 MTA World News
00:30 Tilawat& Dars-e-Hadith
01:10 Yassarnal Qur'an
01:45 Bustan-e-Waqfe
03:00 Abdus Salam Science Fair
03:35 Friday Sermon: recorded on 12th April 2013.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Rec. 29th February 1996.
06:00 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30 Al-Tarteel
07:00 Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, recorded on 28th March 2004.
08:00 International Jama'at News
08:30 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 29th December 1997.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 15th January 2013.
11:15 Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches
12:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:10 Insight: recent news in the field of science
12:35 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on 22nd June 2007
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches [R]
16:00 Rah-e-Huda: recorded on 6th April 2013
17:35 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30 Real Talk
20:30 Rah-e-Huda [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:05 Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches [R]
23:40 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday 16th April 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30 Insight: recent news in the field of science
00:50 Al Tarteel
01:20 Huzoor's Tour Of West Africa
02:30 Friday Sermon: Recorded on 22nd June 2007.
03:30 Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches
04:20 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
04:55 Liqa Ma'al Arab: recorded on 5th March 1996
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Ansarullah Ijtema UK: A concluding address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
08:00 Insight: recent news in the field of science
08:30 Toowoomba Flower Carnival: Programme 2, featuring a tour of the Toowoomba Flower Carnival.
09:00 Question and Answer Session: Rec. 10/05/1998
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 12th April 2013.
12:05 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Spanish Service
16:00 Press Point
16:30 Seerat-un-Nabi (saw)
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:30 Ansarullah Ijtema UK [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 12th April 2013.
20:30 Insight: recent news in the field of science
21:00 Press Point [R]
22:00 Toowoomba Flower Carnival [R]
22:25 Seerat-un-Nabi (saw)
23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 17th April 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:30 Ansarullah Ijtema UK
02:30 Toowoomba Flower Carnival
03:00 Press Point
04:10 Seerat-un-Nabi (saw)
04:55 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 6th March 1996
06:00 Tilawat & Dars
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana Qadian 2010: Concluding address delivered by Huzoor on 28th December 2010.
08:00 Real Talk
09:00 Question and Answer Session: Recorded on 20th May 1995, part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:20 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on 6th July 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Fiq'ahi Masa'il
15:30 Kids Time
16:00 Faith Matters
17:00 Maidane Amal Ki Kahani
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Qadian 2010 [R]
19:30 Real Talk [R]
20:30 Fiq'ahi Masa'il [R]
20:55 Kids Time [R]
21:25 Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 18th April 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars
00:45 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana Qadian 2010
02:25 Fiq'ahi Masa'il
02:45 An Introduction of Ahmadiyyat
03:45 Faith Matters
04:50 Liqa Ma'al Arab: recorded on 7th March 1996
06:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15 Yassarnal Qur'an
06:45 Huzoor's Tours Of West Africa: Huzoor's visit to Dori, Burkina Faso. Rec. 29th March 2004.
08:00 Beacon of Truth
09:00 Tarjamatul Qur'an class: recorded on 6th August 1996.
10:00 Indonesian Service
11:15 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Beacon Of Truth
14:05 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on 12th April 2013.
15:05 Kasre Saleeb
15:55 Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:25 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:30 Faith Matters
20:30 Aaina
21:05 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15 Kasre Saleeb [R]
23:00 Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 05 April, 2013 | Issue No. 14

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر79)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔..........ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ:15)

قارئین الفضل کے لئے Percecution Report بابت ماہ اکتوبر 2012ء سے ماخوذ چند واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سرِ دیوار کے قصے

قارئین کرام! ایک شاعر کو گلہ تھا کہ: ؎

میرے احباب کہتے ہیں یہی اک عیب ہے مجھ میں
سرِ دیوار میں لکھتا ہوں پسِ دیوار کے قصے

لیکن اس راقم کو الجھن درپیش ہے کہ آج کوئی ایک ظلم بھی تو پس دیوار نہیں ہو رہا ہے، سب کچھ برسر دیوار ہے اور مخالف دشمن ہے کہ شرم وحیا سے سراسر عاری۔

قاتل چھپتے تھے کبھی سنگ کی دیوار کے بیچ
اب تو کھلنے لگے مقتل بھرے بازار کے بیچ

چند واقعات لکھتا ہوں:

❁...... **راولپنڈی، 30 اکتوبر:** اس شہر کے احمدی ایک مدت سے مذہبی دیوانوں کا ظلم سہہ رہے ہیں اور اب ان احمدیوں کو عیدالاضحیٰ کی نماز کی ادائیگی سے ہی روک دیا گیا۔ ڈیلی نیشن نے اپنے آن لائن شمارہ میں مندرجہ ذیل کہانی کو جگہ دی۔ ایوان توحید میں عیدین کے مواقع پر نمازیوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے تجاوز کر جاتی ہے لیکن اب کی بار اسلامی جمہوریہ پاکستان کی انتظامیہ نے دارالحکومت کے سایہ میں حق عبادت بھی چھین لیا۔

❁...... ختم نبوت ایکشن کمیٹی نے عید الاضحیٰ سے قبل جماعت احمدیہ کے خلاف نامناسب مواد سے بھرپور بینرز سے شہر کے چوراہوں کو بھرا اور جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر ناجائز مطالبات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ ایکشن کمیٹی دراصل متفرق کالعدم تنظیموں کا مجموعہ اشرار ہے اور اس سے بعض موقع پرست تاجر بھی ہاتھ ملا چکے ہیں۔

حاکم شہر کے تیور عیدالاضحیٰ سے کئی ماہ قبل سے بگڑے نظر آرہے تھے کیونکہ احمدیوں کو نماز جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا گیا تھا۔ اس صورت حال میں راولپنڈی کے مقامی جماعت کے عہدیداران نے شہری انتظامیہ سے باضابطہ تحریری درخواست کی کہ ہمیں نماز عید کی ادائیگی کی اجازت دی جائے لیکن انتظامیہ نے امن وامان کی کشیدہ صورت حال کے عذر لنگ کا سہارا لیتے ہوئے نماز کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ جماعت نے درخواست کی کہ اگر یہاں مولوی کی وجہ سے خطرات ہیں تو ہمیں نماز عید کی ادائیگی کے لئے کوئی متبادل جگہ فراہم کر دی جائے لیکن حاکم شہر کی طرف سے جواب ندارد۔

قصہ مختصر مُلّاں جیت گیا اور انتظامیہ نے کمال بے شرمی سے شرپسندوں کے سامنے گھٹنے ٹھیک دیئے۔

احمدیوں کا جوابی وار............مگر قلم سے

❁...... **کراچی:** آج پاکستان کا تمام ذی شعور طبقہ احمدیوں کے طرز عمل پر شدید حیران ہے، بات ہے بھی حیرانی کی۔ وہ ملک جس میں کوئی شخص اپنی غلطی سے بجلی کے تار کو چھو جائے تو متوفی کے ورثاء اردگرد کی تمام شاہراہیں احتجاج کے نام پر کئی پہروں کیلئے ناقابل گزر بنا دیتے ہیں۔ لیکن اہل ربوہ ایک سال میں ننانوے شہیدوں کے جنازوں کو کندھا دیتے ہیں اور ایک بھی آوازہ بلند نہیں کرتے ہیں، ہاں شور محشر بپا کرتے ہیں تو یار نہاں کے دربار میں۔

❁...... اگر احمدیوں کا طرز عمل اہل دنیا کے لئے عظیم ہے تو ان کے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ظرف عظیم ترین ہے۔ کروڑوں متبعین سے مخاطب ہو کر ایک جملہ بھی اشتعال دلانے والا زبان پر نہیں آتا ہے حالانکہ مقابل پر شریر دشمن شرم وحیا کی تمام تر حدود پھلانگ چکا ہے۔ راہ حق کے معصوم شہیدوں کی دردناک قربانیوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو جذبات پر قابو کا وہ نمونہ ہے کہ مثال کی تلاش میں چودہ صدیاں پیچھے جانا پڑتا ہے۔

❁...... اخبار ایکسپریس ٹریبیون لاہور کے 2 نومبر 2012ء کے شمارہ میں صبا امتیاز کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں مصنفہ بھی احمدیوں کے مذکورہ بالا طرز عمل پر شدید حیران ہے۔ مضمون نگار لکھتی ہیں کہ سپریم کورٹ کے ماتحت کراچی بدامنی کیس کی سماعت کے دوران ایک پولیس افسر نے شہر میں ایک دن کے اندر ایک درجن سے زائد ہلاکتوں کے ذکر میں ایک مقتول کے بارہ میں وضاحت پیش کی کہ فلاں مقتول؟ وہ تو قادیانی تھا۔ یعنی قصہ مختصر یہ ہے کہ قانون کے محافظوں کی نظر میں مملکت خداداد کے اندر محض احمدی ہونا ہی واجب القتل بنا دیتا ہے۔

شہر افسوس میں اٹھتے ہیں جنازے اتنے
جن کو گننے کے لئے وقت بھی کم پڑتا ہے

❁...... شہر قائد میں احمدیوں کو چن چن کر قتل کرنے کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ مضمون کی تیاری تک سال 2012ء کے ایام میں 9 احمدیوں کو شہید کیا جا چکا تھا۔ جماعت احمدیہ کے عہدیداران تمام اہل اختیار کو خطوط لکھ کر حالات کی سنگینی سے مطلع کر رہے ہیں۔ صدر مملکت، وزیراعظم، انسپکٹر جنرل سندھ پولیس اور ڈائریکٹر جنرل سندھ رینجرز کو تفصیلی خط لکھ کر مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کی استدعا کی جا چکی ہے۔

❁...... تمام کی تمام شہادتوں کے واقعات ملتے جلتے ہیں، خونی دشمن کا طریقہ واردات ایک ہے اور انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ قانون نافذ کرنے والے سرکاری اداروں کی طرف سے مجرمین کے خلاف کارروائی صفر ہے۔ اب ملک میں احمدیوں کی پے در پے شہادتوں کو دیکھتے ہوئے یہ تاثر مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ حکومت وقت نے ان معصوموں کو دہشتگردوں اور خونی دشمنوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔ وہ معاند جو احمدیوں کے خون کے پیاسے ہیں۔

❁...... ان خطوط میں احمدیوں کی کھلم کھلا قتل وغارت کا پس منظر بھی واضح کیا گیا ہے۔ حکام کو بتایا گیا ہے کہ اصل مشکل اور مسائل کی جڑ وہ لٹریچر اور تحریری مواد ہے جو نفرت کے اس کاروبار کا سکہ رائج الوقت بن چکا ہے، ملک کی غیر تعلیم یافتہ عوام کو اشتعال دلانے پر کوئی بھی پابندی نہیں ہے۔ ملک میں معصوم احمدیوں کے مسلسل گرتے لاشے دیکھ کر حاکم شہر کو لکھے گئے خطوط کی پذیرائی کا یہ عالم ہے کہ مضمون نگار لکھتی ہیں کہ سندھ پولیس کے آئی جی فیاض لغاری، ایڈیشنل آئی جی اقبال محمود اور سندھ کے ایڈیشنل سیکرٹری داخلہ وسیم سے رابطہ کی کوششیں ناکام ٹھہریں اور وزیراعلیٰ سندھ کے مشیر وقار مہدی نے بتایا کہ ان کے پاس ایسے خطوط کی وصولی کی کوئی اطلاع نہیں ہے اور اگر حالات کی سنگینی کے باعث احمدیوں نے حکام کو خطوط لکھے بھی ہیں تو مجھے ان کی نقول بھیج دیں میں اس معاملہ کو دیکھ لونگا۔ ؎

ان کا حساب کون دے اے ربِ نطق وصوت!
جو حرف، ناشنیدہ و مبہم چلے گئے

❁...... **کراچی، اکتوبر:** مکرم لطیف احمد صابر ناصری اور ان کی صاحبزادی مکرمہ حفیظہ عالیہ صاحبہ نے 5 ستمبر 2011ء کو بیعت کی تھی۔ تب سے ان لوگوں کو رشتہ داروں کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ اسی تناظر میں ان لوگوں کو نقل مکانی کا فیصلہ کرنا پڑا۔ اطلاعات کے مطابق یکم اکتوبر کو یہ احمدی بھائی اپنے بینک نوکری پر گیا لیکن شام کو واپس نہ پہنچ سکا۔ تلاش کی کوششیں عبث ثابت ہوئیں۔ گمشدگی کی پولیس کو اطلاع کر دی گئی ہے خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

❁...... **ساہیوال، 12 اکتوبر:** یہاں ایک مقامی احمدی مکرم مجید احمد صاحب کو گزشتہ ڈیڑھ سال سے محض احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے ہمسایہ سے شدید بدخلقی کا سامنا ہے۔ یہ شریر انسان دو مواقع پر تو اس احمدی سے دھینگا مشتی کر چکا ہے۔ 12 اکتوبر کو مکرم مجید صاحب کو گھر آتے ہوئے اس معاند پڑوسی نے روک کر جھگڑا کیا اور حملہ کر کے زخمی بھی کر دیا جبکہ اس احمدی نے ضبط کا پہلو اختیار کیا۔ پولیس اور مقامی انتظامیہ کو شرپسند ہمسائے کے رویہ کی اطلاع کر دی گئی ہے لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدی کو ہی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

❁...... رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ ۔

اے اللہ ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

❁...... اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

❁...... اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔